بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

مسیح موعودؑ نمبر

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 10-11

شرح چندہ سالانہ 800 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

13-6 رشعبان 1443 ہجری قمری | 17-10 رامان 1401 ہجری شمسی | 17-10 رمارچ 2022ء | Postal Reg. No. GDP/001/2019-22

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

الہام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(تذکرہ، صفحہ 260، مطبوعہ دسمبر 2006 قادیان)

’’ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ ہم جماعت کا نام دنیا سے مٹادیں گے۔ کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کرنے والوں اور وفا کرنے والوں کو مٹا سکے...... مخالفین چاہے جتنا بھی زور لگالیں لیکن یہ جماعت خدا تعالیٰ نے اپنے دین کو دنیا میں پھیلانے کیلئے قائم فرمائی ہے۔ اس لیے ہر موقع پر خدا تعالیٰ ہی سنبھالتا ہے اور مدد فرماتا ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کے دل میں اسکی محبت اور اسکے مقاصد کی تکمیل کی تڑپ پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔‘‘

(ارشاد سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خطبہ جمعہ فرمودہ 8 رجنوری 2021)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 15؍جنوری 2021ء کو MTA Ghana کے نئے چینل کا آغاز فرماتے ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 2؍اپریل 2021ء کو چینی زبان میں جماعت احمدیہ کی نئی ویب سائٹ لانچ کرتے ہوئے

مورخہ 9؍اپریل 2021ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن ویب سائٹ کا افتتاح کرتے ہوئے

مورخہ 27؍جون 2021ء کو حضور انور
ایم.ٹی.اے. انٹرنیشنل کے آن لائن کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے

مورخہ 2؍جولائی 2021ء کو حضور انور
AhmadiPedia ویب سائٹ کا اجرا فرماتے ہوئے

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان 2021ء کے موقع پر لندن سے اختتامی خطاب اور دعا فرماتے ہوئے

جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ 24، 25، 26/دسمبر 2021ء کے چند مناظر

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے لئے ایک اَور پُرشوکت انعامی چیلنج

بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد اگر تمہاری تفسیر لفظاً ومعناً اعلیٰ ثابت ہوئی تو اُسوقت اگر تم میری تفسیر کی غلطیاں نکالو تو فی غلطی پانچ روپیہ انعام دُونگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب "نزول المسیح" رُوحانی خزائن جلد 18 سے پیش کررہے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ہم عرض کرچکے ہیں ستّر دن کی میعاد کے اندر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعجاز المسیح کے نام سے فصیح و بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر شائع کردی لیکن پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے کوئی تفسیر شائع نہیں کی۔ البتہ ڈیڑھ سال بعد انہوں نے ایک کتاب "سیف چشتیائی" کے نام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجی جو اُردو میں تھی اور اس میں تفسیر کا کوئی نام ونشان بھی نہیں تھا صرف بے ہودہ اعتراضات تھے۔ اس تعلق میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب گزشتہ شمارہ میں ہم پیش کرچکے ہیں۔ آپؑ کے مزید کچھ جوابات اور پُرشوکت ارشادات اور آپؑ کا انعامی چیلنج اس شمارہ میں ہم پیش کریں گے۔

تفسیر میں غلطی نکالنے پر فی غلطی پانچ روپیہ کا انعامی چیلنج

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ہم نے کئی مرتبہ یہ بھی اشتہار دیا کہ تم ہمارے مقابلہ پر کوئی عربی رسالہ لکھو پھر عربی زبان جاننے والے اُسکے منصف ٹھہرائے جائیں گے پھر اگر تمہارا رسالہ فصیح بلیغ ثابت ہوا تو میرا تمام دعویٰ باطل ہو جائے گا اور مَیں اب بھی اقرار کرتا ہوں کہ بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد اگر تمہاری تفسیر لفظاً ومعناً اعلیٰ ثابت ہوئی تو اُس وقت اگر تم میری تفسیر کی غلطیاں نکالو تو فی غلطی پانچ روپیہ انعام دُوں گا۔ غرض بیہودہ نکتہ چینی سے پہلے یہ ضروری ہے کہ بذریعہ تفسیر عربی اپنی عربی دانی ثابت کرو۔ کیونکہ جس فن میں کوئی شخص دخل نہیں رکھتا اُس فن میں اُسکی نکتہ چینی قبول کے لائق نہیں ہوتی۔ معمار معمار کی نکتہ چینی کرسکتا ہے اور حدّاد حدّاد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ (نزول المسیح رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 440)

جو ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتا کیا وہ عربی کی غلطیاں نکالنے کا حق رکھتا ہے؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اَے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپیہ لے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کلامی معجزہ کا باطل ہونا دِکھلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گذر گیا کسی نے شریفانہ طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کار اگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکر اُس کی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومبڑی کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔ اَے نادان اوّل کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر پھر تیری نکتہ چینی بھی قابلِ توجّہ ہو جاوے گی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا، یہ صرف گُوہ کھانا ہے۔ اَے جاہل بے حیا اوّل عربی بلیغ فصیح میں کسی سُورۃ کی تفسیر شائع کر پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔ جو شخص ہزار ہا جز عربی بلیغ فصیح کی لکھ چکا ہے نہ صرف بیہودہ طور پر بلکہ معارف حقیقی کے بیان میں، تو کیا صرف انکار سے اس کا جواب ہوسکتا ہے یا جب تک کام کے مقابل پر کام نہ دکھلایا جاوے۔

مسیح موعودؑ نمبر

فہرست مضامین

......☆......☆......☆......

صرف زبان کی بک بک حجت ہوسکتی ہے اور اس بات سے کونسی لیاقت ثابت ہوسکتی ہے کہ صرف منہ سے یہ کہہ دیں کہ یہ کتاب غلط ہے یا فلاں کتاب سے بعض فقرے اس کے چُرائے گئے ہیں۔ بھلا اس سے اپنا کمال کیا ثابت ہوا اور اگر کمال ثابت نہیں تو کیونکر قبول کیا جائے کہ نکتہ چینی صحیح ہوگی۔ بلکہ جو شخص ایسے لائق اور کامل انسانوں پر اعتراض کرتا ہے کہ جو لوگ اپنے کمال کا کچھ نمونہ دکھا دیتے ہیں اُس سے زیادہ کوئی دیوانہ اور پاگل نہیں ہوتا۔ (ایضاً صفحہ 441)

مسیح موعودؑ کو بلیغ عبارت کی آمد کا معجزہ بحرِ ذخار کی طرح دیا گیا ہے وہ لعنتی کیڑا ہے نہ آدمی جو خود بے ہنر ہو کر ایسے شخص پر اعتراض کرے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : اگر انسان ایسا سُلطان القلم ہو جائے کہ امور علمیہ اور حکمیہ کو انواع اقسام کی رنگین عبارتوں اور بلیغ فصیح استعارات میں ادا کرسکے اور اُس کو موہبت الٰہیّہ سے نظم اور نثر میں ایک ملکہ ہو جائے اور تکلّف اور عجز باقی نہ رہے تو پھر ایسے کمال تام کی حالت میں اگر اُس کی عبارتوں میں مناسب مقاموں اور محلوں میں بعض آیات قرآنی آجاویں یا متقدمین کے بعض امثال یا فقرات آجاویں تو جائے اعتراض نہ ہوگا کیونکہ اس کی طلاقت لسانی کا کمال ایک ثابت شدہ امر ہے جو دریا کی طرح بہتا اور ہوا کی طرح چلتا ہے۔ وہ لعنتی کیڑا ہے نہ آدمی جو خود بے ہنر ہو کر ایسے شخص کی بلاغت اور فصاحت پر اعتراض کرے جس نے بہت سی عربی کتابیں تالیف کرکے بلیغ فصیح عبارت کا معجزہ ثابت کر دکھایا اور ظاہر کر دیا کہ اس کو بلیغ عبارت کی آمد کا معجزہ بحرِ ذخار کی طرح دیا گیا ہے۔

یہ لوگ اُسی مادّہ کے آدمی ہیں جیسا کہ وہ شخص تھا جس کے مُنہ سے نکلا تھا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۝ اور اتفاقاً وہی آیت نازل ہوگئی تب وہ مُرتد ہوگیا

اس قسم کے خبیث طبع ہمیشہ ہوتے رہے ہیں جو خدا کی کلام پر بھی اعتراض کرتے ہوئے نہیں ڈرے اور باوجود تہی مغز ہونے کے نکتہ چینی سے باز نہ آئے۔ مثلاً جن خبیث لوگوں نے اعتراض کیا کہ قرآن شریف کی سُورۃ کے بعض فقرات دیوان امرء القیس کے ایک قصیدہ کا اقتباس ہے یعنی وہ فقرات اس سے لئے گئے ہیں ان کو یہ خیال آنا چاہئے تھا کہ قرآن شریف کے وہ تمام قصے پہلی کتابوں کے جو نہایت رنگین عبارت میں بیان کئے گئے ہیں اور وہ الٰہیات کے معارف حقائق جو

باقی صفحہ نمبر 38 پر ملاحظہ فرمائیں

درس القرآن

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ○ هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ○ (سورۃ جمعہ:2 تا 5)

ترجمہ :: اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے، قدّوس ہے، کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں اُنہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

سورہ جمعہ کی اِن آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی پہلی بعثت عرب کے اُمّیوں میں ہوئی اور دوسری بعثت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مطابق آخرین میں مقدر تھی۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دریافت فرمایا کہ یہ آخرین کون لوگ ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت ہوگی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسی مجلس میں موجود حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا :

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ) یعنی اگر ایمان ثریا ستارہ پر بھی چلا گیا تو ایک فارسی الاصل شخص یا اشخاص اس ایمان کو دوبارہ دُنیا میں قائم کریں گے۔

اِن آیات میں آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے فارسی الاصل شخص کی بعثت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت قرار دیا گیا ہے گویا آنے والا موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظلِّ کامل ہوگا۔

......☆......☆......☆......

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○ (سورۃ نور:56)

ترجمہ :: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت کے متعلق حضرت علی بن حسین نے فرمایا :نَزَلَتْ فِي الْمَهْدِيِّ کہ یہ آیت امام مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ اِس سے مہدی اور اس کی جماعت مُراد ہے۔ (بحار الانوار، جلد 13 صفحہ 13)

......☆......☆......☆......

درس الحدیث

امام مہدی و مسیح موعود کی بعثت کی خبر

يُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ يَّلْقٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ اِمَامًا مَهْدِيًّا حَكَمًا عَدْلًا يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ۔ (مسند احمد جلد 2، صفحہ 156)

تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاء اللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا وہی امام مہدی اور حکم وعدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم (یعنی مثیلِ مسیح) تم میں مبعوث ہوگا جو تمہارا امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے وہ تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔

......☆......☆......☆......

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی خوشخبری

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔ (مشکوٰۃ، باب الانذار والتحذیر)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔

......☆......☆......☆......

مسیح موعودؑ کا زمانہ پاؤ تو اُسے میرا اسلام پہنچانا

اَلَا اِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ، اَلَا اِنَّهٗ خَلِيْفَتِيْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ، اَلَا اِنَّهٗ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا اَلَا مَنْ اَدْرَكَهٗ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ (طبرانی الاوسط والصغیر)

خبردار ہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔ خوب سن لو کہ وہ میرے بعد امّت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ وہ ضرور دجّال کو قتل کرے گا۔ صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ) کو پاش پاش کردے گا اور جزیہ ختم کردے گا (یعنی اس کا رواج اُٹھ جائے گا کیونکہ) اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ یاد رکھو جسے بھی اُن سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ انہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے۔

......☆......☆......☆......

اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے
اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے
اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوش خبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے...... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں۔ (کشتی نوح، رُوحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 21)

......☆......☆......☆......

ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دُعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دُعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرتِ دُعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔
(نسیم دعوت، رُوحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 448)

......☆......☆......☆......

مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 118)

......☆......☆......☆......

اَے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اَے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔
(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 141)

......☆......☆......☆......

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظِل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔
(کشتی نوح، رُوحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 26)

اسلام کی تعلیم ہی اپنی اصلی حالت میں ہونے کی وجہ سے وہ تعلیم ہے جو ایک خوبصورت معاشرہ قائم کرنے کیلئے اعلیٰ ترین تعلیم ہے

حقوق کی ادائیگی معاشرے کے امن وسلامتی کی ضمانت ہے

بدلہ کینہ رکھنے اور دشمنیاں جاری رکھنے کیلئے نہیں ہے نہ انتقام ہے بلکہ مقصد اصلاح ہونا چاہیے

امن قائم رکھنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک یہ سنہری اصول بتایا کہ ظالم اور مظلوم دونوں سے ہمدردی کرو

اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والا بدظنی کے بجائے حسن ظنی رکھتا ہے اور حسن ظن رکھنے والا دوسرے کے عیب تلاش کر ہی نہیں سکتا

احمدیوں کو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے ایسی مثالیں قائم کرنی چاہئیں جیسی صحابہ نے قائم فرمائی تھیں

تکبر کر کے کوئی حقیقی مقام نہیں ملتے، عاجزی ہی ہے جو حقیقی سرداری دیتی ہے اور لیڈر بناتی ہے اور یہی سرداری ہے جو دیرپا امن قائم کرنے والی بن سکتی ہے

دنیا میں انفرادی واجتماعی امن کے قیام کی بابت اسلامی راہنما اصولوں کا بصیرت افروز بیان

اختتامی خطاب سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ قادیان فرمودہ 26 / دسمبر 2021ء بمقام ایوان مسرور، اسلام آباد ٹلفورڈ (یو.کے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

آج قادیان کے جلسہ سالانہ کا آخری دن ہے، یہ آخری سیشن ہے۔ اسی طرح افریقہ کے ایک ملک گنی بساؤ میں بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے بھی درخواست کی تھی کہ ہمیں بھی شامل کر لیں اور اسی لیے بعض جگہ ٹیلیویژن پہ ان کو بھی دکھایا جا رہا ہے، یہ ان کا سین (scene) ہے وہاں بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان جلسے کے دنوں میں اَور بھی ملک ہیں جہاں جلسے ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔ بہرحال قادیان کے جلسے کے ساتھ ہی ان کا بھی جلسہ تھا اس لیے اس کا ذکر ہو گیا۔ اب مَیں اپنے مضمون کی طرف آتا ہوں۔

ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہی اپنی اصلی حالت میں ہونے کی وجہ سے وہ تعلیم ہے جو ایک خوبصورت معاشرہ قائم کرنے کیلئے اعلیٰ ترین تعلیم ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس پر حقیقی رنگ میں اگر عمل کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے قریب بھی کرتی ہے اور پھر اس قرب کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی خواہش اور کوشش کی وجہ سے ایک حقیقی مسلمان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی ایسی راہنمائی کرتی ہے جو بے مثال ہے۔ یہ حقوق کی ادائیگی ہے جو معاشرے کے امن و سلامتی کی بھی ضمانت ہے۔

آج کل امن وسلامتی کی باتیں ہوتی ہیں کہ کس طرح دیرپا امن قائم کیا جائے۔ مقامی سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک فتنہ وفساد اور جنگوں کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔ یہ بیماری جس نے تمام دنیا کو آج کل ہلا کر رکھ دیا ہے یعنی کووِڈ 19 کی بیماری، اس نے بھی دلوں کی کدورتیں دور نہیں کیں، قوموں کے ایک دوسرے پر فوقیت کے خناس کو دور نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس وارننگ سے انسان کوئی سبق نہیں حاصل کر رہا اور اگر یہ رویہ اسی طرح قائم رہا جو لوگوں کا، قوموں کا ہے تو بڑے خطرناک نتائج پیدا ہوں گے۔ بہرحال اس وقت میں اسلام کی امن وسلامتی کی تعلیم کے بارے میں چند پہلو بیان کروں گا جن پر اگر حقیقت میں عمل ہو تو دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ یہی باتیں ہیں جو دنیا کے امن کی ضمانت ہیں جو اسلام نے پیش کی ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں یہ باتیں میں بیان کروں گا۔

سب سے پہلے ہم اس پہلو کو لیتے ہیں کہ مذہبی رواداری کو قائم رکھنے کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے۔ گو آجکل دنیا کی اکثریت مذہب سے دور ہو رہی ہے لیکن پھر بھی ایک طبقہ ایسا ہے جو مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے کے خلاف مذہب کے حوالے سے بات کرتا ہے اور اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے کیلئے دوسرے مذہب پر اعتراض کرنا اور اسے استہزا کا نشانہ بنانا ضروری سمجھتا ہے۔ یا مذہب کو نہ بھی لیں تب بھی مذہب کے حوالے سے اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام دوسروں کو کچھ نہیں پوچھتا۔ جبکہ اسلام اس بات کو مکمل ردّ کرتا ہے کہ ایک دوسرے کے مذہب کا استہزا کیا جائے۔ اسلام کہتا ہے کسی مذہب کے بانی کو اس پر الزام لگا کر غلط نہ کہو یا غلط کہہ کر الزام نہ لگاؤ۔ اسلام بیشک یہ بات پیش کرتا ہے کہ وہ آخری مذہب ہے اور ہر قسم کی تعلیم کا احاطہ کیے ہوئے ہے لیکن یہ نہیں کہتا کہ دوسرے مذاہب کے بانی جھوٹے تھے۔

اسلام کہتا ہے کہ دنیا کی ہر قوم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ کے نبی آئے۔ فرماتا ہے۔ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ (الفاطر: 25) کہ یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔ پس یہ بڑا واضح فرق ہے اسلام کی تعلیم میں اور دوسرے مذاہب کی تعلیم میں۔ وہ صرف اپنے مذہب اور اپنی تعلیم کو ہی سچا سمجھتے ہیں لیکن اس تعلیم کے مطابق جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہے مسلمان پہ فرض ہے کہ یہ تسلیم کریں کہ ہر قوم میں نبی آئے ہیں اور جب ہر قوم میں نبی کو مانیں گے تو پھر وہ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ تمہارا نبی جھوٹا ہے۔ دوسرے مذاہب والے بعض دفعہ گندے الزامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر لگاتے ہیں یا لگا سکتے ہیں لیکن ایک مسلمان حضرت موسیٰ کو حضرت عیسیٰ کو یا ہندوؤں کے اوتاروں کو عزت اور احترام سے ہی پکاریں گے۔

ہمیں اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے خوبصورت انداز میں یہ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں ”میرا یہ مذہب نہیں ہے کہ اسلام کے سوائے باقی سب مذاہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی گئی ہے۔ میرا یہ ایمان ہے کہ وہ خدا جو تمام مخلوق کا خدا ہے وہ سب پر نظر رکھتا ہے اور جیسا وہ سب کی جسمانی ضروریات کو پورا کر رہا ہے ایسا ہی روحانی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔ یہ سچ نہیں کہ دنیا کی ابتدا سے اس نے صرف ایک ہی قوم کو چن لیا ہے اور دوسروں کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ کبھی کسی قوم پر وہ وقت آ جاتا ہے اور کبھی کسی پر۔ میں یہ باتیں کسی کو خوش کرنے کیلئے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ راجہ رامچندر اور کرشن جی وغیرہ بھی خدا کے راستباز بندے تھے اور اس سے سچا تعلق رکھتے تھے۔ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ان کی نندیا یا توہین کرتا ہے۔ اسکی مثال کنوئیں کے مینڈک کی سی ہے جو سمندر کی وسعت سے ناواقف ہے۔ جہاں تک ان لوگوں کے صحیح سوانح معلوم ہوتے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے خدا کی راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کیے اور کوشش کی کہ اسی راہ کو پائیں جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی حقیقی راہ ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ وہ راستباز نہ تھے وہ قرآنِ شریف کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اس میں فرمایا ہے۔ اِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ یعنی کوئی قوم اور امت ایسی نہیں گذری جس میں کوئی نذیر نہ آیا ہو۔ پس اس میں شک نہیں کہ ابتداء میں ان تمام مذاہب کی بنیاد حق اور راستی پر تھی مگر مرورِ زمانہ سے ان میں طرح طرح کی غلطیاں داخل ہو گئیں یہاں تک کہ اصل حقیقت انہیں غلطیوں کے نیچے چھپ گئی۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، جلد سوم، صفحہ 116-117)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کیلئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ۔ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا...... خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام

ملکوں اور تمام زبانوں پر محیط ہو رہا ہے۔

یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔"

(پیغام صلح، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 442)

پس یہ ہیں وہ خوبصورت باتیں جن سے معاشرے میں امن اور رواداری قائم ہو سکتی ہے۔ آج کل مسلمانوں کے خلاف یا بانئ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف وقتاً فوقتاً باتیں کی جاتی ہیں۔ وہ امن کو برباد کرنے میں تو شاید مدد کر سکیں، ممد ہوں، امن قائم کرنے میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتیں۔ پس ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والوں کی عزت کرو اور ہر مذہب کے بانی کی عزت کرو۔

پھر ایک غلط تصور اسلامی تعلیم اور تاریخ سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ قائم ہو گیا ہے کہ اسلام شدت پسند مذہب ہے اور زبردستی اس تعلیم کی وجہ سے ابتدا میں لوگوں کو اسلام میں داخل کیا گیا ہے اور اب بھی اسی طرح کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ ایک ایسا الزام ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ قرآن کریم کو جب ہم دیکھیں تو بے شمار جگہ قرآن کریم جبر کی تعلیم کی نفی کرتا ہے اور جبر سے روکتا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (یونس: 100) اور اگر تیرا رب چاہتا تو جو بھی زمانے میں بستے ہیں اکٹھے سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تُو اُن لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ ایمان لانے والے ہو جائیں؟ پس اگر دنیا کو جبر سے منوانا ہوتا تو خدا تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ تو لوگوں کو اسلام لانے کیلئے مجبور نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ میں یہ طاقت ہے کہ میں سب کو مسلمان بنا سکتا ہوں لیکن میں نے یہ نہیں کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا تو پھر نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی آپ کے ماننے والوں کو یہ اختیار ہے کہ کسی کو جبر سے مسلمان بنا لیں۔

پس تبلیغ کا حکم ہے، اسلام کا پیغام پہنچانے کا حکم ہے، دوسروں کو راستہ دکھانے کا حکم ہے اور یہ راستہ دکھا کر پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکھف: 30) اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ یہ تعلیم سچی ہے، تمہارے فائدے کیلئے ہے۔ مان لو تو بہتر ہے، نہ مانو تو پھر تمہاری مرضی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں حساب کتاب کرے گا، پھر دنیا کا معاملہ ختم ہو گیا۔ اس دنیا میں مذہب نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو زبردستی کا حق نہیں ہے۔ پس اسلام دنیا میں مذہب کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دے رہا، یہ تو مسلمانوں کے بعض علماء نے غلط تشریحیں کر کے، تفسیریں کر کے اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔ اگر اسلام کی تاریخ کو دیکھیں اور قرآن کریم کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ لوگوں نے اگر اسلام کی تعلیم قبول کرنے سے انکار کیا تو یہ بات کر کے کیا کہ ہم اسلام کو قبول کر کے گھر سے بے گھر ہو جائیں گے، وطن سے بے وطن ہو جائیں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے وَ قَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (القصص: 58) اور انہوں نے کہا اگر ہم تیرے ہمراہ ہدایت کی پیروی کریں گے تو ہم اپنے وطن سے نکال پھینکے جائیں گے۔ کیا ہم نے انہیں پر امن حرم میں سکونت نہیں بخشی؟ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تو یہی کہتے ہیں لیکن کیا ہم نے حرم میں سکونت نہیں بخشی) جس کی طرف ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں اور یہ ہماری طرف سے بطور رزق ہیں لیکن ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔

پس یہاں تو غیر مسلموں کے خوف سے اسلام قبول نہیں کیا جا رہا، ان لوگوں کے خوف سے اسلام نہیں قبول کیا جا رہا جو اسلام کے خلاف ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے تجھے مان لیا تو یہ لوگ تو ہمیں کھا جائیں گے، ختم کر دیں گے یا ہمیں غلام بنا لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر یہ عقل سے کام لیں تو دیکھیں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی حفاظت فرمائی ہے اور یہاں ہر قسم کی نعمتیں جمع کی ہیں لیکن نہیں، یہ اس بات کو نہیں دیکھتے اور دنیا کا خوف غالب ہے اور اسلام کو قبول کرنے سے محروم ہو رہے ہیں۔ پس یہاں خوف ہے اور اپنا امن برباد ہونے کا خطرہ ان کو پیش ہے، اسلام سے کوئی خطرہ نہیں ہے بلکہ دنیاوی بادشاہوں سے خطرہ ہے۔

افسوس ہے کہ آج مسلمان حکومتیں اس بات کو نہیں سمجھ رہیں اور اسلام کی تعلیم کے بارے میں بھی غلط تصور قائم ہو رہا ہے کہ نعوذ باللہ یہ شدت پسند اور شر پھیلانے والا مذہب ہے۔

اگر آج بھی مسلمانوں کے عمل اس تعلیم کے مطابق ہو جائیں تو دنیا کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو جائے اور مسلمان بھی دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی رجوع سے اور دنیاوی خداؤں کو چھوڑنے سے جہاں دنیا میں امن قائم ہو گا وہاں مسلمانوں کی اپنی ساکھ اور عزت اور وقار بھی کئی گنا بڑھے گا۔ اور یہ اس وقت ہو گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور زمانے کے امام کو مانیں گے جو دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے امن قائم کرنے کیلئے ایک یہ اصول بتایا ہے اور یہ اصول اپنوں سے لے کر غیروں تک ہر ایک پر لاگو ہوتا ہے۔ اپنے معاشرتی چھوٹے چھوٹے جھگڑوں سے لے کر دشمن کی بڑی بڑی تدبیروں اور دشمنیوں پر یہ حاوی ہے اور وہ ہے کہ کسی غلطی اور دشمنی پر معاف کرنا یا سزا دینا۔

اور یہ حکم دو مختلف موقعوں اور حالات کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (الشوریٰ: 41) اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اسکا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ پس واضح ہو گیا، پہلی بات یاد رکھو کہ دشمنیوں کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے۔ اس لیے اگر کوئی برائی کرتا ہے تو اس برائی کے برابر ہی اس کا بدلہ لینا چاہئے لیکن یاد رکھو کہ بدلہ کینہ رکھنے اور دشمنیاں جاری رکھنے کیلئے نہیں ہے نہ انتقام ہے بلکہ مقصد اصلاح ہونا چاہیے اور اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ اصلاح کس چیز سے ہوتی ہے سزا دینے سے، بدلہ لینے سے یا معاف کرنے سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو معاف کر دو اور اس معاف کرنے کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بھی دو قسم کے سلوک کی تعلیم دی ہے۔ سزا دینے کی یا معاف کرنے کی لیکن مقصد واضح کر دیا کہ مقصد اصلاح کرنا ہے۔ اگر ہم اس سوسائٹی کا تصور کریں جہاں دشمنیاں سالوں بلکہ نسلوں تک چلتی تھیں ان میں اس حکم نے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

پرانے زمانے کے جہالت کے رویے آج بھی ہمیں بعض قوموں میں نظر آتے ہیں اور دشمنیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل رہا ہے اور مسلمانوں کے خلاف تو بغض و کینہ انتہا تک پہنچا ہوا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے اندر بھی یہ بات ہے۔ بعض ترقی یافتہ ملکوں کے اپنے رہنے والے بعض لوگوں میں بلکہ سیاستدانوں میں بھی یہ بغض اور کینہ پل رہا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر امن قائم رکھنا ہے تو یہ تعلیم ہے، اس تعلیم کو جاری کرو گے تو یہی حقیقی سلامتی پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اگر دنیا اس اصول کو اپنا لے تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہو گا اور بے جا عداوت اور دشمنی دور ہو گی۔ پس کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ تعلیم ایسی ہے جس میں دشمنیوں کا مکمل خاتمہ نہیں ہے۔

پھر امن قائم رکھنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک یہ سنہری اصول بتایا کہ ظالم اور مظلوم دونوں سے ہمدردی کرو۔

اب مظلوم سے ہمدردی تو واضح ہے کہ کس طرح کرنی ہے ظالم کی ہمدردی کس طرح کی جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ظالم کو ظلم سے روک کر اس سے ہمدردی کرو۔

(صحیح البخاری، کتاب الاکراہ، باب من الاکراہ، حدیث 6952)

پس ترقی یافتہ ممالک میں بھی اور ترقی پذیر ممالک میں بھی، چاہے معاشرے کی بنیادی اور چھوٹی اکائی کو دیکھیں یا ملکوں کے اندر مختلف قومیتوں اور رنگ و نسل کے تعلقات میں دیکھیں یا ملکوں کی سطح پر بین الاقوامی تعلقات کو دیکھیں، اس چیز کی بہت بڑی کمی نظر آتی ہے۔ جو بھی فریقین میں فیصلہ کرنے والے ہیں، امن قائم کرنے والے ہیں ان کا میلان ایک طرف ہوتا ہے۔ یو این او (UNO) بنی ہوئی ہے، اس کا میلان بھی اب دیکھ لیں ایک طرف ہے۔ یا تو مظلوم سے اس حد تک ہمدردی کہ وہ ایک وقت میں آ کر ظالم بن جائے یا ظالم کی اس حد تک طرفداری کہ مظلوم کا جینا دوبھر ہو جائے۔ پس پائیدار امن اس وقت قائم ہو سکتا ہے جب متوازن رویہ ہر سطح کے بااختیار لوگ اپنائیں۔ دونوں طرف کی باتیں اور نکتہ نظر سنیں اور پھر سمجھائیں اور کدورتوں کو دور کریں۔

پھر ایک برائی جس سے اسلام بڑی سختی سے روکتا ہے بدظنی ہے۔ بدظنی سے انسان اپنے دل کو بھی دوسروں کے خلاف بغض اور کینے سے بھرتا ہے اور معاشرے کا امن اور سکون بھی برباد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بدظنی گناہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (الحجرات: 13) اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں

سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس ایک تو واضح فرمایا کہ بعض ظن گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اور دوسرے فرمایا وَ لَا تَجَسَّسُوْا۔ تجسس نہ کیا کرو اور دوسرے کے عیب تلاش نہ کیا کرو۔ بدظنی سے انسان دوسرے کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک بدظنی دل میں پیدا ہوئی اور فوری جس کے خلاف بدظنی پیدا ہوئی اس کے عیب تلاش کرنے شروع کر دیے۔

اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والا بدظنی کے بجائے حسن ظنی رکھتا ہے اور حسن ظن رکھنے والا دوسرے کے عیب تلاش کر ہی نہیں سکتا۔ صحابہ تو اس حد تک حسن ظن رکھتے تھے کہ اس کی مثال ہی نہیں ملتی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر ایک صحابی کا حسن ظن کا واقعہ بیان کیا۔ اس واقعہ میں صرف حسن ظن ہی نہیں ہے بلکہ سچائی اور امانتداری کے اعلیٰ معیار کا بھی سبق ہے کہ اس کی وجہ سے کس طرح دشمنی دوستی میں بدل گئی اور امن اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوگئی۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ایک شخص پر قتل کا مقدمہ چلا اور اس مقدمہ میں اس شخص کے خلاف قضا نے فیصلہ دیا اور قاتل کو قتل کیے جانے کی سزا ہوئی۔ اس شخص نے یہ درخواست کی کہ میرے پاس بہت سے یتیموں کی امانتیں ہیں۔ مجھے اتنی مہلت دی جائے کہ میں جا کر ان امانتوں کو ادا کر آؤں اور اس کیلئے مجھے چند دن کی مہلت دے دیں۔ میں اتنے دن بعد حاضر ہو جاؤں گا۔ جب اس سے کوئی ضمانت مانگی گئی تو اس نے اِدھر اُدھر دیکھ کر وہاں کھڑے ہوئے ایک صحابی حضرت ابوذرؓ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ میرے ضامن ہیں۔ جب ابوذرؓ سے پوچھا گیا کہ آپؓ اس کی ضمانت دینے کیلئے تیار ہیں تو انہوں نے کہا ہاں۔ اور اس ضمانت پر اس کو گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ جب وہ مقررہ دن آیا جس دن اس شخص نے حاضر ہونا تھا تو صحابہ گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کیونکہ بہت دیر ہوگئی تھی اور وہ شخص نہیں آیا تھا۔ بعض لوگوں نے حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے وہ شخص کون ہے جس کی آپ نے ضمانت دی ہے؟ انہوں نے کہا میں تو اسے ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ صحابہ نے کہا عجیب بات ہے۔ اس کا جرم قتل تھا اور آپؓ نے بغیر اسے جاننے کے اس کی ضمانت دے دی۔ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ اگر وہ نہ آیا تو آپ کی جان جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بے شک میں اسے نہیں جانتا لیکن جب ایک مسلمان نے ضمانت کیلئے میرا نام لیا تو مَیں کس طرح انکار کرسکتا تھا اور کس طرح اس پر بدظنی کرسکتا تھا۔

یہ ہے وہ معیار حسن ظنی کا جو صحابہ میں تھا۔ ایک شخص جس کو وہ جانتے بھی نہیں اس کی ضمانت صرف اس لیے دے دی کہ وہ بدظنی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بہرحال جب وقت بالکل ختم ہونے والا تھا تو لوگوں نے دور سے مٹی اُڑتی دیکھی اور دیکھا کہ ایک سوار گھوڑے کو تیز دوڑاتا ہوا آرہا ہے۔ سب کی نظریں اس کی طرف تھیں۔ جب وہ قریب آیا تو دیکھا کہ یہ وہی شخص ہے جس کی ضمانت دی گئی تھی۔ وہ گھوڑے سے اترا اور کہا معاف کرنا مجھے امانتیں واپس کرتے ہوئے کچھ وقت لگ گیا تھا جس کی وجہ سے کچھ دیر ہوگئی۔ بہرحال خدا کا شکر ہے کہ میں وقت پر پہنچ گیا۔ اب میں تیار ہوں۔ جو سزا مقرر ہے میرے لیے مجھے دے دیں۔ اس کی اس بات کو ان لوگوں پر جن کا جرم کیا گیا تھا اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے قاضی کو کہا کہ ہم نے اپنا جرم اس شخص کو معاف کیا۔ پس یہ وہ نیک ظن لوگ تھے جو بدظنی کرنا جانتے ہی نہیں تھے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے حسن ظن کو پورا کر دیتا تھا۔

(ماخوذ از سیر روحانی (2)، انوار العلوم، جلد 16، صفحہ 65 تا 67)

اور یہ وہ لوگ تھے جو سچائی پر قائم تھے اور اپنی جان بھی سچائی پر قربان کرنے والے تھے۔ عہدوں کا پاس کرنے والے تھے۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جن سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ سخت ترین دشمن کو سزا دلوانے کی کوشش معافی اور رحم میں بدل جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ظلم سے بھی روکا ہے یہ کہہ کر کہ وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ غیبت بھی ایک طرح کا ظلم ہے۔ اس سے دوسرے کی عزت پر حملہ ہوتا ہے۔ جس کی غیبت کی جائے یا تو وہ غیبت کرنے والے کی کمزوریوں کا مجلسوں میں ذکر کرتا ہے یا پھر براہ راست لڑائی کرتا ہے۔ دونوں صورتوں میں معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ پس فرمایا کہ غیبت نہیں کرنی اور اسے نفرت دلانے کیلئے فرمایا کہ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا جس سے ہر ایک کو سخت کراہت آتی ہے۔ پس اسلام نے تو امن اور سلامتی کے قائم کرنے کے یہ معیار قائم کیے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں ”بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔ یہ سب بُرے کام ہیں۔“

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 372-373)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرة:189) یعنی جھوٹ اور فریب سے ایک دوسرے کے اموال نہ کھایا کرو کیونکہ یہ ظلم ہے، اس سے پھر رنجشیں اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ معاشرے میں جبکہ مادیت کی دوڑ بہت زیادہ ہو چکی ہے غلط رنگ میں دھوکا دے کر ایک دوسرے کا مال کھانے کی کوشش کی جاتی ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ ظلم ہو رہا ہے۔ امیر ممالک غریب ممالک کی دولت غلط رنگ میں مختلف حیلوں بہانوں سے کھا رہے ہیں۔ اب تو بعض افریقن ممالک یہ شور مچانے لگ گئے ہیں کہ ہمیں آزادی دینے کے بعد ان بڑے ممالک نے غلط رنگ میں ہماری دولت پر اس بہانے سے قبضہ کیا ہوا ہے کہ ہم تمہاری ترقی اور حفاظت پر خرچ کر رہے ہیں اور ہر سال کئی کئی ملین ڈالرز اس نام پر لے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں اب ان ممالک میں ترقی یافتہ ملکوں کیلئے نفرتیں بڑھ رہی ہیں جس کا نتیجہ بہت خوفناک ہوسکتا ہے کیونکہ یہ رقم لے جانے کے بعد ان پر خرچ نہیں کی جاتی بلکہ خود وہ امیر ممالک ہی کھا جاتے ہیں۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بعض تجارتیں ظلم کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ چھوٹی سطح پر بھی اور بڑی سطح پر بڑی تجارتوں کی شکل میں بھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس ظلم سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کہ یہ ظلم معاشرے اور دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ۔ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ۔ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (المطفّفین:2 تا 4) ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لیے یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگ تول لیتے ہیں تو بھرپور پیمانوں کے ساتھ لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

پس اسلام لعنت اور ہلاکت بھیجتا ہے ان لوگوں پر جو دوسروں کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ اپنے لیے ان کے اَور پیمانے ہیں اور دوسروں کے لیے اَور پیمانے ہیں۔ ان آیات میں اسلام نے ہر قسم کے ظلم سے روک دیا ہے اور اس طرح سے جان مال اور عزت کو محفوظ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی ہے۔ کیا یہ صرف تعلیم دینے کی حد تک ہے یا مسلمان لوگوں نے اس پر عمل بھی کر کے دکھایا ہے؟ ہم کہتے تو ہیں ناں کہ اسلام کی بڑی خوبصورت تعلیم ہے۔ کیا اس پر کبھی عمل بھی ہوا؟ کیونکہ آج کل تو ہمیں نظر نہیں آتا۔ عام مسلمانوں میں آج کل تو ہمیں شاید مشکل سے ہی اس کی مثالیں نظر آئیں۔ لیکن احمدیوں کو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے ایسی مثالیں قائم کرنی چاہئیں جیسی صحابہ نے قائم فرمائی تھیں۔ کوئی ہم پر یہ انگلی نہ اٹھائے کہ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم میں یہ فرق اور یہ فرق، ہم نے مسیح موعود کو مان لیا۔ مان کر اپنے آپ میں فرق کیا پیدا کیا؟ پس ہمارا فرق واضح نظر آنا چاہیے تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیح موعود کو مان کر ہمارا آخرین میں شمار ہوا ہے۔ صحابہ کی کیا مثالیں تھیں، کس طرح انہوں نے دوسروں کے مال اور جانوں کی حفاظت کی، امانتوں کی حفاظت کی۔ ایک مثال تو میں پہلے دے آیا ہوں کس طرح ایک حقیقی مومن کو فکر تھی کہ مرنے سے پہلے لوگوں کی، یتیموں کی، کمزوروں کی امانتیں واپس کردوں پھر چاہے مجھے قتل کردو کوئی پروا نہیں ہے۔ ایسی حفاظت ہے کہ شاید آج کل کے بینکوں میں بھی اس طرح امانتیں محفوظ نہ ہوں۔

ایک اَور صحابی کا واقعہ ہے کہ وہ بازار میں گھوڑا فروخت کرنے کیلئے لائے اور اس کی قیمت انہوں نے دو سو دینار بتائی۔ وہاں بازار میں ایک دوسرے صحابی نے انہیں کہا کہ تمہارے سے یہ گھوڑا میں خریدنا چاہتا ہوں لیکن تم اس کی قیمت کم بتا رہے ہو۔ اسکی قیمت دو سو دینار نہیں بلکہ پانچ سو دینار ہے اور یہی حقیقی قیمت ہے۔ اس پر پہلے صحابی نے کہا کہ کیا تم نے مجھے صدقہ کھانے والا سمجھا ہوا ہے کہ میں اس کی زیادہ قیمت لے لوں تمہارے سے؟ اس کی اصل قیمت دو سو دینار ہی ہے۔ اب یہاں اس بات پر جھگڑا شروع ہوگیا، بحث شروع ہوگئی کہ بیچنے والا کہتا ہے کہ میں دو سو دینار لوں گا اور خریدنے والا کہتا تھا کہ میں پانچ سو دینار دوں گا۔

(ماخوذ از سیر روحانی (2)، انوار العلوم، جلد 16، صفحہ 67)

پس جہاں ایسے لوگ ہوں جن کا ایمانداری کا یہ معیار ہو اس معاشرے میں امن بھی کس شان کا ہوگا۔ پس ایسی مثالیں ہیں جنہوں نے اسلام کی تعلیم کی عملی شکل دکھائی ہے۔ آج کل کے لوگ ہنسیں گے کہ کتنا بیوقوف ہے وہ شخص جو مفت میں آئے منافع کو رد کر رہا ہے۔ بے ایمانی نہیں کر رہا۔ اپنی طرف سے صاف صاف بتا دیا کہ اس کی اتنی قیمت ہے لیکن خریدار زبردستی زیادہ دے رہا ہے تو لے لو لیکن نہیں۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس کے اپنے خیال میں اسلام کی تعلیم کے خلاف جاتا ہے اور یہی حقیقت بھی ہے۔ اپنے خیال کے مطابق وہ کسی صورت میں گوارا نہیں کرسکتا کہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کوئی عمل ہو

۔لیکن آج کل تو ہم دیکھتے ہیں کہ جتنا کوئی امیر اور مالدار شخص ہو اتنا ہی اس میں لالچ ہوتا ہے اور دوسرے کو لوٹنے کی کوشش کرتا ہے اور چند روپوں کیلئے اتنی لمبی بحثیں کرتا ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔ اسی طرح امیر قومیں ہیں، غریب قوموں کو لوٹنے کی کوشش کرتی ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ اب افریقہ کے غریب ممالک میں اس بات کا احساس پیدا ہو رہا ہے کہ یہ امیر قومیں ہمیں ہماری بہتری اور حفاظت کے نام پر لُوٹ رہی ہیں اور دوسرے جب تجارت کرتے ہیں تو غریب یا کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک سے سامان سستے داموں خریدتے ہیں اور واپس انہیں ان کے خام مال سے بنی ہوئی چیز جو ہے غیر معمولی منافعوں پہ بیچتے ہیں۔ اس طرح غریب ملکوں کی لیبر سے انتہائی سستے داموں سامان تیار کرواتے ہیں اور خود پھر اس کو بے انتہا منافع پر بیچتے ہیں اور اس میں ان غریب ملکوں کے لوگ اور امراء بھی شامل ہیں جو کم اور بالکل معمولی مزدوری پر مجبوروں سے سامان تیار کرواتے ہیں جس سے غریب کے خاندان کی دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے چلتی ہے لیکن امیر لوگ ان کی چیزوں سے اربوں منافع کما رہے ہوتے ہیں اور یہی چیز جو ہے وہ بے چینیاں پیدا کر رہی ہے اور ایک وقت میں پھر غریب لاوے کی طرح پھٹے گا کیونکہ دنیا میں جو رابطوں کی وجہ سے awareness ہوگئی ہے، احساس ہو گیا ہے، ایک دوسرے کی خبریں پہنچنے لگ گئی ہیں اس نے غریب کی خواہشات کو بڑھا دیا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ اس بارے میں مجھ سے ناانصافی ہو رہی ہے تو پھر بے چینی بڑھتی ہے اور امن برباد ہوتا ہے۔

پس اسلام کہتا ہے کہ اس بے چینی کو دور کرنے کیلئے ہر قسم کے لین دین میں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھو یہی دیرپا امن اور سلامتی کا ذریعہ ہے۔

پھر امن وسلامتی کو برباد کرنے میں تکبر ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ تکبر کی وجہ سے دوسروں پہ ظلم ہوتا ہے اور حق تلفی کی جاتی ہے۔ اسلام اس کو سختی سے روکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَمۡشِ فِي الۡاَرۡضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا (بنی اسرائیل:38) اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تکبر کس بات کا ہے؟ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا، تُو زمین سے کہیں باہر نہیں نکل سکتا۔ زمین کے ذرائع اور وسائل ہی ہیں جو تیری بقا کا ذریعہ ہیں، تیرے غریب بھائی یا غریب لوگ جو تیرے اردگرد ہیں ان سے ہی تو کام لیتا ہے جتنا چاہے بڑا کارخانہ دار ہو، امیر آدمی ہو اس کے مددگار یہی لوگ ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو امیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ پس یہ احساس ہر بڑے اور جس کے دل میں تکبر ہے اسے دل میں پیدا کرنا چاہیے کہ جن لوگوں کو وہ تکبر کی وجہ سے رعونت سے دیکھتا ہے یہی لوگ اس کے مددگار ہیں جن کے بغیر اس کی زندگی آرام دہ نہیں ہو سکتی۔ پس یہ احساس جب پیدا ہو جائے تو امیر کو غریب کا حق مارنے کا خیال پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ بندوں کو نصیحت فرماتے ہوئے فرماتا ہے کہ تکبر نہ کرو اور اردگرد کے لوگوں کو ذلیل نہ سمجھو، حقیر نہ سمجھو۔ اگر تم نے اپنے سے کم لوگوں کی عزت نفس کا خیال نہ رکھا تو لوگ تم سے دور ہٹتے چلے جائیں گے اور تم بھی امن میں نہیں رہ سکو گے اور پھر سختی کرنے اور دوسروں کو حقیر سمجھنے اور ان کے حقوق ادا نہ کرنے سے یہ ردعمل پیدا ہوگا کہ یہ غریب تمہارے خلاف ہوں گے اور اس طرح عوام کا خلاف ہونا، حکومت کے خلاف پھر بغاوت کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور پھر معاشرے اور ملک کا امن اور سکون برباد ہو جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا۔ یاد رکھو کہ اس طرح کے لوگ حقوق غصب کر کے اور ان سے فاصلہ رکھ کر قوم کے سردار نہیں بن سکتے۔ جبال سردار اور بڑے امراء کو بھی کہتے ہیں۔ پس تکبر کر کے کوئی حقیقی مقام نہیں ملتے، عاجزی ہی ہے جو حقیقی سرداری دیتی ہے اور لیڈر بناتی ہے اور یہی سرداری ہے جو دیرپا امن قائم کرنے والی بن سکتی ہے۔

قومی ظلموں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ قومی ظلموں میں سے ایک اخلاقی ظلم قوم کے اخلاق کو بگاڑنا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو اس سے بھی روکتا ہے اور فرماتا ہے۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الۡجَهۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًا عَلِيۡمًا (النساء:149) اللہ سرعام بری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تشریح مختلف کی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ لوگ اس کے یہ معنی کرتے ہیں کہ اگر کوئی مظلوم ہو تو اسے بے شک اجازت ہے کہ وہ برسرعام جو جی میں آئے کہتا پھرے لیکن کسی اَور کو اس کی اجازت نہیں ہے مگر میرے نزدیک اس آیت کا اصلی مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی مظلوم ہو تب بھی یہ پسندیدہ بات نہیں کہ لوگوں میں برائیاں بیان کرتا پھرے۔ گویا اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس طریقے سے روکتا ہے اور فرماتا ہے تُو جو اپنے ظلم کے خلاف شور مچاتا ہے تجھے یہ سمجھنا چاہیے کہ تُو اپنے ظلم کے متعلق تو شور مچا رہا ہے اور قوم کے اخلاق کو تباہ کر رہا ہے۔ جیسے اگر کوئی گندی گالیاں دینی شروع کر دے اور پاس سے عورتیں گزر رہی ہوں اور شریف لوگ گزر رہے ہوں تو اس کو روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ تُو لوگوں کے اخلاق خراب کر رہا ہے۔ بچے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو یہ گندی باتیں برداشت نہیں ہوتیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تُو شور کس بات پر مچا رہا ہے؟ کیا اس بات پر کہ تجھ پر ظلم ہوا ہے؟ مگر تجھے اتنی سمجھ نہیں کہ تُو اپنے ظلم پر شور مچا رہا ہے اور ساری قوم پر ظلم کر رہا ہے۔

(ماخوذ از سیر روحانی (2) انوار العلوم، جلد 16، صفحہ 69)

پس یہاں مظلوم کو بھی توجہ دلائی کہ حق لینا ہے، ظلم کا بدلہ لینا ہے تو متعلقہ ادارے تک جاؤ اور فیصلہ کا انتظار کرو۔

اسی طرح اپنی حالت کو بھی دیکھو کہ کہیں کسی وقت تم سے بھی ظلم سرزد ہوا یا تم بھی کبھی کسی پر ظلم کرنے والے بن جاؤ۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ یہاں مظلوم کو بھی کہہ دیا کہ ایک طرف مظلوم بن کر پھر خود ہی ظالم نہ بن جاؤ۔ پس اسلام ایک کا حق دے کر دوسرے کا حق بھی قائم کرتا ہے تا کہ امن اور سلامتی کی فضا قائم رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِي الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَارِ ذِي الۡقُرۡبٰى وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا (النساء:37) کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ یعنی توحید کا قیام کرو اور جب توحید کے حقیقی ماننے والے ہو گے تو پھر دوسروں پر ظلم بھی نہیں کرو گے۔ ساتھ ہی ان لوگوں کی فہرست بھی دے دی جن سے حسن سلوک ایک مومن کیلئے ضروری ہے اور اسکے مطابق اگر انسان زندگی گزارے تو امن برباد کرنے والے تمام اسباب کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ معاشرے کے تمام لوگ جن سے اس کا واسطہ پڑتا ہے اس میں آ جاتے ہیں۔ والدین کے ساتھ ان رشتوں اور تعلقوں کا بھی ذکر کر کے بتا دیا کہ ان تعلقات کی کیا اہمیت ہے اور پھر آخر میں تنبیہ کی کہ اللہ تعالیٰ کسی متکبر اور شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ تکبر کے بارے میں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو تنبیہ فرما رہا ہے کہ حقوق کی ادائیگی ہی امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

ہم معاشرے کے تعلقات میں دیکھتے ہیں کہ بہت سے مسائل اور جھگڑے اور بے امنی کی صورت حال انسانوں میں آپس میں غصہ کی حالت پیدا ہونے سے ہوتی ہے۔ جب انسان پر غصہ غالب آ جائے تو پھر جھگڑے شروع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اصولی ہدایت فرما دی اور خصوصیات بیان فرمائیں کہ ہم نے تمہیں اُمَّةً وَّسَطًا (البقرہ:144) بنایا ہے یعنی ایسی امت جو اعتدال پر چلنے والی ہو۔ غصہ اور محبت کے معاملہ میں بھی اس اصول کو سامنے رکھو۔ نہ غصہ میں اتنے بہ جاؤ کہ معافی کی کوئی صورت ہی نہ ہو اور نہ محبت میں اتنا بہ جاؤ کہ جو نقصان دہ حد تک ہو جائے۔ محبت میں انسان پھر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ پس فرمایا کہ اس اصول کے تحت غصہ کی بھی ایک حد ہونی چاہیے اور محبت کی بھی ایک حد ہونی چاہیے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں اب اس کی بہت زیادہ کمی ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (آل عمران:135) غصہ دبانے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یعنی مسلمان تو وہ لوگ ہیں جن کی خصوصیت غصہ کو دبانا ہے اور معاف کرنا ہے اور یہی اصول ہے جو مسلمان کی صحیح تصویر کھینچتا ہے۔ یہی اصول ہے جس سے دشمنیاں ختم ہوتی ہیں۔ یہی اصول ہے جس سے معاشرہ میں صلح اور صفائی کی فضا قائم ہوتی ہے اور یہی اصول ہے جس سے امن اور سلامتی کا پیغام ہر طرف پہنچتا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 180)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ

لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔غضب نصف جنون ہے جب زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔''
(ملفوظات، جلد5، صفحہ 126-127)

پھر آپؑ نے فرمایا ''ہماری شریعت کا یہ حکم ہے کہ موقع دیکھو۔اگر نرمی کی ضرورت ہے خاک سے مل جاؤ۔اگر سختی کی ضرورت ہے سختی کرو۔ جہاں عفو سے صلاحیت پیدا ہوتی ہو وہاں عفو سے کام لو۔ نیک اور باحیا خدمت گار اگر قصور کرے تو بخش دو مگر بعض ایسے خیرہ طبع ہوتے ہیں کہ ایک دن بخشو تو دوسرے دن دگنا بگاڑ کرتے ہیں۔وہاں سزا ضروری ہے۔'' (ملفوظات، جلد2، صفحہ 317)

پس ہر قسم کی تعلیم اسلام دیتا ہے اور یہی تعلیم ہے جس سے امن اور سلامتی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ عموماً مومن کو عفو کی عادت ہونی چاہیے لیکن جہاں عادی مجرم ہوں وہاں پھر اصلاح کیلئے سزا بھی ہونی چاہیے۔اسلام کی تعلیم کا اصل مقصد معاشرے کی اصلاح ہے، سزا دینا نہیں ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہیے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم غصہ کو دبا لو اور معاف کر دو تو اس کے بعد پھر احسان کا رنگ بھی اختیار کرو کیونکہ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران: 135) کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، ان سے محبت کرتا ہے۔

اس احسان کی خصوصیت کو بیان فرماتے ہوئے ایک دوسری جگہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى (النحل: 91) یعنی اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقربا پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے۔

قرآن کریم کا یہ حکم ایسا حکم ہے کہ اس پر اگر حقیقت میں عمل کیا جائے تو ہر طبقہ اور ہر سطح پر امن و سلامتی کی غیر معمولی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلی بات بتائی کہ عدل کا سلوک آپس میں کرو۔

یعنی برابری کا معاملہ ہو۔ اگر کسی ظلم کا بدلہ لینا ہے تو اس حد تک جتنا ظلم ہوا ہے اور وہ بھی صاحب اختیار کے پاس جا کے معاملہ پیش کرو۔ آپس کے تعلقات میں بعض دفعہ بعض لوگ اس حد تک کینہ ور ہو جاتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ جب تک اس شخص نے جس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے اسے اس حالت میں نہ لے آؤں جہاں وہ ناک رگڑنے لگ جائے اس وقت تک چھوڑوں گا نہیں۔ یہ رویہ جو ہے بالکل غلط ہے۔ اسلام اس کی نفی کرتا ہے۔ اسی طرح قوموں کی سطح پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کو آپس کے تعلقات خراب ہونے پر اس قدر نقصان پہنچایا جاتا ہے کہ وہ ملک اور قوم کئی دہائیوں تک اٹھنے کے قابل نہ رہیں اور یہ آج کل ہمیں اکثر بڑی طاقتوں کے رویوں میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رویے سے منع کرتا ہے بلکہ حکم دیتا ہے کہ عدل سے کام لو۔

دوسرا درجہ احسان کا ہے۔ احسان یہ ہے کہ یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے بلکہ اگر وہ برا سلوک کرتا ہے تب بھی ہم اس سے اچھا سلوک کریں، اس سے عفو و درگذر کریں۔ اس بات میں عفو بھی آ جاتا ہے، درگذر بھی آ جاتا ہے، غریب کی مدد بھی آ جاتی ہے، صدقہ و خیرات بھی ہے اور سب نیکیاں ہیں جو ذاتی بھی ہیں اور قومی بھی ہیں وہ سب اس میں شامل ہیں۔

پھر فرمایا کہ احسان سے بڑھ کر بھی ایک چیز ہے وہ ہے اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى جس کا مطلب یہ ہے کہ بنی نوع سے ایسا سلوک کرو جیسا ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے کرتا ہے۔ اس سلوک سے مراد احسان سے بڑھ کر سلوک ہے۔ ورنہ اسے علیحدہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس سے مراد طبعی محبت کے تعلق کا سلوک ہے جس میں بدلہ میں کچھ لینے کا خیال نہ ہو۔ احسان کرتے ہوئے بعض ذاتی اغراض بیچ میں آ جاتی ہیں چاہے اتنی ہی بات دل میں آ جائے کہ اس حسن سلوک سے اس بندے کے میرے سے اچھے تعلقات ہو جائیں گے، اس سے حسن سلوک کروں۔ لیکن اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وہ سلوک ہے جو ماں کا اپنے بچے سے ہوتا ہے جس میں ماں کسی بدلے کے حاصل کرنے کیلئے بچے کو پیار اور پرورش اور حسن سلوک نہیں کر رہی ہے بلکہ ایک طبعی محبت ہے جو اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے بچے سے بے غرض محبت کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دوسرے کیلئے ایسی محبت پیدا کرو، وہ مقام حاصل کرو جب تمہارے اندر لینے سے زیادہ دینے کا خیال آئے، یہ جذبہ پیدا ہو۔ سب بنی نوع تمہیں اپنے بچے نظر آئیں، ایک دوسرے کی خدمت کا ایک جوش ہو۔ پس جب ایسے سلوک ہوں اور یہ ماحول ہو تو وہ کتنا خوبصورت اور پر امن اور سلامتی والا معاشرہ ہوگا۔ کاش کہ مسلمان اس اصول کو سمجھ جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو خدا تعالیٰ کے حوالے سے بھی بیان فرمایا ہے اور بندوں کے حوالے سے بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى۔ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرماں برداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔''

پھر فرمایا: ''اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خودنمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہے تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچے کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی باز پرس نہ ہوگی تو وہ کبھی بھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مر جانا ہے'' یعنی بچہ کے جوان ہونے تک ''مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہ کرے گی۔ اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے۔ تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اس کا اشارہ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا کے ساتھ ہونی چاہئے، نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر۔'' (ملفوظات، جلد6، صفحہ 181-182)

پھر آپؑ نے فرمایا: ''اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو آج کل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں اور دلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے، دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى۔ تو یہ کامل طریق ہے اور ہر ایک کامل طریق اور ہدایت خدا کے کلام میں موجود ہے۔ جو اس سے روگردانی کرتے ہیں وہ اور جگہ ہدایت نہیں پا سکتے۔ اچھی تعلیم اپنی اثر اندازی کیلئے دل کی پاکیزگی چاہتی ہے۔ جو لوگ اس سے دور ہیں اگر عمیق نظر سے ان کو دیکھو گے تو ان میں ضرور گند نظر آئے گا۔ زندگی کا اعتبار نہیں ہے'' آپؑ نے فرمایا: ''زندگی کا اعتبار نہیں ہے اس لیے نماز، صدق و صفا میں'' نماز میں اور صدق و صفا میں ''ترقی کرو۔''

(ملفوظات، جلد6، صفحہ 200)

اپنی عبادتوں میں بھی ترقی کرو اور اپنی سچائی کے معیاروں کو بھی بلند کرو، اپنے آپس کے تعلقات کو بھی ٹھیک کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کے بعد اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے دنیا کیلئے اپنے ہر عمل میں نمونہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امن کے حوالے سے جو بعض باتیں میں نے بیان کی ہیں ان پر ہم لوگ خود حقیقی رنگ میں عمل کرنے والے ہوں اور اس کے علاوہ جو باقی باتیں ہیں ان پر بھی اور پھر دنیا کو اس سے آگاہ کریں تا کہ دنیا جو اپنے خودغرضانہ مفادات کے حصول کی وجہ سے تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے اس حقیقت کو سمجھے کہ حقیقی امن خدا تعالیٰ کے حکموں پر چل کر ہی قائم ہو سکتا ہے اور کوئی دنیاوی نظام امن کے پائیدار قیام میں مددگار نہیں ہو سکتا۔ پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ جلسہ کی برکات کو بھی شاملین ساتھ لے کر جانے والے ہوں، دنیا میں ہر جگہ اس جلسہ کے پروگرام کو سننے والے ایک جوش اور جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں اور اپنے علاقوں میں اسلام کی پاک تعلیم کی روشنی میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے بن جائیں۔ سب شاملین کو اللہ تعالیٰ خیریت سے اپنے گھروں کو لے کر جائے۔ قادیان میں جو آئے ہوئے ہیں وہ بھی، جو افریقہ میں گنی بساؤ میں ہیں وہ بھی اور کوئی کہیں بھی اگر جلسے ہو رہے ہیں تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں خاص طور پر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو بھی ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں حقیقی رنگ میں وہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ایک بیعت کا حق ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ہم سے توقع کی ہے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

ہستی باری تعالیٰ: قبولیت دعا کی روشنی میں

(محمد کریم الدین شاہد، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرۃ:187) اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے’’ ہستی باری تعالیٰ قبولیت دعا کی روشنی میں‘‘ خاکسار نے سورۃ البقرہ کی جو آیت اور اسکا ترجمہ شروع میں پڑھا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اے محمد ﷺ جب میرے بندے میری ذات اور میری ہستی کے بارے میں تجھ سے سوال کریں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کیا ثبوت ہے تُو ان کو جواب دے کہ میں تو ان کے بالکل قریب ہوں اور اسکی علامت یہ ہے کہ جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسکی دعا کو قبول کر کے اُس کا جواب دیتا ہوں جو دلیل ہے اس بات کی کہ میں موجود ہوں۔ میرا وجود کوئی وہم نہیں بلکہ ایک زندہ حقیقت ہے۔ میں ہی اس کائنات کا خالق اور مالک ہوں جو اس سارے کارخانہ عالم کو چلا رہا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ خدا صرف نام کا بادشاہ نہیں اور نہ ہی وہ اپنے پیدا کردہ قانون کا غلام ہے کہ اس میں کسی صورت میں کبھی تبدیلی نہ کر سکے۔ بے شک وہ اپنی سُنت اور وعدے کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا مگر وہ ایک زندہ اور متصرف خدا ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان پر یقینی نتائج مرتب کرتا ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی!
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اسلام نے نہ صرف دعا کے مسئلے کو تشریح اور تفصیل کے ساتھ بیان کر کے اس پر خاص زور دیا ہے بلکہ مسلمانوں کو دعا کا عملی سبق دینے اور دعا کا عادی بنانے کیلئے انسان کی ہر حرکت وسکون کے ساتھ کوئی نہ کوئی دعا مقرر کر دی ہے تا کہ اسکی کوئی گھڑی خدا کی یاد سے خالی نہ رہے اور یہ عادت ہمیشہ اُسے یاد دلاتی رہے کہ ہمارا ایک زندہ اور قادر مطلق خدا ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور اُس کے مثبت اور اچھے اثرات ظاہر کرتا رہتا ہے۔

موجودہ زمانے کے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے۔ مگر اُسے معلوم نہیں ہے کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خدا وند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور اَنَا الْقَادِر کا الہام اُن کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کیلئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک وشبہات دور کر دیتا ہے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 239)

اور فرمایا:

’’ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 147، مطبوعہ قادیان 2003ء)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:’’ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ۔ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں؟ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین وآسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اُسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 259)

سامعین کرام! مذاہب عالم کی تاریخ اور روایات سے ہمیں یہ بات بڑی نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے ہر نبی نے قبولیت دعا کے ذریعہ زندہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا ہے۔ قرآن مجید نے متعدد انبیاء اور اُن کے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے قبولیت دعا کے کئی واقعات بیان کئے ہیں۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہی کی دعا اور تعلق باللہ کا اثر تھا کہ اُس زمانے کے سرکش اور متکبر سردار ابلیس اور اسکے چیلوں کا برا انجام ہوا اور وہ بارگاہِ خداوندی سے دھتکارے گئے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے آپؑ کو جھٹلا کر بڑی اذیت دی اور تمسخر اختیار کیا۔ آپؑ نے دعا کی رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا (نوح:27) اے خدا ایسے ناشکرگزار۔ بدقسمت بدکار اور متکبر لوگوں کو دنیا سے مٹادے۔ اسکے نتیجے میں ایسا سیلاب آیا کہ بستیوں کی بستیاں تباہ و برباد ہو گئیں اور صرف وہی بچے جو نوح علیہ السلام کی کشتی پر سوار تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ تھا کہ آتش نمرود گلزار میں تبدیل ہو گئی اور یہ آپؑ ہی کی دعا کا کرشمہ تھا کہ آپ کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے نسلاً بعد نسلٍ بے شمار انبیاء مبعوث فرمائے جن میں سے نمایاں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آخر میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد عربی ﷺ خاتم النّبیین کا تاج اپنے سر پر سجائے دنیا میں ظاہر ہوئے۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ہی معجزہ تھا کہ ان کے ہاتھ کی ایک معمولی لاٹھی جادوگروں کے سحر کے مقابل اژدہا بن گئی جو جادوگروں کے ایمان لانے کا موجب ہوئی اور جب فرعون جیسے ظالم و جابر بادشاہ نے اپنے لاؤلشکر سمیت بنی اسرائیل کا پیچھا کیا تو آپؑ کی قوم گھبرا کر بے اختیار پکار اٹھی تھی کہ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ کہ اے موسیٰ اب تو ہم پکڑے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آپؑ نے قوم کو تسلی دی کہ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ (الشعراء:63) نہیں نہیں ہرگز ایسا نہ ہوگا، میرا رب ضرور میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے کامیابی کا راستہ دکھلائے گا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گیا اور قوم موسیٰ بحفاظت ملک کنعان چلی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے جھوٹا قرار دیکر صلیب پر مارنا چاہا تا کہ وہ لعنتی موت مر کے جھوٹے قرار پائیں۔ مگر حضرت مسیح نے گتسمنی کے باغ میں رات رو رو کر دعا کی کہ اے خدا ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے اور جب صلیب پر آپ کو لٹکایا گیا تو پھر دعا کی ایلی ایلی لما سبقتانی کہ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ یہ اسی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صلیب کی لعنتی موت سے نہ صرف بچایا بلکہ صلیب سے آپؑ کو زندہ اتارا گیا۔ پھر زخموں کا علاج ہونے کے بعد آپؑ نے یروشلم سے ہجرت کر کے کشمیر تک کا لمبا سفر طے کیا۔

حضرات! بھارت کی سرزمین میں حضرت رام چندر جی مہاراج کی دعا ہی کا اثر تھا کہ بن باس اور جلاوطنی کی بے بس اور بے سروسامان زندگی کے باوجود انہیں راون جیسے ظالم اور طاقتور راجہ کی ہلاکت اور لنکا پر فتحیابی حاصل ہوئی اور حضرت کرشن جی مہاراج ہی کی دعا کا یہ نتیجہ تھا کہ کنس جیسا پاپی اور بااثر ورسوخ راجہ آپ کے مقابل ہلاک ہوا اور کوروؤں کی کثیر تعداد کے باوجود حضرت کرشن جی کی دعا اور اُپدیش کے نتیجہ میں پانڈوؤں کو نہ صرف فتح نصیب ہوئی بلکہ گیتا جیسی مقدس کتاب کا گیان دنیا کو ملا اور سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات تو مجسم دعا تھی۔ آپ ﷺ ہی کی دعا کے نتیجہ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم انقلاب برپا کیا کہ باوجود شدید مخالفت اور آپ ﷺ کو اور آپ کے متبعین نیز اسلام کو مٹانے کی حد درجہ کوششوں کے چند سالوں میں ہی نہ صرف اسلام ملک عرب میں پھیل گیا بلکہ رفتہ رفتہ ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو گیا۔ اس عظیم انقلاب کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک

عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صل وسلم و بارك عليه و اله بعدد همه و غمه و حزنه لهذه الامة وانزل عليه انوار رحمتك الى الابد۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔‘‘

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 10)

حاضرین محترم! اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے ثبوت کیلئے اپنے مامورین و مرسلین کی دعائیں بکثرت قبول فرماتا ہے اور یہ مضمون اتنا وسیع ہے کہ تمام واقعات کا بیان کرنا گویا ساگر کو گاگر میں بند کرنے کے مترادف ہوگا۔ تاہم چند ایمان افروز واقعات بطور نمونہ پیش کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دعویٰ نبوت فرمایا تو وہی قوم جو آپ ﷺ کو صدوق اور امین کہہ کہ آپ کا اعزاز کیا کرتی تھی اُسی قوم نے نہ صرف آپ ﷺ کو جھٹلایا بلکہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ماننے والوں کو انتہائی اذیت ناک تکالیف پہنچائیں۔ آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گے اور آپ کے کئی ساتھیوں کو قتل بھی کیا۔ اس وحشتناک دور میں سب سے زیادہ مخالفت میں پیش پیش مکہ کے دو ذی اثر سردار تھے۔ ایک عمرو بن ہشام (ابو جہل) اور دوسرے عمر بن خطاب۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ ’’اے اللہ! ان دو اشخاص عمرو بن ہشام اور عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ساتھ (جو تجھے پسند ہو) اسلام کو عزت اور قوت نصیب فرما۔‘‘ (ترمذی، کتاب المناقب، باب 18)

پھر دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا کو ایسے حیرت انگیز معجزانہ رنگ میں قبول فرمایا کہ وہی عمر جو گھر سے تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے نکلے تھے خود قرآن مجید کی پر شوکت ہدایت اور دعا کی تلوار سے گھائل ہو کر مسلمان ہو گئے جس سے مسلمانوں کو بڑا حوصلہ ملا۔ مشرکین مکہ نے جب مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کیا تو مجبوراً آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آباد ہونا پڑا۔ لیکن ابھی ایک سال ہی ہجرت پر پورا ہوا تھا کہ 2ھ میں مشرکین مکہ نے مدینہ پر چڑھائی کر کے مسلمانوں کو مٹانا چاہا۔ اس وقت بدر کے مقام پر جو جنگ لڑی گئی مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی جو تقریباً نہتے تھے اور کفار کا لشکر ایک ہزار آزمودہ کار جنگجو سپاہیوں پر مشتمل اسلحہ سے لیس تھا۔ اس موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے نہایت گریہ و زاری کے ساتھ دعا کی کہ ’’اَے مولیٰ آج اگر تو نے اس چھوٹی سی موحد جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری عبادت کون کریگا۔‘‘

(بخاری، کتاب المغازی، باب 4)

بدر کے جھونپڑے میں کی جانے والی یہ رقت آمیز دعا ہی تھی کہ بارگاہ اُلوہیت میں جب مقبول ہوئی تو اس نے کنکروں کی ایک مٹھی کو طوفان باد و باراں میں بدل کے رکھ دیا اور 313 نہتے مسلمانوں کو مشرکین کے ایک ہزار مسلح لشکر جرار پر فتح عطا فرمائی۔

حضرات! زندہ خدا کی زندہ ہستی کا ایک اور واقعہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اُس وقت بھی جلوہ گر ہوا جب شہنشاہ ایران خسرو پرویز ثانی نے یہودیوں کے اکسانے پر آنحضرت ﷺ کی گرفتاری کا حکم اپنے یمن کے گورنر باذان کو دیا کہ مدعی نبوت محمد ﷺ کو پکڑ کر میرے پاس بھجوا دو۔ چنانچہ باذان نے دو سپاہی مدینہ بھجوائے کہ آپ ﷺ کو پکڑ کر لائیں۔ ان قاصدوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ حکم سنایا اور ساتھ ہی یہ وارننگ دی کہ اگر آپ ﷺ کسریٰ کے حکم کو انکار کریں گے تو وہ آپ کو اور آپ ﷺ کے ملک کو برباد کر دیگا۔ آپ ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ تم کل صبح آکر مجھ سے مل لینا چنانچہ آپ نے رات اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور خدائے ذوالجلال نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ کسریٰ کی گستاخی کی سزا میں ہم نے اس پر اسکے بیٹے کو مسلط کر دیا ہے۔ چنانچہ صبح آپ ﷺ نے ان دو قاصدوں کو اطلاع دی کہ جاؤ آج کی رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو مار دیا ہے اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ جس رات آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کسریٰ شاہِ ایران خسرو پرویز ثانی کے قتل کی خبر دی تھی اسی رات اسکے بیٹے شیرویہ نے جس کو انگریزی میں Siross کہا جاتا ہے اُسے قتل کر کے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور یمن کے گورنر کو ہدایت دی کہ میرے باپ نے جس مدعی نبوت کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا میں اس کو منسوخ کرتا ہوں۔ سبحان اللہ۔

اس خبر کو سن کر نہ صرف گورنر یمن باذان بلکہ اس علاقے میں رہنے والے بہت سے ایرانی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ فالحمد لله على ذالك

سامعین کرام! قبولیت دعا کے واقعات صرف گزرے زمانے کی باتیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زندہ ہستی کا ثبوت دینے کیلئے ہمارے زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو معبوث فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

’’ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔‘‘

(نسیم دعوت، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 448)

خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں آپ علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں دوسو آٹھ نشان درج فرمائے ہیں ان میں سے صرف ایک نشان قبولیت دعا کا پیش کرتا ہوں جو زندہ خدا کی زندہ ہستی پر شاہد ناطق ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے۔ قضا و قدر سے اسکو سگ دیوانہ کاٹ گیا ہم نے اسکو معالجہ کیلئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔ تب اُس غریب الوطن عاجز کیلئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کیلئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹے کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اسکو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے؟ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اسکا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کیلئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کیلئے دعا کرنے کیلئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اسکی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کیلئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے نہیں پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کیلئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو در حقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اسنے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا جب کہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 480)

حضرات! آج جبکہ میڈیکل سائنس نے بیحد ترقی کر کے بہت سے لا علاج امراض کے

علاج دریافت کر لئے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد آجکل Anti Rabbies ٹیکہ لگانے سے مرض ٹھیک تو ہو جاتا ہے لیکن دوبارہ دیوانگی کا حملہ ہونے پر آج بھی اسکا کوئی علاج نہیں ہے اور یہ نشان اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی اور اپنی ہستی کا زندہ ثبوت ہے۔

حاضرین محترم! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو چکی ہے اور خلفائے احمدیت کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے۔ وقت کی رعایت سے چیدہ چیدہ چند واقعات پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل کے زمانے کی بات ہے کہ حضرت چوہدری حاکم دین صاحب قادیان میں بورڈنگ ہاؤس میں معمولی ملازم تھے۔ آپ کے پہلے بچے کی ولادت کے وقت آپ کی اہلیہ کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس حالت میں کوئی اور صورت نہ پا کر رات گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے گھر پہنچا اور چوکیدار سے کہا کہ کیا میں اس وقت حضور سے مل سکتا ہوں؟ چوکیدار نے نفی میں جواب دیا لیکن حضور نے میری آواز سن لی اور مجھے اندر بلایا میں نے بیوی کی تکلیف کا ذکر کیا۔ آپ نے کھجور پر دعا پڑھ کر مجھے دی اور فرمایا یہ جا کر اپنی بیوی کو کھلا دو اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دے دیں۔ حضرت حاکم دین کہتے ہیں کہ میں نے وہ کھجور اپنی بیوی کو کھلا دی۔ اس کھجور نے حیرت انگیز طور پر معجزانہ اثر دکھایا اور تھوڑی دیر بعد بچی کی ولادت ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رات کے وقت حضور کو جگانا مناسب نہ سمجھا کہ آپ سو رہے ہوں گے جب صبح فجر کے بعد حاضر ہوا اور سارا حال عرض کیا تو حضور نے فرمایا بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی تو آرام سے سو رہے اگر مجھے بھی اطلاع دے دی ہوتی تو میں بھی آرام کر لیتا میں تمام رات تمہاری بیوی کیلئے دعا کرتا رہا ہوں۔ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے حاکم دین صاحب بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم۔ (روزنامہ الفضل دعا نمبر صفحہ 44)

یہ ہے خلفاء احمدیت کی شان جو اپنے احباب جماعت کیلئے اس قدر شفیق اور مہربان ہیں کہ ان کے دکھوں کو اپنے سینے میں سمیٹ کر ساری ساری رات تڑپتے ہوئے ان کیلئے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتے ہیں۔ اسی جذبے کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جماعت سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ ’’تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا اور تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے......اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔‘‘

حضرت سیدہ مہر آپا بیان فرماتی ہیں کہ 1953 کے فسادات کے زمانے میں محض احمدیت کی دشمنی کے نتیجہ میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو قید کر لیا گیا جب رات کے کھانے کے وقت ان کا ذکر ہوا تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے وہ صرف اس جرم پر ماخوذ ہیں کہ اُن کا کوئی جرم نہیں۔ اس لئے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین و ایمان ہے کہ وہ جلدی ہی اُن پر فضل کرے گا۔‘‘

آپ فرماتی ہیں کہ عشاء کی نماز کیلئے آپ کھڑے ہوئے اور دعا میں وہ گریہ وزاری تڑپ اور بے قراری تھی کہ میں بھول نہیں سکتی اور یہی حال تہجد کی نماز میں بھی تھا۔ چنانچہ جب دن چڑھا اور ڈاک کا وقت ہُوا تو پہلا تار جو ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور میاں ناصر احمد صاحب رہا ہو چکے ہیں۔ کتنی جلدی میرے خدا نے مجھے قبولیت دعا کا معجزہ دکھایا۔

(روزنامہ الفضل دعا نمبر صفحہ 43)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے کی بات ہے۔ محمد امین خالد صاحب جرمنی سے بیان کرتے ہیں کہ آج سے 45 سال قبل میرے سینے کی ہڈی میں درد اُٹھا۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ ہر قسم کے ٹیسٹ کروائے گئے لیکن درد میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ ڈاکٹر بھی بے بس ہو گئے اور مجھے لا علاج قرار دے دیا اور کہا کہ اب جو چند دن زندگی کے باقی رہ گئے ہیں وہ اسی تکلیف میں گزارو۔ اسی دوران 1980 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہمبرگ تشریف لائے۔ خاکسار استقبال کیلئے قطار میں کھڑا تھا میں نے شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے اپنی تکلیف بتا دی اور کہا کہ ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا ہے کہ مجھے اس تکلیف سے نجات نہیں مل سکتی۔ اس پر حضورؒ نے بڑے پُرجلال انداز میں فرمایا کون کہتا ہے کہ آرام نہیں آ سکتا۔ پھر حضورؒ نے میری قمیض کا ایک بٹن اپنے دست مبارک سے کھولا اور میرے سینے پر ایک دائرہ بنایا اور فرمایا کہ کیا یہاں درد ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی حضور اس پر حضور نے فرمایا ہم دعا کریں گے انشاء اللہ آرام آ جائے گا گھبرائیں مت۔ چنانچہ امین صاحب بتاتے ہیں کہ آج اس واقعہ کو 35 سال ہو چکے ہیں اور وہ دن اور آج کا دن میری یہ حالت ہے کہ جیسے یہ تکلیف مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

سامعین کرام! حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بڑا ہی ایمان افروز ہے۔ مغربی افریقہ کے شہر گھانا کے ایک چیف نانا اوجیفو مذہباً عیسائی تھے اور ایک تو ہم پرست کاہن قوم سے تعلق رکھتے تھے، ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہو جاتا تھا۔ وہ عیسائی پادریوں اور دم پھونک کرنے والوں کے پاس گئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جب ہر طرف سے مایوس ہو گئے تو آخر کار جماعت احمدیہ کے امام عبدالوہاب آدم صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ ہوں تو میں عیسائی لیکن مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اٹھ گیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ خدا آپ لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آپ اپنے امام کو میری طرف سے تمام حالات بتا کر لکھیں کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ چنانچہ وہاب آدم صاحب نے ان کا خط حضور کو بھجوا دیا۔ حضور انور نے جواب میں اُن کو لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہوگا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہوگا۔ چنانچہ جب ان کی بیوی کو حمل ہوا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ نہ صرف یہ بچہ مرجائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا اس لئے تم اس حمل کو ضائع کروا دو۔ اُس چیف نے کہا ہرگز نہیں مجھے امام جماعت احمدیہ کا خط آیا ہے۔ نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ میرے بچے کو نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور اُنکی بیگم بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں۔ قبولیت دعا کے اس نشان کو دیکھ کر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

آخر میں خاکسار ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتا ہے کہ حضور جب 2004 میں غانا تشریف لے گئے تو ایک موقعہ پر سفر کے دوران آپ نے غانا کو بشارت دی کہ گھانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔ چنانچہ 2008 میں جب حضور انور خلافت جوبلی کے موقعہ پر دوبارہ گھانا تشریف لے گئے تو گھانا کے صدر مملکت نے ملاقات کے دوران حضور سے کہا کہ حضور کی ہمارے ملک کیلئے دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ گھانا کی زمین میں تیل ہے اور یہاں سے تیل نکلے گا۔ حضور کی یہ دعا بڑی شان سے قبول ہوئی اور گزشتہ سال گھانا سے تیل نکل آیا۔ چنانچہ اس حوالہ سے گھانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے اپنے 17/اپریل 2008 کے شمارے میں پہلے صفحہ پر حضور انور اور صدر غانا کی ملاقات کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ غانا 2004 کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پُر زور طریق سے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا اور گھانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل دعا نمبر 28/دسمبر 2015ء)

حضرات! خاکسار نے وقت کی رعایت سے قبولیت دعا کے صرف چند واقعات بطور مثال بیان کئے ہیں ورنہ اس تعلق سے بے شمار ایمان افروز واقعات ہیں کہ جن سے ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ پس قبولیت دعا کے واقعات دراصل ہستی باری تعالیٰ کے وجود پر شاہد ناطق ہیں اور اسکے ظہور کیلئے تقویٰ، طہارت نفس، عاجزی اور انکساری کی ضرورت ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

اسی طرح آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہم دعا کے ذریعہ سے پیش از وقت خدا تعالیٰ سے علم پاتے ہیں اور ایسا یقین بڑھتا ہے کہ گویا ہم اپنے خدا کو دیکھ لیتے ہیں...... یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 238)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

......☆......☆......

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید سے آپ کا عشق اور خدمت قرآن

(عطاء الٰہی احسن غوری، ناظم تعمیرات صدر انجمن احمدیہ قادیان)

قابل احترام صدر مجلس اور معزز سامعین!

آج کی اس بابرکت مجلس میں خاکسار کی تقریر کا موضوع ہے ’’سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید سے آپ کا عشق اور خدمت قرآن‘‘

تاریخ مذاہب میں 19 ویں صدی کا نصف آخر اور 20 ویں صدی عیسوی کا آغاز خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ وہ دور ہے، جبکہ ہندوستان میں ایک طرف تو بڑے بڑے مذاہب کے درمیان، گہری سنجیدگی اور انہماک کے ساتھ نظریاتی جنگ لڑی جارہی تھی اور دوسری طرف، احیائے علوم اور تہذیب نو کے نتیجہ میں مذہبی اور غیر مذہبی نظریات بڑی شدت سے برسر پیکار تھے۔ ایک طرف عیسائیت، برہمو سماج، آریہ سماج کی اسلام پر یلغار تھی۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ اِن کے بیشتر علماء کو، اِن بیرونی خطروں سے کوئی سروکار نہ تھا، اور وہ اندرونی فرقہ وارانہ جھگڑوں کو ہی باعث نجات سمجھ بیٹھے تھے۔ اِن کے نزدیک اسلام کی چار دیواری میں، اندرونی لہروں کے آپس میں ٹکرا ٹکرا کر، جھاگ ہوتے رہنے کا نام ہی جہاد تھا۔ گریبانوں میں اُلجھے ہوئے اِس گروہ کے علاوہ، ایک انبوہ علماء کہلانے والوں کا ایسا بھی تھا، جو نکاح اور فاتحہ خانیوں کی شیرینیوں اور یوسف زلیخا اور ملکہ سبا کے قصوں، نیز جنات کی تسخیر کے دعووں سے، دیہات کے ماحول کو رنگینیاں عطا کر رہا تھا۔ اسلام اور قرآن پر کیا بیت رہی تھی اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے کیسے ظالمانہ اور سفاکانہ حملے ہو رہے تھے اِن باتوں کی تو اُن کے جنات کو بھی خبر نہ تھی جن کی فرضی تسخیر میں وہ ہمہ تن مصروف تھے۔

اسلام کیلئے فکروں اور رنجوں اور پریشانیوں کا یہ وہ زمانہ تھا جس میں احمدیت کا نور طلوع ہوا۔ قادیان کی اِسی مقدس بستی میں اِس زمانہ کا ایک اولوالعزم اور عظیم الشان مصلح پیدا ہوا جس نے اِس چھوٹے سے اور غیر علمی ماحول میں زندگی کی چالیس بہاریں اپنے آبائی مکان کی ایک کوٹھڑی، یا چھوٹی سی مسجد کے ایک کونے میں، خاموشی اور گہری سوچ اور فکر و تدبر اور مطالعے میں گزار دی۔ اُس نے دیکھا کہ اسلام کا پُرنور چہرہ جسکے لمعاتِ روحانی سے تیرہ سو سال قبل ایک عالم جگمگا اُٹھا تھا، آج گرد وغبار سے اَٹا پڑا ہے۔ اسکے سینے میں درد کی ٹیس اُٹھ اُٹھ کر باہر نکلنے کیلئے راستہ تلاش کرنے لگی مگر اُس نے درد کو دبا لیا اور آخر وہ سارا درد مجسم ہو کر مائع کی صورت اختیار کر گیا اور صفحاتِ قرطاس پر بکھر کر اُس نے براہین احمدیہ کی شکل اختیار کر لی۔

براہین احمدیہ کیا تھی؟ ایک صورِ اسرافیل تھا جس نے مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ ہندوستان کے کونے کونے میں مدتوں سے محو خواب مسلمانوں نے انگڑائیاں لینی شروع کر دیں اور سرگوشیاں ہونے لگیں کہ باغ محمد میں کوئی گل رعنا کھلا ہے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت پر اہل اسلام نے خوشیاں اور عیدیں منائیں۔ ہر طرف سے تبریک اور عقیدت کے ہدیے آنے لگے۔ کسی نے لکھا کہ گذشتہ تیرہ صدیوں میں اسلام کی اتنی بڑی خدمت کسی نے نہیں کی جتنی مؤلف براہین احمدیہ نے کی۔ کسی نے التجا کی کہ تم مسیحا بنو خدا کیلئے۔ غرض براہین احمدیہ جو قرآنی دلائل پر مشتمل ایک اسلامی انسائیکلوپیڈیا تھی مسلمانوں کے علمی حلقوں میں بے حد مقبول ہوئی۔ مگر اَعدائے اسلام کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔

سامعین کرام! یہ وہی رَجل فارس تھا جس کے متعلق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَآءِ

(بخاری، کتاب التفسیر سورۃ جمعہ و مسلم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’حدیثوں میں یہ وارد ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن زمین سے اُٹھا لیا جائے گا اور علمِ قرآن مفقود ہو جائے گا اور جہل پھیل جائے گا اور ایمانی ذوق اور حلاوت دلوں سے دور ہو جائے گی۔ پھر اِن حدیثوں میں یہ حدیث بھی ہے کہ اگر ایمان ثریّا کے پاس جا ٹھہرے گا یعنی زمین پر اُس کا نام ونشان نہیں رہے گا تو ایک آدمی فارسیوں میں سے اپنا ہاتھ پھیلائے گا اور وہیں ثریا کے پاس سے اُسکو لے لیگا اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اِس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب جہل اور بے ایمانی اور ضلالت جو دوسری حدیثوں میں دُخان کے ساتھ تعبیر کی گئی ہے دنیا میں پھیل جائے گی اور زمین میں حقیقی ایمانداری ایسی کم ہو جائے گی کہ گویا وہ آسمان پر اُٹھ گئی ہوگی اور قرآن کریم ایسا متروک ہو جائے گا کہ گویا وہ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا ہوگا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 455)

فرمایا: ’’جب یہ حال ہوگا تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص آوے گا اور وہ دین کو ازسرنو واپس لائے گا اور دین کو اور قرآن کو ازسرنو تازہ کرے گا۔ قرآن کی کھوئی ہوئی عظمت اور بھولی ہوئی ہدایت اور ثریا پر چڑھ گیا ہوا ایمان دوبارہ دنیا میں پھیلاوے گا۔‘‘

بحیثیت خادم قرآن، اپنی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں اُن خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے، اِس سے اُن کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اِس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ ومقدس کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 38، مطبوعہ قادیان 2003ء)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ قرآنی حقائق و معارف کے ذریعہ ایک طرف جہاں آپ نے دیگر مذاہب کے عقائد حیات مسیح، تثلیث، اِبنیت مسیح، کفارہ، تناسخ، قدامتِ روح و مادہ، وغیرہ کا ردّ فرمایا وہیں مسلمانوں کے عقائد فاسدہ کی اصلاح کرتے ہوئے وفات مسیح، اجرائے نبوت، عصمت انبیاء، نزولِ مسیح وغیرہ امور پر قرآنی شواہد سے روشنی ڈالی۔ نیز مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بدرسوم کا بھی قرآن مجید کی حقیقی تعلیم کی روشنی میں بحیثیت حکم و عدل خاتمہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید کے ظل کے طور پر فصیح وبلیغ عربی زبان سکھائی جس کے نتیجہ میں آپ نے بیس کے قریب عربی تصانیف فرمائیں جن میں سے ایک کتاب ’’اعجاز المسیح‘‘ بھی ہے جو سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس تفسیر کے متعلق باعلام الٰہی لکھا کہ

’’اگر مخالف علما اور حکما اور فقہا اور اُن کے باپ اور بیٹے متفق ہو کر اِس تفسیر کی مثل لانا چاہیں تو وہ ہرگز نہیں لاسکیں گے۔‘‘

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 56 مفہوماً)

اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق عرب وعجم کے کسی بھی ادیب اور فاضل کو اِس کی مثل لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ نے اپنی اسّی سے زائد کتابوں میں قرآن مجید کے ایسے حقائق و معارف اور عجائبات و دقائق بیان فرمائے جن کا دیگر تفاسیر میں نام ونشان نہیں ملتا۔

آپ فرماتے ہیں: ’’مَیں اِس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں اُنکا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ مثلاً یہ جو اِس عاجز پر کھلا ہے کہ ابتدائے خلقتِ آدم سے جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت تک، مدّت گزری تھی وہ تمام مدت سورۃ والعصر کے اعدادِ حروف میں بحساب قمری مندرج ہے یعنی چار ہزار سات سو چالیس۔ اب بتلاؤ کہ یہ دقائق قرآنیہ جس میں قرآن کریم کا اعجاز نمایاں ہے کس تفسیر میں لکھے ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 258)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں قرآن مجید کے متعلق یہ اِعتقاد پایا جاتا تھا کہ قرآن شریف کی بعض آیات ناسخ ہیں اور بعض منسوخ ہیں۔ منسوخ آیات کی تعداد علماء کے نزدیک پانچ سو تک تھی۔ اگرچہ کہ علماء نے یہ کوشش کی کہ کسی طرح تطبیق کر کے اِس تعداد کو کم کیا جائے اور وہ اپنی اِس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے، لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت تک بھی، اِس عقدہ کا پوری طرح سے حل نہیں ہو پایا تھا اور پانچ آیات ایسی رہ گئی تھیں جو علما کے نزدیک منسوخ تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر اس مسئلے کو پوری طرح سے حل فرما دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’ہم پختہ یقین کے ساتھ اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتَمِ کُتُبِ سماوی ہے، اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اَوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا

الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام، حصہ اول، صفحہ 170)

حضرت میاں عبد اللہ سنوری صاحبؓ کی ایک لمبی روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"میں نے ایک دفعہ حضرت صاحبؑ سے عرض کیا کہ حضور میں جب قادیان آتا ہوں تو اور تو کوئی خاص بات محسوس نہیں ہوتی مگر مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ یہاں وقتاً فوقتاً یکلخت مجھ پر بعض آیات قرآنی کے معنے کھولے جاتے ہیں اور میں اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرے دل پر معنی کی ایک پوٹلی بندھی ہوئی گرادی جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمیں قرآن شریف کے معارف دے کر ہی مبعوث کیا گیا ہے اور اسی کی خدمت ہمارا فرض مقرر کی گئی ہے۔ پس ہماری صحبت کا بھی یہی فائدہ ہونا چاہئے۔" (سیرۃ المہدی، حصہ اول، صفحہ 90)

اب میں آپ کے سامنے حضور علیہ السلام کی سیرت کے عشق قرآن کے پہلو پر کچھ روشنی ڈالوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پاکیز منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

حضور علیہ السلام کو قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کی وجہ سے اس سے سچی اور فطری محبت تھی اور اسکے بے نظیر معنوی اور ظاہری محاسن کی وجہ سے آپؑ کو اس سے بے حد عشق تھا۔ جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اَے میرے آسمانی آقا تیری طرف سے آیا ہوا یہ مقدس صحیفہ ہے جسے بار بار چومنے اور اسکے گرد طواف کرنے کیلئے میرا دل بے چین رہتا ہے۔ آپ علیہ السلام قرآن مجید کے بے نظیر معنوی اور ظاہری محاسن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اِسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اُس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اِس پاک چشمہ کے اِس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 442)

آپؑ اپنی تصنیف کشتی نوح میں قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنے اور اِس سے بے انتہا محبت کرنے اور اسکے تمام احکامات پر جان و دل سے عمل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں، قرآن نے کھولیں اور باقی سب اُس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اِس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سر چشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مُصدِّق یا مُکذِّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اِس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مُضغَہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 26 تا 27)

آپؑ کی کتب اور ملفوظات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہ صرف خود قرآن مجید کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی بار ہا قرآن مجید پڑھنے پڑھانے، سننے سنانے کی تاکید و تلقین فرماتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے: رُبَّ قَارِءٍ يَلْعَنُهُ الْقُرْآنُ۔ یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اُس پر عمل نہیں کرتا اُس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اُس پر عمل کیا جاوے۔" (ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 157)

پھر فرماتے ہیں: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ تم بھی اِسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو۔"

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 152)

حضور علیہ السلام اپنی جماعت کو کثرت سے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کے متعلق تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف اِلتفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جُھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اِس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اِس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔" (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 386)

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میرے واسطے دعا کی جاوے کہ میری زبان قرآن شریف اچھی طرح ادا کرنے لگے۔ میری زبان قرآن شریف ادا کرنے کے قابل نہیں اور چلتی نہیں۔ میری زبان کھل جاوے۔ فرمایا:

"تم صبر سے قرآن شریف پڑھتے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو کھول دے گا۔ قرآن شریف میں یہ ایک برکت ہے کہ اِس سے انسان کا ذہن صاف ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے بلکہ اطباء بھی اِس بیماری کا اکثر یہ علاج بتایا کرتے ہیں۔"

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 105)

حضور علیہ السلام کو قریب سے دیکھنے والے اور آپ کے ساتھ ملنے جُلنے والے اِس بات کے گواہ ہیں کہ آپ کو قرآن مجید سے بے انتہا عشق اور اسکے مطالعہ کا شغف تھا۔ چند ایک واقعات پیش کرتا ہوں جن سے آپ کے قرآن مجید سے بے انتہا عشق کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

"مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگر وال ضلع گورداسپور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھتا آیا ہوں اور سب سے پہلے میں نے آپ کو مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا جبکہ میں بالکل بچہ تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح کی اذان ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کیلئے مسجد میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔"

(سیرت المہدی، حصہ سوم، صفحہ 513 تا 514)

اِسی طرح حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ نے بیان کیا ہے کہ "والد صاحب تین کتابیں بہت کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے یعنی قرآن مجید، مثنوی رومی اور دلائل الخیرات، اور کچھ نوٹ بھی لیا کرتے تھے اور قرآن شریف بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول، صفحہ 199)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ سے قبل ملازمت کے سلسلہ میں سیالکوٹ میں مقیم تھے اُس وقت کے حالات بیان کرتے ہوئے محترم مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں کہ

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اِس عاصی پُرمعاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے، عمرہ نامی کشمیری کے مکان

ارشاد باری تعالیٰ

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا (النساء: 150)

ترجمہ: اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپائے رکھو یا کسی برائی سے چشم پوشی کرو تو یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شورت، جموں کشمیر)

پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع وخضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اُس کی نظیر نہیں ملتی۔''

(سیرت المہدی، حصہ اول، صفحہ 252)

اِسی طرح حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کا بیان ہے کہ

''منشی عبدالواحد صاحب ایک زمانہ میں بٹالہ میں تحصیل دار ہوتے تھے۔ منشی عبدالواحد صاحب بٹالہ سے اکثر اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو ملنے کیلئے جایا کرتے تھے اور وہ بیان کرتے تھے کہ اُس وقت حضرت صاحب کی عمر چودہ پندرہ سال کی ہوگی اور بیان کرتے تھے کہ اُس عمر میں حضرت صاحب سارا دن قرآن شریف پڑھتے رہتے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب حضرت صاحب کے متعلق اکثر فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا کسی سے غرض نہیں رکھتا۔ سارا دن مسجد میں رہتا ہے اور قرآن شریف پڑھتا رہتا ہے۔ منشی عبدالواحد صاحب قادیان بہت دفعہ آتے جاتے تھے۔ اُن کا بیان تھا کہ میں نے حضرت صاحب کو ہمیشہ قرآن شریف پڑھتے دیکھا ہے۔''

(سیرت المہدی، حصہ چہارم، صفحہ 26، روایت 1011)

میاں فخر الدین صاحب ملتانی کا بیان ہے کہ

''جب 1907ء میں حضرت بیوی صاحبہ لاہور تشریف لے گئیں تو ان کی واپسی کی اطلاع آنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو لانے کیلئے بٹالہ تک تشریف لے گئے...... حضرت صاحب پالکی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے جسے آٹھ کہار باری باری اٹھاتے تھے۔ قادیان سے نکلتے ہی حضرت صاحب نے قرآن شریف کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع فرمائی اور میں غور کے ساتھ دیکھتا گیا کہ بٹالہ تک حضرت صاحب سورۃ فاتحہ ہی پڑھتے چلے گئے اور دوسرا ورق نہیں اُلٹا۔ راستہ میں ایک دفعہ نہر پر حضرت صاحب نے اُتر کر پیشاب کیا اور پھر وضو کر کے پالکی میں بیٹھ گئے اور اسکے بعد پھر اسی طرح سورۃ فاتحہ کی تلاوت میں مصروف ہو گئے۔''

(سیرت المہدی، حصہ دوم، صفحہ 395)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا بیان ہے کہ

''میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف ایک دفعہ روتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ اِس طرح کہ ایک دفعہ آپ خدام کے ساتھ سیر کیلئے تشریف لے جا رہے تھے اور اُن دنوں میں حاجی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب وہیں راستہ کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف سنایا تو اُس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔''

(سیرت المہدی، حصہ دوم، صفحہ 393)

یہ چند واقعات نمونتاً خاکسار نے پیش کئے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق قرآن ہونے پر شاہد ہیں۔ آپ علیہ السلام نہ صرف خود قرآن مجید سے بے انتہا محبت کرتے تھے، اور اِس کی تلاوت میں دن رات مشغول رہتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی، خصوصاً اپنے متبعین کو قرآن مجید سے بے انتہا محبت کرنے اور کثرت سے اسکا مطالعہ کرنے اور اسکے احکامات پر عمل کرنے کی تاکید وتلقین فرمایا کرتے تھے۔

آپؑ قرآن مجید کی عظمت اور اُسکی عظیم الشان خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ میں دنیاداری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ میں نے اُس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔ نہ وہ کسی انسان کو خدا بناتا اور نہ روحوں اور جسموں کو اس کی پیدائش سے باہر رکھ کر اسکی مذمت اور نندیا کرتا ہے اور وہ برکت جس کیلئے مذہب قبول کیا جاتا ہے اس کو یہ کلام آخر انسان کے دل پر وارد کر دیتا ہے اور خدا کے فضل کا اس کو مالک بنا دیتا ہے۔ پس کیوں کر ہم روشنی پا کر پھر تاریکی میں آویں اور آنکھیں پا کر پھر اندھے بن جاویں۔''

(سناتن دھرم، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 474)

جہاں تک قرآن مجید کی عزت واحترام کرنے کا تعلق ہے اس بارہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ آپؑ قرآن مجید کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ ایک لمحہ کیلئے بھی قرآن مجید کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اِس تعلق سے ایک روایت آتی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ بیان کرتے ہیں:

''حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ تمہارے بھائی مبارک احمد مرحوم سے بچپن کی بے پروائی میں قرآن شریف کی کوئی بے حرمتی ہوگئی، اِس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اِتنا غصہ آیا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے بڑے غصہ میں مبارک احمد کے شانہ پر ایک طمانچہ مارا جس سے اُسکے نازک بدن پر آپ کی انگلیوں کا نشان اٹھ آیا اور آپ نے اس غصہ کی حالت میں فرمایا کہ اسکو اس وقت میرے سامنے سے لے جاؤ (حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں) کہ مبارک احمد مرحوم ہم سب بھائیوں میں سے عمر میں چھوٹا تھا اور حضرت صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ حضرت صاحب کو اس سے بہت محبت تھی، چنانچہ اُس کی وفات پر جو شعر آپ نے کتبہ پر لکھے جانے کیلئے کہے اس کا ایک شعر یہ ہے ؎

جگر کا ٹکڑا مبارک احمد جو پاک شکل اور پاک خو تھا
وہ آج ہم سے جدا ہوا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر

مبارک احمد بہت نیک سیرت بچہ تھا۔ اور وفات کے وقت اس کی عمر صرف کچھ اوپر آٹھ سال کی تھی۔ لیکن حضرت صاحب نے قرآن شریف کی بے حرمتی دیکھ کر اسکی تادیب ضروری سمجھی۔''

(سیرۃ المہدی، حصہ دوم، صفحہ 301 تا 302)

پس یہ وہ چند واقعات ہیں جن سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن مجید سے عشق، انتہائی مطالعہ کا شوق، قرآن مجید کی عزت واحترام اور اسکے متعلق غیرت جو آپ کے دل میں بھری ہوئی تھی کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 13)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کی روشنی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کس حد تک قرآن سے محبت کرتا ہے، اُسکے حکموں کو مانتا ہے اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محبت کے اظہار کے بھی طریقے ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری چیز جو ہر احمدی کو اپنے اوپر فرض کر لینی چاہئے وہ یہ ہے کہ بلا ناغہ کم از کم دو تین رکوع ضرور تلاوت کرے۔ پھر اگلے قدم پر ترجمہ پڑھے اور ہر روز تلاوت کے ساتھ ترجمہ پڑھنے سے آہستہ آہستہ یہ حسین تعلیم غیر محسوس طریق پر دماغ میں بیٹھنی شروع ہو جاتی ہے۔'' (شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 12 تا 13)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید سے بے انتہا محبت کرنے، دن رات اسکی تلاوت کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی ﷺ

سنو اور اطاعت کرو،
خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے۔
(صحیح بخاری، کتاب الاحکام)

طالب دعا : اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹرا)

ارشاد نبوی ﷺ

رحم کا لفظ رحمٰن سے ہے، جو صلہ رحمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ساتھ ملا لے گا
اور جو قطع رحمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کر لے گا۔
(ترمذی، کتاب البر والصلۃ)

طالب دعا : اراکین مجلس انصار اللہ کولکاتہ (مغربی بنگال)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جماعت احمدیہ کی ترقیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں)

(منیر احمد خادم، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند)

قابل احترام صدر اجلاس خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے **''جماعت احمدیہ کی ترقیات حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کی روشنی میں''**

یہ الٰہی سنت ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ اپنے کسی ماموروم رسل کو مبعوث فرماتا ہے تو اس کی بعثت نہایت کمزوری وکسمپرسی کی حالت میں ہوتی ہے وہ اور اس کے ماننے والے اپنے روحانی سفر کا آغاز نہایت مظلومیت کی حالت میں کرتے ہیں۔ دنیا ان کو ستاتی ہے تنگ کرتی ہے اور اس دنیا میں ان کا جینا دوبھر کر دیتی ہے چاروں طرف سے ان پر مظالم کی بارشیں برسائی جاتی ہیں تضحیک کی جاتی ہے پھبتیاں کسی جاتی ہیں اور ذلیل سمجھا جاتا ہے اور وہ صرف اور صرف اپنے بھیجنے والے کے نام کو بلند کرنے کیلئے اس کے سہارے پر اپنے مشن کو آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے اللہ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اس کو اور اسکے ماننے والوں کو حوصلہ دیتا ہے اور اس کی صداقت کے نشان کے طور پر فرماتا ہے گھبراؤ نہیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ○ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ○ (المجادلہ: 21-22) کہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں وہی ذلیل ہوں گے اللہ نے فرض کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے یقیناً اللہ غالب اور عزت والا ہے۔

اسی طرح اپنے مرسلین کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الصافات: 172-174) یقیناً پہلے بھی ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے متعلق ہماری یہ بات پوری ہوچکی ہے کہ وہ یقیناً یقیناً مدد دیئے جائیں گے اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب ہونے والا ہے۔

پس تمام انبیاء نہایت کمزوری کی حالت میں مبعوث ہوتے ہیں۔ پھر ان کمزوروں کی صداقت کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ ہر طرح کے ظلم سہہ کر وہ صبر کا دامن نہیں چھوڑتے اور ہر نبی کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا رہا کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (البقرۃ: 46) کہ دشمنوں کے ظلم کے مقابلہ میں خدا سے صبر اور دعا کے ساتھ مدد مانگو۔

پھر دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرۃ: 251) اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد فرما۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل بھی حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اس سنت الٰہی پر عمل ہوتا رہا اور پھر تاریخ اسلام گواہ ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ انتہائی مظلومی کے دور سے گزرے۔ وہ مارے گئے۔ گھسیٹے گئے۔ بائیکاٹ کئے گئے۔ معاشرے کے حقوق سے محروم کر دیئے گئے۔ گھروں سے بے گھر کئے گئے۔ قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور ان میں سے کئی شہید بھی کر دیئے گئے اور یہ سلسلہ شہادت لگاتار کئی سال تک چلتا رہا اور مسلمان صبر کرتے رہے اور صبر اور دعا سے خدا کی مدد مانگتے رہے اور پھر ان مظلوموں کی شان یہ رہی کہ ظلم وستم سہہ کر اور ظلموں کی چکیوں میں پس کر جب خدا ان کو فتح عطا فرماتا ہے تو یہ اپنے دشمنوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور یہی ان کی صداقت کی ایک عظیم نشانی ہے۔

سامعین کرام! یہی الٰہی سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق مسیح الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دور میں بھی جاری ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے اس مبارک دور کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی پیشگوئیاں فرما دی تھیں کہ آپ کے دور کی ابتداء بھی مظلومیت سے ہوگی اور امام مہدی ومسیح موعود کے ساتھ ان کے دور کے بدبخت مخالفین وہی سلوک کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ ان کے دور کے بدبخت مخالفین نے کیا تھا۔ اس تعلق میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جو سب کے سب آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی کیا نشانی ہوگی فرمایا ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کا حال وہی ہوگا جو ابتدائی دور میں میرا اور میرے صحابہ کا ہوا ہے۔ میری اور میرے صحابہ کی مخالفت ہوئی اسی طرح آنے والے مسیح موعود کی اور اس کے صحابہ کی مخالفت ہوگی۔ چنانچہ عظیم صوفی بزرگ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اذا خرج ھذ الامام المھدی لم یکن لہ اعداءالا الفقھاء خاصۃ کہ جب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو اسکے زمانے کے فقہاء اسکے پکے دشمن بن جائیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی دور میں آپ کے رشتہ داروں سے لیکر علاقہ کے لوگوں اور خاص طور پر مولویوں نے جیسا کہ پیشگوئی کی گئی تھی آپ کی سخت مخالفت کی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ داروں میں آپ کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین آپ کے سخت مخالف تھے اور کہا کرتے تھے کہ آپ نے نعوذ باللہ دکانداری چلا رکھی ہے اور بعض دفعہ کسی کو مقرر کر دیتے تھے جو ساری ساری رات آپ کے گھر کی طرف منہ کرکے گالیاں دیا کرتا تھا ایک دفعہ ایسے ہی ایک شخص کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام رات گالیاں دیتا رہا ہے تھک گیا ہوگا اس کو کھانے کو کچھ بھجوا دو سبحان اللہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں آپ کے کیا عظیم اخلاق تھے۔ قادیان میں آپ کے رشتہ داروں کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم لوگ بھی سخت مخالفت اور دشمنی کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت احمد نور کابلی صاحب نے عرض کیا کہ حضور دشمن سخت تنگ کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں آپ ہمیں بھی مقابلہ کی اجازت دیں فرمایا۔ نہیں صبر کرو اور صبر کے دامن کو مت چھوڑو اور اگر صبر نہیں ہوتا تو پھر کابل چلے جاؤ۔ آپ کے اپنے راستہ کو دیوار لگا کر بند کر دیا گیا جس سے آپ کو اور صحابہ کو سخت تکلیف ہوئی۔ مقدمہ ہوا تو حضور علیہ السلام کے حق میں فیصلہ ہوا حضور کو اختیار دیا گیا کہ آپ ان سے حرجانہ وصول کر سکتے ہیں لیکن حضور نے معاف فرما دیا یہ تو رشتہ داروں کا حال تھا دوسری طرف مولوی محمد حسین بٹالوی نے تمام ہندوستان میں پھر کر 200 مولویوں کے فتوے حاصل کئے کہ نعوذ باللہ حضور کافر ہیں دجال ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی، سلام کلام نہیں ہوسکتا معاشرتی ملاقات ناجائز ہیں۔ اسکے نتیجہ میں پورے ہندوستان میں مخالفت کا ایک طوفان کھڑا ہوگیا احمدی مارے جاتے ان کی جائیدادوں کو لوٹ لیا جاتا یہاں تک کہ بعض کو شہید کر دیا گیا جن میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید اور حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب کی شہادت احمدیت کے آسمان پر روشن ستاروں کی طرح رقم ہے۔ اِدھر مخالفت ہوتی اور اُدھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ جماعتی ترقیات کی خبریں عطا فرماتا آپ کو عظیم الشان فتوحات کی خوش خبریاں عطا فرماتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

''تو مغلوب ہوکر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہوکر پھر آخر غالب ہوجائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلا دے۔ خدا تعالیٰ تیرے چہرے کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دیگا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا عنقریب اسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا...... اور خزائن اس پر کھولے جائیں گے...... میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا...... ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا ہے۔''

(تذکرہ، صفحہ 148، کمپوزڈ ایڈیشن)

سامعین کرام ان عظیم الشان پیشگوئیوں کے مطابق فتوحات آسمانی کا سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں ہی شروع ہو چکا تھا۔ جبکہ آپ نے 1884 میں کتاب براہین احمدیہ لکھی تو پورے ملک میں اسکی مقبولیت اور اسکے ذریعہ اسلام کی رفعت اور شان کے اظہار کی آوازیں اٹھنی لگیں۔ مخالفین بھی کہہ اٹھے کہ کتاب براہین احمدیہ کے

ذریعہ آپ نے اسلام کی ایسی عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے جس کی نظیر گزشتہ 1400 سال میں نہیں ملتی پھر 1891 میں جب آپ نے اللہ کے حکم اور الہام کی روشنی میں دعویٰ مسیحیت ومہدیت فرمایا تو سخت مخالفت کا شور اٹھا اور اس وقت کے نامی مولویوں مولوی نذیر حسین دہلوی محمد حسین بٹالوی اور محمد بشیر صاحب نے آپ سے مناظرے کئے اور تاریخ گواہ ہے کہ ان مناظروں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو فتح عطا فرمائی اور مولوی قرآن وحدیث سے حیات مسیح کا کوئی ثبوت نہیں دے سکے اور یہ عظیم فتح آج بھی جاری ہے اب تو مولوی احمدیوں سے وفات مسیح کے حوالہ سے بات کرنے سے بھی کتراتے ہیں اور اب عالم یہ ہے کہ وفات مسیح اور ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود از روئے قرآن وحدیث جیسے مضامین کے متعلق دلیل سے تو بات نہیں کرتے البتہ صرف اور صرف گالیاں نکال کر اپنی خفت مٹاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ قرآن مجید صاف فرماتا ہے کہ خدا کا کوئی مامور ایسا نہیں آیا کہ اسکے زمانے کے مخالفین نے دلائل سے عاجز آکر اس کو توہین وتذلیل نہ کی ہو اور اسکے ساتھ استہزاء نہ کیا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

(سورۃ یٰسین:31)

ان مخالفتوں کے دور میں جبکہ بعض اپنوں کو بھی ٹھوکر لگ گئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے 1891 میں ہی جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور اللہ سے علم پاکر اعلان فرمایا کہ ''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 361، اشتہار نمبر 91، مطبوعہ قادیان 2019ء)

اس وقت پہلے جلسہ میں 70 / افراد شامل ہوئے تھے اور دشمن آپ پر فتوے لگا کر جو سمجھتے تھے کہ انہوں نے مسلمانوں کو آپ سے ملنے اور آپ کی بیعت کرنے سے روک دیا ہے ان تمام دشمنوں نے سخت منہ کی کھائی قادیان کی رونقیں بڑھنے لگیں اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں حاضری کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی اور پھر دور خلافت میں جلسہ سالانہ کی رونق ہر لحاظ سے بڑھنی شروع ہوئی اور حاضرین جلسہ کی تعداد سینکڑوں اور ہزاروں سے نکل کر لاکھوں تک پہنچ گئی۔ دنیا کے بیسیوں ممالک کی نمائندگی شروع ہوگئی سینکڑوں غیر احمدی اور غیر مسلم دانشور سیاستدان اور وزراء مملکت سربراہان حکومت اس میں شامل ہونے اور اس کیلئے اپنے پیغامات بھجوانے کو باعث فخر سمجھنے لگے۔ اور ہر ایک مذہب کو محبت پیار اور امن کی آواز اٹھانے کیلئے ایک ایسا سٹیج ہاتھ آگیا جہاں بلا لحاظ مذہب وملت قوم ووطن ہر ایک محبت کی آواز بلند کرتا ہے اور اپنا پیغام محبت دیتا ہے۔ الحمد للہ کہ اب یہ جلسہ mta کے طفیل تمام دنیا میں سنا اور دیکھا جارہا ہے اور دنیا کی کئی زبانوں میں ساتھ کے ساتھ اس کے تراجم ہورہے ہیں اور اب جو 2021 میں uk کا جلسہ سالانہ ہوا ہے اس میں تو دنیا نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں جلسہ سالانہ سننے والوں نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے ممالک میں جلسہ سنتے ہوئے دیکھا اور اس سے بزرگان سلف کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ ان المومن فی زمان القائم وھو بالمشرق لیری اخاہ الذی فی المغرب و کذا الذی فی المغرب یری اخاہ الذی فی المشرق (بحار الانوار شیخ محمد باقر المجلسی باب 27 صفحہ 441) کہ امام مہدی کے زمانہ میں ایک مومن جو مشرق میں ہوگا وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہوگا اور جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے مشرق والے بھائی کو دیکھ لے گا اور تمام دنیا گواہ ہے کہ الحمد للہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے باذن الٰہی قائم فرمودہ جلسہ سالانہ کے ذریعہ غلبہ اسلام کی یہ پیشگوئی نہایت شان سے پوری ہوچکی ہے۔ اسی طرح فرمایا:

ینادی مناد من السماء باسم المھدی فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب حتی لا یبقی راقد الا استیقظ (عقد الدرر فی اخبار المنتظر، الفصل الثالث، صفحہ 171، مطبوعہ اردن) کہ مہدی کے نام پر منادی کرنے والا منادی کرے گا اور اسکی نداء کو مشرق ومغرب کا ہر شخص سنے گا یہاں تک کہ ایک وقت آئے گا کہ ہر سونے والا جاگ جائیگا۔

علاوہ اس کے یہ جلسہ دنیا کی تمام روحوں کو بیعت کے ذریعہ وحدانیت کی لڑی میں بھی پرو رہا ہے چنانچہ اس تعلق میں حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کی پیشگوئی کہ امام مہدی کے وقت جب بیعت کی جارہی ہوگی تو آسمان سے آواز آئے گی کہ ھٰذا خلیفۃ اللہ المھدی فاسمعوا لہ واطیعو یہ خلیفۃ اللہ مہدی ہے اس کو قبول کرلو اور اسکی اطاعت کرو۔

(قیامت نامہ، صفحہ 4)

بیعت کا عظیم الشان منظر صداقت جلسہ سالانہ وغلبہ مسیح موعود کی عظیم الشان دلیل ہے۔ پس جلسہ سالانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی صداقت اور جماعت احمدیہ کی ترقیات میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اسکے بعد 1894ء میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے امام مہدی کے متعلق آنحضرت ﷺ کی سورج چاند گرہن والی پیشگوئی کو نہایت شان سے پورا فرما کر سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ظاہر فرما دیا۔ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کی صداقت نے آسمانی گواہ کی شکل میں چمکتے ہوئے سورج کی طرح آپ کی سچائی کو ثابت فرما دیا۔ لیکن جب دنیا نے اس آسمانی شہادت سے فائدہ نہ اٹھایا تو صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کی روشنی میں کہ امام مہدی کے زمانہ میں طاعون پھوٹے گی 1898ء میں حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر طاعون پھیلنے کی پیشگوئی فرمائی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی پیشگوئی فرمائی ہے۔

قرآن مجید میں سورۃ النمل کی آیت 83 میں اللہ فرماتا ہے: ''وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ'' اور جب ان پر فرمان صادق آجائے گا تو ہم ان کے سطح زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا اس وجہ سے کہ لوگ ہماری آیت پر یقین نہیں لاتے تھے۔

اور حدیث میں ذکر ہے کہ امام مہدی کے زمانہ کی یہ نشانی ہوگی کہ اسکے وقت اس قدر شدید طاعون کی وباء پھوٹے گی کہ جس گھر میں سات افراد ہوں گے ان میں سے پانچ مرجائیں گے۔ فرمایا امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل دو طرح کی موتیں ہوں گی یعنی سرخ موت اور سفید موت۔ سرخ موت یعنی جنگیں اور سفید موت یعنی طاعون اور اس قدر مری پڑے گی کہ جس گھر میں سات افراد ہوں گے پانچ مر جائیں گے۔ (بحار الانوار، صفحہ 156، اکمال الدین، مطبوعہ مطبع الحید ر النجف)

چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہندوستان میں شدید طاعون پھوٹی جس میں لاکھوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ ادھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ تیرے گھر کی چاردیواری میں ہوں گے وہ باوجود ٹیکہ نہ لگانے کے طاعون کی وباء سے محفوظ رہیں گے اور اللہ نے دنیا کو یہ معجزہ دکھایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں اور آپ علیہ السلام کے صحابہ میں سے کوئی ایک شخص بھی طاعون سے فوت نہیں ہوا جبکہ آپ علیہ السلام کے مخالف علماء جو آپ علیہ السلام کی توہین وتضحیک کرتے تھے ان میں سے کئی طاعون کی موت کا شکار ہوئے اور حضور علیہ السلام جنہوں نے مسیح ومہدی کا اعلان فرمایا اور طاعون کے آنے کی پیشگوئی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کرجاوے تقویٰ کا نُور اس کے اندر اور باہر ہو، اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 127، ایڈیشن 1984ء)

طالب دُعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، رشی نگر، کشمیر)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو، اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کروگے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 128، ایڈیشن 1984ء)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گورو پالی - ساؤتھ) شانتی نکیتن (بیر بھوم، بنگال)

فرمائی تھی آپ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق طاعون آئی اور پھر پیشگوئی کے مطابق آپ علیہ السلام اور آپ کی چاردیواری میں رہنے والے سب لوگ بفضلہٖ تعالیٰ محفوظ و مامون رہے اور ایک دنیا گواہ ہے کہ اس طاعون کے نتیجہ میں بھی بکثرت لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور طاعون بھی آپ علیہ السلام کی عظیم الشان ترقی کا نشان بن کرا ُبھری۔

سامعین کرام! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں آپ نے جماعت احمدیہ کی ترقیات کیلئے جو پیشگوئیاں فرمائیں ان میں ایک پیشگوئی خلافت احمدیہ سے متعلق ہے جسکا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے۔

فرمایا: تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

چنانچہ 27 مئی 1908ء سے جب سے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز ہوا ہے اب تک 113 سال گزر چکے ہیں اور ایک دنیا گواہ ہے کہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ جماعت نے اس قدر تیزی سے ترقی کی منازل طے کی ہیں کہ اس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔

آج احمدیت قادیان سے نکل کر دنیا کے 213 ملکوں میں پھیل گئی ہے جس کا اعلان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے جلسہ سالانہ یو.کے 2019ء کے خطاب میں فرمایا جو حضور نے 4/اگست 2019ء کو ارشاد فرمایا تھا اس خطاب میں حضور انور نے صرف 2019ء میں ہونے والی جماعتی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

سال 2019-2018 تک تمام دینا میں احمدیہ جماعتیں 213 ممالک میں پھیل گئی ہیں حضور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تک UNO میں 195 ممالک کی نمائندگی ہے لیکن ان کے علاوہ بھی بعض ممالک ہیں جو UNO کے ممبر تو نہیں لیکن باقاعدہ ایک ملک کے اعتبار سے قائم ہیں حضور نے فرمایا 1984ء میں جبکہ خلیفہ وقت کو پاکستان کی شدید مخالفت کی وجہ سے ہجرت کرنی پڑی تھی 1984 سے اب تک 121 ممالک میں جماعت پھیل گئی ہے گویا 1984 تک صرف 92 ممالک میں احمدیت پھیلی تھی اور 1984 کی ہجرت کے بعد 121 ممالک میں جماعت پھیلی ہے۔ گویا 1889 سے 1984 تک 95 سالوں میں صرف 92 ممالک تک جماعت پھیلی اور ہجرت کے بعد صرف 37 سالوں میں 121 ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا ہے۔ یہ عظیم الشان غلبہ اس بات کا شاہد ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان غلبہ کی پیشگوئیاں عطا فرمائی تھیں وہ عین برحق تھیں اور آپ کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان تھیں۔

اس کے علاوہ حضور انور نے حالیہ جلسہ سالانہ 2021ء کے موقع پر صرف ایک سال میں جماعت کی جو ترقیات کا حیرت انگیز نقشہ کھینچا ہے وہ آپ علیہ السلام کی صداقت کا اور خلافت احمدیہ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے امام مہدی و مسیح موعود کی آمد اور اسکے غلبہ کے متعلق جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ بھی سچی تھیں۔

حضور اقدس نے صرف ایک سال کی ترقیات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک سال میں 403 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں 829 جگہیں ایسی ہیں جہاں پہلی بار جماعت کا پودا لگا۔ 211 مساجد تعمیر ہوئیں۔ 92 ممالک میں 384 کتب پمفلٹ 39 زبانوں میں شائع ہوئے 123 نئے مشن بنے دنیا کے 102 ممالک میں جماعتی مضامین شائع ہوئے۔ 90 ممالک کی لائبریریوں میں کتب رکھی گئیں 1970 نمائش لگیں 103 ممالک میں 69 لاکھ سے زیادہ لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔

الحمد للہ کہ اس وقت MTA کے 8 چینلز چل رہے ہیں جو 24 گھنٹے دنیا کی 17 زبانوں میں اسلامی پروگرام نشر کر رہے ہیں جن سے لاکھوں افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

27 ریڈیو سٹیشن چل رہے ہیں بک سٹالز سے 22 لاکھ افراد نے استفادہ کیا ہیومینٹی فرسٹ نے 345 میڈیکل کیمپ لگائے۔

75 ہزار سے زائد واقفین اور واقفات نو کی روحانی فوج تیار ہو رہی ہیں۔

کم و بیش 3000 واٹر پمپ لگائے گئے ہیں۔

12 ممالک میں 685 سکول اور کئی ہسپتال چل رہے ہیں۔

صرف سال 2020-21 میں 121179 نئی بیعتیں ہوئیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

آخر میں خاکسار جماعت احمدیہ کی ترقیات سے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جس کا تعلق قادیان دارالامان کی ترقی سے ہے اور جو خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الہاماً فرمایا تھا: ’’ایک دن آنے والا ہے جو قادیاں سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔‘‘

(دافع البلاء، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 231)

قادیان کی یہ ترقی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے لے کر خلافت رابعہ کے دور تک تدریجی طور پر جاری رہی جس میں خلافت خامسہ کے مبارک دور میں عظیم الشان انقلابی ترقی کا ظہور ہوا۔

قادیان کی تبلیغ MTA کے ذریعہ LIVE طور پر دنیا کے کناروں تک پہنچی اور اردو و عربی و انگریزی پروگرام نشر ہونے شروع ہوئے۔

قادیان میں غیر معمولی طور پر احمدی آبادی میں اضافہ ہوا۔ قادیان میں نہایت خوبصورت جماعتی عمارات کی تعمیر ہوئی جن میں مرکزی مساجد کی تعمیر و توسیع، محلہ جات میں مساجد کی تعمیر منارۃ المسیح کی تزئین دار المسیح کی رینوویشن، بہشتی مقبرہ میں مقام ظہور قدرت ثانیہ پر ایک خوبصورت اور باوقار یادگار۔ چاردیواری مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی از سرنو تعمیر جس کی تعمیر کے وقت احباب قادیان کو پہرے داری کی عظیم الشان سعادت نصیب ہوئی، جامعہ احمدیہ کی تعمیر، دفاتر کی تعمیر، نور الدین لائبریری کی عظیم الشان عمارت، گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر، دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت، نور ہسپتال کی عظیم الشان عمارت، فضل عمر پرنٹنگ پریس، پرانے اسکول میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی رینوویشن اور باوقار سیٹنگ و تزئین۔

الحمد للہ کہ قادیان آج پہلے سے بڑھ کر دنیا کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے اور یہ سب خلافت کی عظیم الشان برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قادیان کا حق ادا کرنے اور خلافت کے تئیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ...... یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اسکی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اسکے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔ (روزنامہ الفضل 30/مئی 2003ء صفحہ 2، کالم 1، یوم خلافت کے موقعہ پر احباب جماعت راولپنڈی کے نام حضور انور کا پیغام)

سامعین کرام! آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان ترقیات پر مشتمل ذکر کے ساتھ ساتھ یہ ایمان افروز حقیقت بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دو سالوں میں جب سے کہ دنیا کورونا کی خطرناک عالمی وباء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تماپوری سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین (جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ ترپیور، تامل ناڈو)

سے جو جھ رہی ہے دنیا کا کوئی شعبہ ایسا نہیں رہا جو تنزل وادبار کے دور سے نہیں گزر رہا ہر طرف پریشانی ومصیبت نے اپنا جال بچھا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ ہر میدان میں ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیش کردہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کی ایک جھلک جو ابھی پیش کی گئی ہے اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں جماعت کو ترقیات سے نواز رہا ہے۔ جماعت کے نفوس میں برکت عطا ہو رہی ہے جماعت کے اموال میں برکت نازل ہو رہی ہے اور دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں عالمگیر جماعت احمدیہ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ فتح ونصرت کے شادیانے نہ بجا رہی ہو۔

آخر پر خاکسار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز دو اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اسکے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹیگا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 183، اشتہار نمبر 159، مطبوعہ قادیان 2019ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سواے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 66)

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ آخری روحانی غلبہ بھی دیکھنا نصیب فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ نمبر 30

گزشتہ 8 سال سے حضور انور کو جانتی ہوں۔ مختلف مواقع پر حضور انور سے ملاقات اور گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ یہ میرے لئے بہترین اور حوصلہ افزاء تجربہ رہا ہے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے اتنے عظیم مذہبی راہنما کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا۔ حضور نے اپنا وقت دے کر بہت نوازش اور مہربانی فرمائی۔ ہمیں بہت اہم امور پر بات کا موقع ملا۔ بلکہ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں جو شاندار کام وہ کرتے ہیں خاص طور پر جماعت احمدیہ میں نوجوانوں پر توجہ دینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ان سے ہفتہ میں دو دفعہ ملاقات کرتے ہیں انہیں موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنے راہنما کو دیکھیں اور ان سے سیکھیں اور جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ وہ ان سے کوئی بھی سوال جو وہ چاہیں کر سکتے ہیں وہ کسی بھی سوال سے خوفزدہ نہیں ہوتے جو اُن سے کیا جائے، میرے خیال میں یہ بھی ان کی ذہانت، علم، دانائی اور عقیدہ کا مظہر ہے۔ یہ دیکھنا بھی بہت متاثر کن تھا کہ حضور کتنی محنت سے کام کرتے ہیں جماعت کی خدمت کا۔

ایک بات جسکا مجھ پر بہت اثر ہوا وہ یہ ہے کہ احباب جماعت جن سے مجھے ملنے اور جاننے کا موقع ملتا ہے آپ حضور کا اثر آپ کے لوگوں کی زندگیوں پر دیکھ سکتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح ایک پاکیزہ باہم میل ملاپ اور خدا سے اخلاص کی زندگی گزارنے کی کوشش کی جاتی ہے بلکہ اس کے ساتھ خدمت انسانیت اور خدمت جماعت۔ میں واقعی میں جماعت احمدیہ کو دنیا کیلئے ایک برکت سمجھتی ہوں، یہ ہم سب کیلئے بہت مضبوط قابل تقلید نمونہ ہیں جس طرح کی زندگی یہ گزارتے ہیں۔''

معزز سامعین! یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہم خلافت کی ڈھال کے پیچھے ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف مسلمان فساد وعناد میں مبتلا ہیں ہم خلافت کے مضبوط قلعے میں محفوظ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خلافت کے کامل مطیع اور فرمانبردار بن کر اسکے وفادار بن جائیں تاکہ ہم دربار خلافت کے فیض سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ آخر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور اقتباسات سے اپنی معروضات ختم کرتا ہوں۔ حضور انور فرماتے ہیں:

''پس ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے فضلوں کے نظارے دکھا رہا ہے اور خلافت کے انعام سے جو ہمیں نوازا ہوا ہے اس کا ہم نے ہمیشہ حق ادا کرنے والا بننا ہے تاکہ قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہم اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو اللہ تعالیٰ نے ترقیات کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن ہمیں اس سے فیض پانے کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے اُسکے آگے جھکنا ہوگا۔ خلافت کی نعمت کا اظہار ہمارے ہر قول اور فعل سے ہونے کی ضرورت ہے۔ خلافت سے کامل اطاعت کا عہد آخری سانس تک نبھانے کیلئے ہمیں ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیے تبھی ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو خلافت کا مطیع بنانے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 28 مئی 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَ اَمْرِہٖ
وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی ﷺ

جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے
وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیرخواہی میں کوتاہی کرتا ہے
تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت حرام کر دے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

طالب دعا: اے شمس العالم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ میلا پالم، تامل ناڈو)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

ترجمہ: اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی، جس نے تمہیں پیدا کیا
اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (البقرہ:22)

طالب دعا: نورالہدیٰ وافراد خاندان (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی ﷺ

جب نماز کا وقت ہو جائے تو دیر نہ کرو اور اسی طرح جب جنازہ حاضر ہو
یا عورت بیوہ ہو اور اس کا ہم کفو مل جائے تو اس میں بھی دیر نہ کرو۔
(ترمذی، کتاب الصلوٰۃ)

طالب دعا: نصیر احمد وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری وانذاری پیشگوئیاں

(موجودہ زمانے کے حوالہ سے)

(جاوید احمد لون، ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: قُلْ لَا أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحَى إِلَيَّ (الانعام:51)

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! جیسا کہ آپ نے سماعت فرمالیا ہے کہ خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری وانذاری پیشگوئیاں موجودہ زمانہ کے حوالہ سے۔''

سامعین! یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ انسان کا علم وفہم ناقص ہے۔ اس کو تو اتنی بھی خبر نہیں ہوتی کہ اگلے پل کیا ہونے والا ہے۔ لیکن دنیا میں ایک ایسا گروہ بھی گزرا ہے جس کو عالم الغیب خدا نے دنیا میں رونما ہونے والے بہت سارے اہم واقعات کی قبل از وقت خبر دی اور اس گروہ نے خود پر نہیں بلکہ اُس عالم الغیب خدا کے عاجز بندے کہلانے پر فخر محسوس کیا جس نے اُن پر یہ انعام کیا۔ میری مراد انبیاء ومرسلین کی جماعت سے ہے۔ چنانچہ سرتاج مرسلین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس خدا کے حکم سے جس کا فرمان ہے کہ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ (یونس:21) یقیناً غیب پر تسلّط اللہ ہی کا ہے، نہایت عاجزی سے فرمایا کہ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحَى إِلَيَّ یعنی میں نہ غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف الہام کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی سنت مبارکہ کے متعلق فرماتا ہے: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ أَحَدًا۔ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کیلئے پسند کر لیتا ہے۔

نیز فرماتا ہے: وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ یعنی اور ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انذار کرنے والے ہوتے ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو غیب کی خبریں عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں انبیا کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو نیک عمل کے نتیجہ میں بشارات دیں اور بُرے کاموں کے بد نتائج سے ڈرایا ہے۔ سب سے بڑھ کر تو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا کے تحت انذار وتبشیر کیا۔

سامعین کرام! انذار وتبشیر انبیا کرام کی ایک اہم ذمہ داری ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ کے نبی ہونے کے ناطے اس ذمہ داری کو کما حقہ نبھایا۔ حضرت مسیح موعودؑ الٰہی نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس جگہ واضح ہو کہ نشان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (1) نشان تخویف وتعذیب جن کو قہری نشان بھی کہہ سکتے ہیں۔ (2) نشان تبشیر وتسکین جن کو نشان رحمت سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔

(ایک عیسائی کے تین سوال اوران کے جوابات، روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 436)

سامعین کرام! آیئے، اب ہم اس مبشر اور منذر حضرت مسیح موعودؑ کی موجودہ زمانہ کے متعلق بعض تبشیری وانذاری پیشگوئیوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

تبشیری پیشگوئیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وحی و الہام اور تحریر وتقریر میں بیشمار تبشیری پیشگوئیاں موجود ہیں۔ حضرت اقدسؑ کی ہر خوشخبری كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ یعنی ہر گھڑی وہ ایک نئی شان میں ظہور پزیر ہوتی ہے، کی مصداق ہے۔ لہٰذا تبشیری پیشگوئیوں کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آپؑ کی فلاں خوشخبری اس زمانے سے تعلق رکھنے والی نہیں ہے یا فلاں خوشخبری فلاں زمانے کے متعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

میں کیونکر گن سکوں تیری عنایات
ترے فضلوں سے پُر ہیں میرے دن رات
مِری خاطر دِکھائیں تو نے آیات
ترحّم سے مری سن لی ہر ایک بات

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

(1)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور، تکمیلِ ہدایت کا دور تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن، تمام دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی اشاعت کرنا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کی سکیم تیار فرمائی اور اخبارات و رسائل اور اشتہارات و کتب کے ذریعہ اپنی آخری سانس تک اس فرض کو سرانجام دیا چنانچہ آپ کی زندگی میں ہی آپ کا پیغام امریکہ، یورپ اور دیگر علاقوں میں پہنچ چکا تھا۔ پھر حضورؑ کے وصال کے بعد خلافت اولیٰ کے دور میں برطانیہ میں مبلغ بھجوایا گیا۔ پھر خلافت ثانیہ میں یورپ، افریقہ اور شمالی امریکہ میں جماعت کا پیغام پہنچا۔ تبلیغ کے راستے اور آسان ہونے کے تعلق سے سن 1938 میں تو حضرت مصلح موعود نے پیشگوئی فرمائی کہ وہ وقت دور نہیں جب خلیفۂ وقت قادیان میں تقریر کرے گا اور پوری دنیا اسکے الفاظ کو سن سکے گی۔

سامعین کرام ایم ٹی اے (اور اس وقت اس جلسہ کی Live نشریات) اس الہام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔

آج ایم.ٹی.اے کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ساری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ آج دنیا بھر میں ایم.ٹی.اے کے 19 سٹوڈیوز خلیفۃ المسیح کی زیر ہدایت دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ایم.ٹی.اے کے 8 سیٹلائیٹ چینل ہیں جن کی نشریات 24 گھنٹے چلتی ہیں۔ 6 سٹریمنگ چینل ہیں۔ MTA کے پاس اعلیٰ قسم کے سٹوڈیوز، براڈ کاسٹنگ کی جدید سہولیات، جدید ترین ویڈیو کیمرے اور ایڈوانس ٹیکنالوجی اور پروڈکشن کی سہولیات میسر ہیں اور یہ سب اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمیں کے کناروں تک پہنچاؤں گا اس کے پورا کرنے کے سامان بھی مہیا فرمائے۔

(2)

I shall give you
a large party of Islam

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبشیری پیشگوئی پر مشتمل ایک اور الہام کہ IShall give you a large party of Islam یعنی میں تجھے اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت عطا کروں گا 1882 میں ہوا تھا۔ اُس وقت آپ نے نہ کوئی خاص دعویٰ فرمایا تھا اور نہ ہی آپ کو کوئی شہرت حاصل تھی۔ نیز آپ نے سلسلہ بیعت کا آغاز بھی نہیں کیا تھا۔ 23/مارچ 1889ء کو آپؑ نے بحکمِ الٰہی 40/احباب پر مشتمل ایک جماعت کی بنیاد رکھی۔ اس سے قبل مورخہ 4/مارچ 1889ء کو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا تھا کہ

''اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اِس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اِس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ اِن کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کیلئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد1، صفحہ 198، ایڈیشن 1989ء)

بعدازاں جب اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کو پورا کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''اُس وقت تو میری جماعت چالیس انسان سے زیادہ نہ تھی اور بعد میں چار لاکھ تک پہنچ گئی۔''

(روحانی خزائن، جلد22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 538)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے عین مطابق جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اب تو یہ جماعت لاکھوں میں نہیں کروڑوں میں پہنچ گئی ہے۔ یہاں تک کہ اب عالمگیر سطح پر ایک واجب الاطاعت امام کے تحت کام کرنے والی سب بڑی اور منظم واحد اسلامی جماعت، جماعت احمدیہ مسلمہ ہی ہے اور دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں جماعت احمدیہ ہی اسلام کی نمائندگی میں پیش ہوتی ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سربراہان ممالک بڑے والہانہ رنگ میں خوش آمدید کرتے ہیں نیز آپ کے قیمتی نصائح کو بصد شوق سنتے ہیں۔ آج دنیا کا کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جہاں جماعت احمدیہ قائم نہ ہوئی ہو۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(3) لاانتہا ہی نسل

حضرت اقدس علیہ السلام اپنی ایک

پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے سُبۡحَانَ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی زَادَ مَجۡدُكَ۔ یَنۡقَطِعُ اٰبَاءُكَ وَیَبۡدَءُ مِنۡكَ……خدا ہر ایک عیب سے پاک اور بہت برکتوں والا ہے وہ تیری بزرگی زیادہ کرے گا تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا اس خاندان کی بزرگی کی تجھ سے بنیاد ڈالے گا۔ یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے کہ جب کسی قسم کی عظمت میری طرف منسوب نہیں ہوتی تھی اور میں ایسے گمنام کی طرح تھا جو گویا دنیا میں نہیں تھا……اس پیشگوئی میں جس کثرتِ نسل کا وعدہ تھا اُس کی بنیاد بھی ڈالی گئی کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں جو اُس وقت موجود نہ تھیں۔‘‘

(روحانی خزائن، جلد22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 264)

اپنے ایک شعر میں آپؑ فرماتے ہیں:

مَیں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

یہاں جن انبیاء کا بھی ذکر فرمایا ہے وہ سب اپنی دینی و دنیوی افزائش نسل سے مشہور ہیں۔ چنانچہ کل بنی نوع انسان بنی آدم سے موسوم ہے۔ حضرت موسیٰ کے ذکر میں قرآن مجید نے آپ کے اہل و عیال کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ بمطابق توریت خدا نے آپؑ سے فرمایا کہ ’’تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تُو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔‘‘ (پیدائش باب 32 آیت 28) چنانچہ حضرت اسحاقؑ کی نسل آپ کے نام سے بنی اسرائیل کہلائی۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار!

سامعین! آج دنیا گواہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے آباء و اجداد کی نسلیں یکسر منقطع ہوگئی ہیں اور آپؑ کا خاندان حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح اب آپ کی طرف منسوب ہوگیا ہے اور آج اسکی کیفیت آپ ہی کے ایک دُعائیہ شعر کے مطابق:

حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں

کی مصداق ہے اس تعلق سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ تیرے سوا اس خاندان کی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب اس خاندان میں سے وہی لوگ باقی ہیں جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور باقی سب کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا اس وقت اس خاندان میں ستّر کے قریب مرد تھے لیکن اب سوائے ان کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی و روحانی اولاد ہیں اُن ستّر میں سے ایک کی بھی اولاد نہیں ہے۔ حالانکہ انہوں نے حضرت صاحب کا نام مٹانے میں جس قدر اِن سے ہو سکا کوششیں کیں اور اپنی طرف سے پورا پورا زور لگایا مگر نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ وہ خود مٹ گئے اور ان کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔‘‘ (خطبات محمود، جلد3، صفحہ 39)

سامعین کرام! سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے پیشگوئی مصلح موعود میں ایک ایسے وجود کے آنے کی خبر دی تھی جو مصلح موعود کہلایا۔ جس کے مقابل پر آکر لیکھرام نے حضرت مسیح موعود کی نسل کے خاتمے کی پیشگوئی کروائی تھی۔ آج صرف حضرت مصلح موعودؓ کی جسمانی اولاد ہی 450 سے تجاوز کر چکی ہے۔ مخبر صادق رسولِ مقبول ﷺ کی پیشگوئی کہ یَنۡزِلُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ، فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوۡلَدُ لَہٗ یعنی جب عیسیٰ بن مریمؑ زمین پر نازل ہوں گے تو وہ شادی کریں گے اور اُن کی اولاد بھی ہوگی بھی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلك۔

(4)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ

یعنی غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔

(براہین احمدیہ، حصہ چہارم، صفحہ 559 تا 562، حاشیہ در حاشیہ نمبر 4، روحانی خزائن، جلد1، صفحہ 667 تا 671)

سامعین کرام! حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ الہام بھی لا متناہی خوشخبریوں پر مشتمل پیشگوئی ہے اور آپ کے اوائل زمانہ سے یہ پیشگوئی آپ کے مِنجانبِ اللہ ہونے کا بین ثبوت پیش کر رہی ہے۔ آپ نے اپنے بالکل ابتدائی دور میں علم کلام کے میدان میں مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے چیلنج دیا کہ:

’’آپ سب صاحبوں کو قسم ہے کہ ہمارے مقابلہ پر ذرا توقف نہ کریں افلاطون بن جاویں بیکن کا اوتار دھاریں، ارسطو کی نظر اور فکر لاویں اپنے مصنوعی خداؤں کے آگے استمداد کیلئے ہاتھ جوڑیں پھر دیکھیں جو ہمارا خدا غالب آتا ہے یا آپ لوگوں کے آلہہ باطلہ۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد1، صفحہ 56)

اسکے بعد بھی متعدد مرتبہ آپ نے مخالفین کو نہ صرف مقابلہ کا چیلنج دیا بلکہ واشگاف انداز میں یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ ’’میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے۔‘‘

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن، جلد13، صفحہ 496)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منفرد علم کلام اب بھی دنیا کو مقابلہ کی دعوت دے رہا ہے۔ لیکن آج تک اس عظیم الشان چیلنج کو قبول کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ آپ کی اسّی سے زائد کتب اس بات کی شاہد ناطق ہیں کہ جو علم کلام آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا دنیا اسکی مانند لانے سے قاصر ہے۔ خواہ وہ براہین احمدیہ ہو یا اعجاز المسیح یا پھر اسلامی اصول کی فلاسفی۔ خدا کا یہ بطل جلیل جب علم و معرفت کے میدان کارزار میں قلمی اسلحہ پہن کر نکلا تو اس نے اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پر خچے اڑا دیئے اور محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کا پرچم ایسا بلند کیا کہ آج بھی اسکے پھریرے آسمان کی رفعتوں سے بلند ہو رہے ہیں اور ساری دنیا میں اسلام کا پیغام حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے۔

آپ کے خداداد علم کلام کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ کبھی اسے خدائے برتر کی طرف سے ’’مضمون بالا رہا‘‘ کی سند عطا ہوئی تو کبھی یہ نوید ملی کہ ’’كَلَامٌ اُفۡصِحَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ رَّبٍّ كَرِیۡمٍ‘‘ (تذکرہ، صفحہ 508)

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی تبشیری پیشگوئی کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹال دے، آج بھی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اب خاکسار اپنے مضمون کے دوسرے حصہ کی طرف آتا ہے۔

انذاری پیشگوئیاں

انذاری پیشگوئیوں اور ان کے پورے ہونے کی اصل غرض کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تخویف کے نشان سخت کافروں اور کج دلوں اور نافرمانوں اور بے ایمانوں اور فرعونی طبیعت والوں کیلئے ظاہر کئے جاتے ہیں تا وہ ڈریں اور خدائے تعالیٰ کی قہری اور جلالی ہیبت ان کے دلوں پر طاری ہو۔

(ایک عیسائی کے تین سوال اوران کے جوابات، روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 436)

نیز آپ نے واضح فرمایا کہ عصر حاضر میں ظاہر ہونے والے نشانات، کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے پہلے ظہور پذیر ہونے والے نشانوں سے مختلف ہوں گے۔ چنانچہ آیت وَمَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰیَاتِ اِلَّا تَخۡوِیۡفًا کی تشریح کرتے ہوئے حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

اس آیت کے یہی معنی صحیح ہوں گے کہ جو بعض نشانات پہلے کفّار دیکھ چکے تھے اور ان کی تکذیب کر چکے تھے۔ ان کا دوبارہ بھیجنا عبث سمجھا گیا۔ جیسا کہ قرینہ بھی انہیں معنوں پر دلالت کرتا ہے۔ (ایک عیسائی کے تین سوال اوران کے جوابات، روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 440)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو الہام ہوا کہ

’’دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اِسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم، صفحہ 557، حاشیہ در حاشیہ نمبر4، روحانی خزائن، جلد1، صفحہ 665)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)
طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)
طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سامعین! اس دل دہلانے والے الہام کے بعد حضور علیہ السلام نے باذن الٰہی بہت سی انذاری پیشگوئیاں دنیا کے سامنے پیش فرمائی ہیں اور وہ من وعن پوری بھی ہوئی ہیں اور آج بھی پوری ہورہی ہیں اور آپ کے منجانبِ اللہ ہونے کا ثبوت پیش کررہی ہیں۔

(1) لوط کی زمین

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ''لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 269)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی ہر جہت سے پوری ہوتی ہوئی ہمیں نظر آتی ہے۔ اگر غور وخوض کے ساتھ حضور کے الفاظ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا اس میں 2 پیشگوئیاں موجود ہیں۔

(1) لوط کے زمانے کے واقعات یعنی بے حیائیاں من وعن بلکہ اس سے بڑھ کر یہاں پر بھی دیکھنے کو ملیں گی۔

(2) لوط کی قوم پر جو عذاب نازل ہوا تھا اس کا بھی مختلف انداز میں اعادہ ہوگا۔

قرآن کریم نے قوم لوط کی ایک بے حیائی کا خصوصیت سے سورۃ النمل میں ذکر کیا ہے کہ لوط کی قوم اس قدر بدیوں میں غرق ہوگئی تھی کہ وہ لوگ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کی نیت سے جاتے تھے کیونکہ وہ ایک جاہل قوم تھی۔ (سورۃ النمل: 55-56)

قومِ لوط کی جہالت تو اُس زمانے میں تھی جب ترقی کے موجودہ ساز وسامان کا تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن حیرت اس بات سے ہے کہ تعلیم یافتہ اور مہذب کہلانے والے نیز ماڈرن زندگی کے دلدادے عصر حاضر میں اسی قسم کی بے حیائیوں میں مبتلا ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہیں۔ کتب سماوی سے معلوم ہوتا ہے کہ لوط کے زمانہ میں تو مرد عورتوں کو چھوڑ کر اپنی شہوات مٹانے کیلئے مرد کے پاس جاتا تھا۔ لیکن آج کل یہ بیماری عورتوں میں بھی پائی جاتی ہے اور وہ مردوں کو چھوڑ کر عورتوں کو اپنا جیون ساتھی بنالیتی ہیں اور حقوق انسانی کے لبادے میں عدالتوں میں اس بے حیائی کے قانونی تحفظ کیلئے آواز اٹھائی جارہی ہے اور اس طرح زندگی گزارنے والوں کا میڈیا بلکہ بعض حکومتیں بھی ساتھ دے رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی یعنی حضرت لوطؑ کے ذریعہ اہل صدوم کو متنبہ کیا لیکن وہ انکار پر مصر رہے نیز ان کو ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنایا جس کی وجہ سے قوم لوط یعنی صدوم کی بستی پر عذاب الٰہی زبردست زلزلہ کے رنگ میں ظہور پذیر ہوا اور وہ قوم اور بستی قصہ پارینہ بن گئی۔

موجودہ زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پیش گوئی کہ ''لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔'' کے مطابق اس ناپاک زیست کی وجہ سے قوم لوط پر نازل ہونے والے عذاب سے بھی دنیا دوچار ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نصیحت کرتے ہوئے لوگوں کو بلاتے ہیں کہ ''مَیں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ...... گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 205، مطبوعہ قادیان 2019ء)

نیز لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اِس جہاں سے کُوچ کر جانے کے دن

جب لوگوں نے اس آسمانی نداء سے اعراض کیا اور اپنی گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہوئے نیز قوم لوط کی طرح حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراض کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ زلازل کے ذریعہ انتقام بھی لے رہا ہے۔ اسکی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر بینا شخص اسکا خود شاہدِ ناطق ہے۔

(2) عالمی وبائیں

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کہ ''موتا موتی لگ رہی ہے''۔ ''آہوئے مرگ'' ''زندگیوں کا خاتمہ''۔ ''لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کردوں گا'' عالمی وباء اور اس کے نتیجے میں ہونے والی تباہی کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے...... اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 268)

سامعین کرام عصر حاضر میں پھیلنے والا کورونا وائرس حضرت مسیح موعودؑ کے انذار کے لفظاً لفظاً پورا ہونے کا اعلان کررہا ہے۔ تا وقت تحریر ھٰذا اقوام متحدہ یعنی یو این او کے ذیلی ادارہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) عالمی ادارہ صحت کے مطابق 1,80,000 انسان اس وائرس کی وجہ سے اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں۔ جبکہ روزانہ اس تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ اخبار و جرائد کے مطابق بہت سے جانوروں کو بھی کووِڈ نے اپنے پنجہ میں لے لیا ہے۔ اور ہر طرف سے سسکتی ہوئی انسانیت **این المفر این المفر** کہ اب بھاگ کر کہاں جائیں گے؟ کی دردناک آواز اٹھارہی ہے۔ گویا کہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا ایک قیامت کا نمونہ دیکھ رہی ہے۔ حضور نے کیا خوب فرمایا ہے:

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہوگئے ہیں اسکا مُوجب میرے جھٹلانے کے دن

(3) عالمی جنگیں

موجودہ زمانہ میں قدرتی آفات اور تباہیوں سے دوچار بنی نوع انسان تیسری عالمی جنگ کے خوف ناک اور ہولناک عذاب کی طرف بھی دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ حضرت اقدسؑ کے الہامات میں موعود تباہی کیلئے اگرچہ ''جنگ'' کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ہے لیکن علامات سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ تباہی ایک عالمی جنگ کی صورت میں برپا ہوسکتی ہے۔ نیز ''لنگر اٹھادو'' اور ''کِشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں'' جیسے الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ اُس وقت بحری قوت کو ایک خاص اہمیت حاصل ہوگی۔ نیز حضورؑ کو یہ الہامات بھی ہوئے: ''مصالح العرب'' اور ''بلائے دمشق'' مزید برآں قرآن شریف اور حدیثوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں یاجوج و ماجوج کے نکلنے کا واضح رنگ میں ذکر ہے۔ حضور اقدسؑ فرماتے ہیں: ''یاجوج ماجوج اجیج کے لفظ سے نکلا ہے۔ یعنی وہ قوم جو آگ کا استعمال کرنے میں ماہر ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 122 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:

ہر مُسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بُھولیں گے ہو کر مَست و بیخود راہوار
اِک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار

یہ سب باتیں ایک ہولناک عالمی جنگ کی طرف واضح اشارہ کررہی ہیں اور ساتھ ہی اب ہر قوم یہ سوال اٹھا رہی ہے کہ To be or not to be کیا ہم باقی رہیں گے بھی یا نہیں؟

موعودہ جنگ عظیم سے بچنے کی واحد راہ کے متعلق رہنمائی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبا لادو کہ مَیں اس کو پگھلا کر اُس دیوار پر انڈیل دوں گا۔ پھر بعد اسکے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کرسکیں۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 125)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو ❁ مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر ❁ کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین (قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے ❁ جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے ❁ وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

طالب دعا: سید زمرود احمد ولد سید شعیب احمد اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بھونیشور، اڈیشہ)

یہ تھا رحمِ خُداوندی کہ مَیں ظاہر ہوا
آگ آتی گر نہ مَیں آتا تو پھر جاتا قرار
پُشتیِ دیوارِ دیں اور مامنِ اسلام ہُوں
نارسا ہے دستِ دشمن تا بفرقِ ایں جدار

(4) قدرت ثانیہ یعنی خلافت علیٰ منهاج النبوۃ

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کو خلافت علیٰ منہاج نبوت بطور نعمت عظمیٰ دینے کی خوشخبری دی اور اس سے اعراض کرنے والوں کی لاش بھی سلامت نہ رہنے کی وعید سنائی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس وعدہ الٰہی کے متعلق احمدیوں کو آگاہ کر کے خلافت کی بیعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سوتم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو...... چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا سوتم اس مقصد کی پیروی کرو۔‘‘

(روحانی خزائن، جلد 20، الوصیت، صفحہ 306)

نیز آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس زمانہ کا حِصْنِ حَصِین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔ اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 34)

سامعین کرام! خلافت احمدیہ کی گزشتہ ایک صدی حضرت اقدسؑ کے خدادادالفاظ کے برحق ہونے کی گواہی پیش کر رہی ہے۔ اور ایک صدی قبل ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ پُرمسرت وعدہ فرمایا تھا کہ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اس مسرت بھری تسلی کے ساتھ یہ مُنْعَمْ الٰہی جماعت خلفاء احمدیت اور فی الوقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت لازوال فقید المثال روشن مستقبل کی تاریخ رقم کر رہی ہے اور کسی زمانے میں شِرْذِمَۃٌ قَلِیْلُوْن کہلانے والی یہ جماعت آج غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللہ کا دل کش نظارہ پیش کر رہی ہے جبکہ مغضوب علیہم متعصب گروہ، الہام الٰہی اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ (یعنی میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا) کے تحت دن بہ دن ضربت علیہم الذلۃ و المسکنۃ کے رسوا کن عذاب میں مبتلا ہو کر قُلُوْبُھُمْ شَتّٰی کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ نیز ارشاد خداوندی کہ أَنَّا نَأْتِی الْأَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ أَطْرَافِھَا (ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں) بھی ان پر پورا ہو رہا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا أُوْلِی الْأَبْصَارِ!

سامعین کرام! اب آخر پر خاکسار پیشگوئیوں کی حقیقت پر کچھ عرض کر کے اپنی گزارشات کو ختم کرے گا۔

پیشگوئیوں کی حقیقت

پیشگوئیوں کا پورا ہونا دراصل انبیاء کے من جانب اللہ ہونے اور ان کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے سچی پیشگوئیوں کے سلسلہ میں انبیاء کی مثال لاثانی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بھی اس سلسلہ میں اپنے تمام مخالفین کو بلا استثناء مذہب و ملت چیلنج دیتے ہوئے اعلان فرمایا:

’’اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اسکے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ میں۔ ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔ اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے ان کی آنکھیں کھل جاتیں اور میں ان کو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی نظیر ان پیشگوئیوں کی پیش کر سکتے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 6)

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

ان انذاری پیشگوئیوں کی اصل غرض اور حقیقت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام 8 اپریل 1905 کے اشتہار ’’الانذار‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

’’پس اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے، ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جاوے گا ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا دیکھو آج میں نے بتلا دیا، زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا، اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔

پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جسکی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم جس نے مجھے بھیجا، کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں۔ کاش میں انکی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لو گے تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہّار بھی ہے اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائے گا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے...... انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اِس میں اُس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے، آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ ...... اس قدر توبہ استغفار کرو تو گویا مر ہی جاؤ، تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے۔ آمین۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی-8/اپریل 1905ء‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 523، مطبوعہ قادیان 2019ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا (آل عمران: 194)

ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنیوالے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
اپنے اندر اعتماد پیدا کریں اور اعتماد میں بڑھتے چلے جائیں
اور اسلام کی تعلیم کو بڑے اعتماد کے ساتھ پھیلاتے چلے جائیں
(خطاب برموقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ برطانیہ 2019)
طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
اسلامی تعلیم کی روشنی میں دنیا کو
آپ نے اپنے پیچھے چلانا ہے نہ کہ دنیا کے پیچھے چلنا ہے
(خطاب برموقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ برطانیہ 2019)
طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، اڈیشہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور جماعتی اخبارات و رسائل کے مطالعہ کی اہمیت

(حافظ مخدوم شریف، ناظر نشر واشاعت قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورۃ الجمعۃ:3،4)

وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف ان ہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو انکو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور انکے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ اسے بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

قابل احترام صدر جلسہ ومعزز سامعین!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار کی تقریر کا عنوان جیسا کہ آپ سماعت فرما چکے ہیں **’’کتب حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء کرام اور جماعتی اخبارات و رسائل کے مطالعہ کی اہمیت‘‘** ہے۔

سامعین کرام! دین اسلام کی حقانیت و حفاظت اور سربلندی کیلئے اللہ تعالیٰ نے دو زمانے اور دو احمد مقرر فرمائے۔ دور اول، حقیقی احمد اور دوسرا دور آخرین، مجازی احمد۔ اسلام کے دور اول میں تکمیل دین ہوا اور دور آخرین میں تکمیل اشاعت دین، غلام احمد کے ہاتھوں مقدر تھی۔ اس دور آخر کو مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جہاں مفسدہ عظیمہ سے تعبیر کیا اور امت مسلمہ کو پیش آمدہ سب سے بڑے فتنے یعنی دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا زمانہ قرار دیا وہیں اس فتنے کے ازالے کیلئے جلیل القدر مناصب کے حامل اپنے ایک غلام صادق کے آنے کی نوید سناتے ہوئے فرمایا کہ اسکی دعاؤں اور افاضات روحانیہ سے دجال پگھل جائے گا اور اسلام ایک مضبوط اور ناقابل تسخیر قلعے میں محفوظ ہو جائیگا۔ یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے وجود میں پوری ہوئی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

نیز فرمایا ’’قرآن شریف کیلئے تین تجلیات ہیں۔ وہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ سے نازل ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے اس نے زمین پر اشاعت پائی اور مسیح موعود کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ اسرار اسکے کھلے۔ وَلِكُلِّ اَمْرٍ وَقْتٌ مَعْلُوْمٌ۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 66 حاشیہ)

سامعین کرام! آپؑ کی بعثت اسم احمد کی تجلی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برتری اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت وشان اور قرآن کریم کی فوقیت کو تمام دنیا میں ظاہر کرنے کیلئے آپ کے ہاتھ پر علوم ومعارف، حقائق ودقائق اور دلائل وبراہین کے خزائن کھول دیئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں اور میرا نام اوّل المومنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔‘‘

(ضرورت الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 502)

نیز آپ کو الہاماً فرمایا کہ فَاكْتُبْ وَلْيُطْبَعْ وَلْيُرْسَلْ فِي الْاَرْضِ۔ تو لکھ اور اسے چھپوایا جائے اور تمام دنیا میں بھیجا جائے۔ (تذکرہ صفحہ 40، ایڈیشن 2004، مطبوعہ نظارت نشر واشاعت قادیان)

نیز آپؑ کو یہ بھی الہام فرمایا ’’سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ‘‘ عنقریب میں تیرے لئے ہر امر میں سہولت کردوں گا۔ (تذکرہ صفحہ 434، ایڈیشن 2004، مطبوعہ نظارت نشر واشاعت قادیان)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو سمندر کی طرح قرآنی علوم ومعارف سے بھر دیا اور حکم فرمایا کہ ان علوم ومعارف کو لکھ اور ان کو طبع کروا کر ساری دنیا میں پہنچا اور ساتھ ہی آپؑ کو تسلی دی اور وعدہ فرمایا کہ اس کام کی تکمیل کیلئے ہر قسم کی سہولت پیدا کردوں گا۔ وعدے کے سچے خدا نے مسیح پاکؑ کو تالیف وتصنیف کی غیر معمولی طاقت وہمت عطا فرمائی اور طباعت وترسیل اور نشر واشاعت کے غیر معمولی وسائل عطا فرمائے۔ یہ وہ دور تھا جب مطبع ایجاد ہو چکا تھا اور نئے نئے رسل ورسائل اور ذرائع ابلاغ وجود میں آرہے تھے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جب صحیفے نشر کئے جائینگے کا نظارہ دیدنی تھا۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نشر صحف سے اسکے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر پریس ہیں جو ہندستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 473)

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’میرے ربّ نے میری طرف وحی بھیجی ہے اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دیگا یہاں تک کہ میرا کلام مشرق ومغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آجائیں گے یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈال دیں گے۔‘‘

(لجۃ النور، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 408)

نیز آپؑ فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔‘‘

(الحکم، جلد 5 نمبر 22-17 جون 1901)

نیز فرمایا: ’’میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا، اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے۔ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 483)

سامعین کرام! آپؑ سمجھتے تھے یہ وقت سیف کا نہیں بلکہ قلم کا ہے چنانچہ آپؑ نے دشمن کے اسی حربے کو استعمال کیا جس سے وہ حملہ آور ہوا تھا اور اسی سے اس کا قلع قمع کر دیا۔

چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو......اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے جہاں نابینا معترض آ کر اٹکا ہے وہیں حقائق ومعارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ ومقدس کرے۔‘‘ (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 38، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ قادیان)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرات! سورۃ القلم میں اللہ تعالیٰ نے قلم اور دوات کی قسمیں کھا کر جو پیشگوئیاں کی تھیں ان کے حقیقی ظہور کا زمانہ مسیح موعودؑ ہی کا زمانہ ہے۔ اشاعت اسلام کے اس مقدس فریضے کی تکمیل کیلئے آپؑ نے اپنی زندگی کا لحہ لحہ صرف فرمایا۔ آپ ٹہلتے ہوئے بھی کتابیں تحریر فرماتے سیرت المہدی جلد اول کی روایت نمبر 23 میں لکھا ہے کہ ’’آپ بالعموم لکھتے ہوئے ٹہلتے بھی جاتے تھے یعنی ٹہلتے بھی جاتے تھے اور لکھتے بھی جاتے تھے اور دوات ایک جگہ رکھ دیتے تھے جب اسکے پاس سے گزرتے نب کو تر کر لیتے اور لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحریر کو پڑھتے بھی جاتے تھے۔ ایسی محنت شاقہ کے ساتھ آپ نے وہ کتابیں تحریر فرمائیں جس کو دیکھ کر دنیا محو حیرت ہے۔ رات کے تین تین بجے تک تالیف وتصنیف کے کام میں مشغول رہتے۔ سردی ہو یا گرمی رکاوٹ اس خدائی مشین کے آڑے نہیں آئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے

دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔ دور رہنے والے کیا جانتے ہیں مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ میں ہر دم اس خدمت میں لگا ہوا ہوں۔(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 547، مطبوعہ قادیان 2019ء)

سامعین کرام! حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سخت گرمی کے موسم میں چند احباب دوپہر کے وقت حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں اندر حاضر ہوئے جہاں حضور تصنیف کا کام کر رہے تھے۔ پنکھا بھی اس کمرہ میں نہ تھا۔ بعض دوستوں نے عرض کیا کہ حضور کم از کم پنکھا تو لگوا لیں تا کہ اس سخت گرمی میں حضور کو کچھ آرام تو ہو۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اس کا یہی نتیجہ ہوگا نا کہ آدمی کو نیند آنے لگے اور وہ کام نہ کر سکے۔ ہم تو وہاں کام کرنا چاہتے ہیں جہاں گرمی کے مارے لوگوں کا تیل نکلتا ہو۔

(سیرت المہدی، جلد دوم، روایت نمبر 400)

سامعین کرام! اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؑ نے کس محنت شاقہ کے ساتھ اسلام کے حق میں نئے ارض و سماء تخلیق کئے جس کے چاند تارے وہ زندگی بخش تحریریں ہیں جو اردو، عربی اور فارسی کی 88 تالیفات کے 11 ہزار سے زائد صفحات جو 23 جلدوں پر مشتمل ہیں۔ بیسیوں مضامین، 300 اشتہارات، 700 مکتوبات اور ملفوظات کی 10 جلدیں اسکے علاوہ ہیں۔ ان معجز نما 88 کتابوں میں سے 11 کتب کا جواب لکھنے پر اور معارف قرآنی اور متعدد علمی صداقتوں کے مقابلہ کیلئے حضورؑ نے ہزاروں روپے کے انعامی چیلنج دیئے۔ مگر کسی کو آج تک مقابلہ کی توفیق نہیں ملی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

حضرات! ان حیات بخش تحریرات کی اہمیت و افادیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ''مضمون بالا رہا'' کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ ''درکلام تو چیزِ ایست کہ شعراء را دراں دخلے نیست (كَلَامٌ أُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَّبٍّ كَرِيمٍ) (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 62 تذکرہ صفحات 508، 558) ترجمہ: تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 106)(بحوالہ پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بابت روحانی خزائن کمپوز ڈ ایڈیشن 2008-8-10)

سامعین کرام! اس الٰہی تائید یافتہ کلام کی جاذبیت نے لوگوں کو اپنی طرف کھینچا۔ وہ آپ کے ان بیش بہا روحانی خزائن کو حاصل کرنے کیلئے دیوانہ وار آپ کی طرف دوڑے چلے آئے۔ یہ کلام روحانی امراض کیلئے تریاق اور مداوا تھا اور عقائد باطلہ و اوہام رذیلہ کیلئے سم قاتل اور مردہ دلوں کیلئے آب حیات اور تشنہ روحوں کیلئے چشمہء صافی۔ یہ کلام مولانا نور الدینؓ جیسے مایہ ناز عالم دین کی روحانی سیرابی اور بلندی کا بھی باعث بنا اور مولانا عبد الکریم سیالکوٹیؓ جیسے فصیح اور قوی اللسان کی روحانی تشنگی کو دور کرنے کا موجب ہوا۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ نواب خان صاحب تحصیلدار نے ایک بار حضرت مولانا نور الدین صاحب سے پوچھا کہ مولانا! آپ تو پہلے ہی باکمال بزرگ تھے۔ آپ کو حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے زیادہ فائدہ کیا حاصل ہوا؟ اس پر حضرت مولانا صاحبؓ نے فرمایا: نواب خاں! مجھے حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے فوائد تو بہت حاصل ہوئے ہیں لیکن ایک فائدہ ان میں سے یہ ہوا ہے کہ پہلے مجھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بذریعہ خواب ہوا کرتی تھی، اب بیداری میں بھی ہوتی ہے۔'' (حیات نور مصنفہ شیخ عبد القادر صاحب سابق سوداگرمل، صفحہ 194)

سامعین کرام! ہندوستان کے ایک مشہور عالم دین مولوی حسن علی صاحبؓ 1894 میں حضرت مسیح موعودؑ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ دینی خدمات کی وجہ سے ہندوستان میں ان کا بڑا شہرہ تھا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ کو مرزا صاحب کی بیعت کر کے کیا ملا؟ جواب دیا ''مردہ تھا، زندہ ہو چلا ہوں...... قرآن کریم کی جو عظمت اب میرے دل میں ہے، حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت جو میرے دل میں اب ہے پہلے نہ تھی۔ یہ سب حضرت مرزا صاحب کی بدولت ہے۔'' (بحوالہ تائید حق مؤلفہ مولوی حسن علی، بار سوم 23 دسمبر 1932، اللہ بخش سٹیم پریس قادیان، صفحہ 79)

حضرات! آج بھی جو شخص حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی بخش تعلیمات اور انقلاب انگیز لیٹریچر کو پڑھے گا وہ اپنے اندر روحانی انقلاب اور پاک تبدیلی اور ایک نئی زندگی پائے گا کیونکہ ان تحریرات کے پیچھے ایک خدائی طاقت اور نصرت کارفرما ہے۔ اس حیات بخش جام نے ہزاروں دلوں کی روحانی پیاس کو بجھایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے اعجاز مسیحائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 104)

حضرت مسیح موعودؑ اپنی مقدس اور پاک کتاب براہین احمدیہ کے تعلق سے اپنا ایک کشفی نظارہ بیان کرتے ہیں: ''اس احقر نے ...... جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے...... وہ کتاب آنجناب کا ہاتھ لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کیلئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا...... ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارہ تھی...... والحمد اللہ علی ذالک۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم، صفحہ 247 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1، روحانی خزائن جلد 1)

1896ء کے جلسہ مذاہب عالم لاہور میں 10 مذاہب اور مکاتب فکر کے سولہ نمائندگان نے اپنے مسالک کے حق میں تقاریر کیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا مضمون جو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے نام سے شائع ہوا سب پر بالا رہا۔ چنانچہ کلکتہ کے اخبار ''جنرل و گوہر آصفی'' نے لکھا: ''اس جلسے میں حضرت صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اسکو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ سب پر بالا ہے۔

سامعین کرام! آج کے اس مہذب اور ترقی یافتہ دور میں انسان نت نئی اور حیران کن ایجادات کے ذریعہ سے اگر ایک طرف ترقی کے بام عروج پر پہنچا ہوا ہے تو دوسری طرف دہریت کی مسموم فضائیں اور مادیت کی زہریلی ہوائیں اسے قعر مذلّت میں گرائے ہوئے ہیں۔ بے شمار اور ان گنت دنیاوی سہولتیں میسر ہونے کے باوجود انسان کی اجتماعی اور گھریلو زندگی اضطراب اور بے چینی کا شکار ہے۔ اخلاقی قدریں بڑی تیزی کے ساتھ پامال ہو رہی ہیں۔ علوم جدیدہ کی آڑ میں انسان کو الحاد اور دہریت کے عمیق گڑھے میں پھینکا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ شیطان نے گناہوں کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ان حالات میں اگر آج ہم اصلاح نفس کرنا چاہتے ہیں، اپنے گھروں کو دجال اور شیطان کے ناپاک حملوں سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار دیواری میں پناہ گزیں ہو جائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔''

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 34)

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

نیز کشتی نوح میں آپؑ فرماتے ہیں: ''پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ میرے اس گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 10)

آپؑ فرماتے ہیں: ''کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اسکے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 233)

نیز فرمایا: کشتی نوح میں میں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے اور اس سے ہر ایک شخص کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک شہر کی جماعت جلسے کر کے سب کو یہ سنا دے۔''
(ملفوظات، جلد3، صفحہ 408)

نیز فرمایا کہ ''ایک یہ بھی علاج ہے گناہوں سے بچنے کا کہ کشتی نوح میں جو نصائح لکھی ہیں ان کو ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرو۔''
(ملفوظات، جلد2، صفحہ 399)

سامعین کرام! سلطان القلم کے قلم سے لکھی ہوئی تحریریں ہمارے پاس ایک ایسا لازوال اور آسمانی خزانہ ہے جو مذاہب باطلہ اور علوم جدیدہ کے حملوں کا مقابلہ کرنے کیلئے دلائل و براہین کے طاقتور اور پرزور ہتھیار مہیا کرتا ہے۔ یہ کتب علوم و معارف کا بحر ذخّار ہیں۔ یہ تحریرات حقائق و دقائق اور لطائف و نکات کا بحر ناپیدا کنار ہیں۔ یہ مسموم مادی فضاؤں اور الحادی وباؤں کا تریاق ہیں۔ مخالفین اسلام کا چومکھی مقابلہ کرنے کیلئے قوی ہتھیار ہیں۔

سامعین کرام! حضرت پیر سراج الحق ؓ فرماتے ہیں کہ ''ایک رسالہ'' فتح اسلام'' کا اور'' توضیح مرام'' بھی مجھے مل گیا۔ ان دو رسالوں کے دیکھنے سے آنکھیں کھل گئیں اور میں لائق ہوگیا کہ مخالف کو کافی وشافی جواب دے سکوں۔ دماغ کی قوت، ذہن کی رسائی اور دل میں ایک روشنی پیدا ہوگئی۔ (تذکرۃ المہدی، صفحہ 57، 61)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھیں بلکہ اس کو یاد کرلیں۔ کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔'' (ملفوظات، جلد5، صفحہ 235)

سامعین کرام! حافظ روشن علی صاحب ؓ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے حضورؑ کی فلاں عربی کتاب پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کتاب نکالو۔ جب کتاب لائی گئی تو انہوں نے اس کے تیس بتیس صفحات زبانی سنا دیئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سفر کے دوران ان سے پوچھا کہ کاش حضرت مسیح موعودؑ کی فلاں کتاب ہوتی تو حافظ صاحب نے عرض کیا کہ حضور مجھے زبانی یاد ہے۔

سامعین کرام! یہ تھے اصحاب احمدؑ جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کئی کتب کو زبانی یاد کرلیا تھا۔ اور کوئی بھی مخالف ان صحاب احمدؑ کے سامنے ٹک نہیں سکتا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔''
(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

حضرات! حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کا مصداق بننے کیلئے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے ہی ہم علم ومعرفت میں کمال حاصل کرسکتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کو علم دین میں تفقہ پیدا کرنا چاہئے...... ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ آیات قرآنی و احادیث نبوی اور ہمارے کلام میں تدبر کریں۔ قرآنی معارف و حقائق سے آگاہ ہوں۔ اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے تو اسے کافی جواب دے سکیں۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی بہت ضروری تھی۔ اسکا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔''
(ملفوظات، جلد5، صفحہ 211)

معزز سامعین! جماعت میں ذیلی تنظیموں کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب نصاب میں مقرر کر کے اسکا امتحان لیا جاتا ہے۔ سکیم مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ میں ہم سب کو بھرپور رنگ میں حصہ لینا چاہئے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ ''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔'' (ملفوظات، جلد4، صفحہ 361)

نیز آپؑ فرماتے ہیں: ''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔'' (سیرت المہدی، جلد اول حصہ دوم، روایت نمبر 410)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا: ''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔''
(نزول المسیح، روحانہ خزئن جلد 18 صفحہ 403)

آپؑ فرماتے ہیں: ''جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔'' (سیرت المہدی، جلد 2، صفحہ 78، روایت 407)

سامعین کرام! ہمارے ایمان کی حفاظت، عقائد کی اصلاح اور ہر قسم کی روحانی ترقی حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے وابستہ ہے۔ یہی وہ رجل فارس ہے جو ایمان کو ثریا سے لایا اور اپنی تحریروں اور تعلیمات اور قوت قدسیہ کے ذریعہ ایمان کو دلوں کی زینت بنایا اور زندہ خدا کی دولت دے کر اسی دنیا میں بہشتی زندگی عطا کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت نشر واشاعت قادیان میں ہندستان کی 10 علاقائی زبانوں میں ڈیسک قائم فرمائے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم ہندی، پنجابی، ملیالم، تامل، تیلگو، کنڑ، مراٹھی، اڑیہ، بنگلہ اور آسامی 10 زبانوں میں بڑی تیزی کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہندی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 80 کتب شائع ہو چکی ہیں۔ یہ تراجم جماعتی ویب سائٹ الاسلام پر اپلوڈ کئے گئے ہیں۔ جماعتی ویب سائٹ سے احباب ان کتب کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ خلافت خامسہ کی یہ برکات ہیں کہ حضور انور کی خصوصی توجہ وشفقت اور قیادت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزائن کے علاقائی زبانوں میں تراجم گھر بیٹھے انٹرنیٹ کے ذریعہ دستیاب ہیں۔ سیدنا حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ آن لائن ملاقات میں حضرت مسیح موعودؑ کی آڈیو کتب سے استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ ''جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہونگے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کیونکہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔''
(ملائکۃ اللہ، صفحہ 108)

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کو یقینی بنائیں۔ اس پاک ومقدس جلسہ سے یہ عہد کر کے اٹھیں کہ ہم روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سامعین کرام! اب خاکسار تقریر کے دوسرے حصے خلفاء کرام کے خطبات وخطابات وتالیفات کے مطالعہ کی اہمیت پر روشنی ڈالے گا۔

حضرات! حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی فیض کو جاری وساری رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا۔ خلافت کا نور، نور نبوت سے مستعار ہوتا ہے۔ شمع خلافت بھی نبوت کی طرح ہر ایک کو بلا کسی امتیاز کے روشن کرتی ہے۔ خلافت وہ حصن حصین ہے جو ہمیں ہر قسم کے شیطانی اور دجالی حملوں سے محفوظ و مامون رکھتی ہے۔ خلفائے کرام خدائی نور سے دیکھتے ہوئے وقت کی عین ضرورت کے مطابق الٰہی اذن سے خطبات و خطابات ارشاد فرماتے ہیں۔ ان ارشادات کو بگوش ہوش سننا ہماری تربیت وتزکیہ کیلئے ازحد ضروری ہے۔ جس طرح نبی کی بات سننا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح ان کی نیابت میں خلیفہ کے ارشادات کو سننا اور پڑھنا اور ان کیلئے اپنی جھولیاں پھیلانا روحانی زندگی کی بقا کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: يَاۤيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (سورۃ الانفال 25) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں زندہ کرنے کیلئے بلائے تو فوراً لبیک کہہ کر حاضر ہو جاؤ اور اس کی بات کو غور سے سنو۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اسکی تعمیل کیلئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اسکا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے...... یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفہ رسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے۔''
(تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ 408، 409)

معزز سامعین! خلفاء کرام کی آواز خدا کی طرف بلا رہی ہوتی ہے۔ یہ ندائے آسمانی حقائق ومعارف کا مرقع ہوتی ہے اور کوئی اس کا ثانی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں:

''آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا کیا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانے میں اس نے

قرآن سکھانے کیلئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔'' (الموعود، صفحہ 210، 211)

معزز سامعین! خلافت احمدیہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ان کی کتب اور ان کے خطبات وخطابات نے نہ صرف احباب جماعت کی اصلاح فرمائی بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے راہنما اصول وضع فرمائے۔ خلفاء کی کتب الٰہی تائید ونصرت سے مرقوم ہوتی ہیں۔ ان میں ایک مقناطیسی قوت ہوتی ہے جو سلیم الطبع لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی معرکۃ الآراء تفسیر ''حقائق الفرقان'' کے نام سے تین جلدوں میں شائع شدہ ہے۔ خطبات نور کے علاوہ آپؓ کی تصانیف میں ''تصدیق براہین احمدیہ''، فصل الخطاب، ردّ تناسخ وغیرہ شامل ہیں جن کے مطالعہ سے ایمان قوی ہوتا ہے اور توکل علی اللہ بڑھتا ہے۔

معزز سامعین! حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری وباطنی سے پُر فرمایا تھا۔ انوار العلوم کی جلدیں، خطبات وخطابات محمود اور تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر نیز دیگر آپ کے تصنیفی کارنامے ہمارے علم اور روحانیت میں بے پناہ اضافہ کا باعث ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبات کے علاوہ تفسیر القرآن کی تین جلدیں ''انوار القرآن'' کے نام سے الاسلام پر موجود ہیں۔ نیز آپ کی معرکۃ الآراء کتب ''امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ'' اور ''تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد'' حالات حاضرہ کے مطابق ہماری راہنمائی کرتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی معرکۃ الآراء کتب موجودہ زمانے کے مختلف علمی وفلسفی وساوس کا دندان شکن جواب فراہم کرتی ہیں۔ خصوصاً آپ کی کتاب الہام عقل علم اور سچائی آج کے سائنسی دور میں کفر والحاد سے مقابلہ کرنے کیلئے سیف ذوالفقار کا کام کررہی ہے۔ اسی طرح حضورؒ کی کتاب عصر حاضر کے مسائل اور ان کا حل بھی عصری مسائل اور انکے حل پر ایک مبسوط کتاب ہے جس میں مسائل حاضرہ کے کافی وشافی جوابات موجود ہیں۔

اسی طرح ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and The Pathway To Peace آپ کی انسانیت کے تئیں ہمدردی کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت موجودہ حالات کے تناظر میں بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہ کتاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان روح پرور خطابات ومکتوبات پر مشتمل ہے جو قیام امن کیلئے آپ ساری دنیا میں ارشاد فرما رہے ہیں۔ ان خطابات کو ساری دنیا میں سراہا جارہا ہے اور دنیا آپ کو امن کے ایک سفیر کے طور پر یاد کررہی ہے۔ لہٰذا اسلام کی امن پسند تعلیمات، قیام امن کے سنہرے اصول اور مذہبی رواداری، انسانی مساوات، عدل وانصاف، حقوق اللہ وحقوق العباد کے طریق جاننے کیلئے اور اسلام کی صحیح رنگ میں نمائندگی کرنے کیلئے حضور انور کی اس کتاب کا مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے خصوصاً ہمارے نوجوانوں کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے اور سیدنا حضور انور کی قیام امن کیلئے کوششوں سے ہر ایک کو متعارف کروانا چاہئے تاکہ دنیا تباہی سے بچ جائے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک پادری کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

Presbyterian Church کے پادری پیس سمپوزیم سن کے کہتے ہیں کہ آج امام جماعت کے خطاب سے مجھے بڑا اثر ہوا کیونکہ یہ پیغام امن، محبت اور امید کا پیغام تھا جس کا رنگ ونسل، شرق وغرب یا کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کیلئے تھا۔ اس خطاب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں اور خوف وہراس پھیلا ہوا ہے۔ لیکن آج کے پیغام میں یہ بات واضح تھی کہ ہمارے درمیان مشترک چیزیں زیادہ ہیں اور اختلاف کی باتیں کم۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جسے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس فرمودہ مورخہ 18 نومبر 2016ء)

معزز سامعین! یہ کتاب اس دور میں امن وسلامتی کا پیغام ہے جو اس پر کان دھرے گا وہ امن وعافیت کے حصار میں محفوظ ہوجائے گا اور اس پہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر صادق آئے گا۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اسی طرح سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات پر مشتمل کتاب اسوہ رسول اور خاکوں کی حقیقت موجودہ دور میں حضرت نبی کریم ﷺ کی عزت و عظمت اور اسلام کی امن وسلامتی کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں آشکار کرتی ہے۔ اس دور میں مخالفین حضرت نبی رحمت ﷺ کی شبیہ مبارک کو داغدار کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں کے انتہا پسندانہ رویہ کی وجہ سے مخالفین اسلام کو اسلام کے خلاف اعتراضات کرنے کا موقع ملتا ہے۔ حضور کی یہ کتاب مخالفین اسلام کو لاجواب وساکت کرتی ہے اور محبان رسول ﷺ کے دلوں کو تسکین بخشتی ہے۔ اسی طرح حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی حقیقت کو سمجھانے کیلئے 10 شرائط بیعت پر قرآن واحادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں تفصیلی خطبات ارشاد فرمائے جو کتابی صورت میں ''شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے۔

حضور انور نے اپنی کتاب ''عائلی مسائل اور انکا حل'' کے تعلق سے مجلس عاملہ جماعت احمدیہ فن لینڈ کے ساتھ آن لائن ملاقات منعقدہ 7 نومبر 2021 میں فرمایا ''میری ایک کتاب ہے عائلی مسائل اور انکا حل'، اسکو پڑھیں اس کے اقتباس نکال کے اپنے گھروں میں دیں۔ مردوں عورتوں میں صبر کی کمی ہے ذرا سی بات ہوتی ہے تو انتہا پہ پہنچ جاتی ہیں۔ تو مردوں کو بھی نرمی اور پیار کا سلوک کرنا چاہئے۔ عورتوں میں بھی برداشت ہونی چاہئے۔''

جنت نظیر معاشرے کی تشکیل کیلئے اس معرکۃ الآراء کتاب کا مطالعہ کرنا ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔

آج حضرت خلیفۃ المسیح خدائی نور اور خاص الٰہی تائید سے وقت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے خطبات وخطابات ارشاد فرمارہے ہیں۔ یہ ندائے آسمانی ہے۔ اسکی طرف کان دھرنے میں ہی دنیا کی حقیقی نجات وابستہ ہے۔ اور یہی ہماری ترقی اور اصلاح کا زینہ اور ذریعہ ہے حضور انور کے بصیرت افروز خطابات پر اہل دانش کے تبصرے موجود ہیں اور ہم بچشم خود بھی مشاہدہ کررہے ہیں کہ کس طرح لوگ آپ کی باتوں کو غور وانہماک سے سنتے ہیں اور اپنے اپنے ظرف اور بساط اور ضرورت کے مطابق راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہایت محنت کے ساتھ اپنے خطبات وخطابات تیار کرتے ہیں۔ اور یہ خطبات الٰہی اشاروں کے ماتحت وقت کی ضرورت کے تقاضوں کے مطابق پیارے آقا تیار کرتے ہیں اور احباب جماعت کے گوش گزار کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ کبھی جمعرات کی رات کو ہی اللہ تعالیٰ دل میں ڈالتا ہے کہ فلاں مضمون پر خطبہ ہو تو پھر اسی کے مطابق میں شروع ہوجاتا ہوں۔

سامعین کرام! سیدنا حضور انور نے خطبہ جمعہ کو سننے کی تلقین فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ منعقدہ آن لائن میٹنگ 10/اپریل 2021 میں فرمایا کہ ''آپ جہاں کہیں ہوں آپکو ہرممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا خطبہ جمعہ ضرور سنیں خواہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔ بہت سارے خط مجھے ابھی بھی آتے ہیں کہ جب سے ہم نے ایم ٹی اے پر کم از کم خطبات ہی باقاعدہ سننے شروع کئے ہیں ہمارا جماعت سے مضبوط تعلق ہورہا ہے اور ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہورہی ہے۔ پس اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں تاکہ آپ خلافت کی برکات سے کماحقہ مستفیض ہوسکیں۔''

سامعین کرام! یہ ساری باتیں ہمیں اس طرف دعوت فکر دیتی ہیں کہ ہم ہمہ تن گوش ہوکر اپنے پیارے آقا کے کلام کو سنیں اور پڑھیں، اسکو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ خلافت ایک عظیم نعمت ہمیں عطا ہوئی ہے جس سے کہ ساری دنیا بے بہرہ ہے اور اس نعمت کے حصول کیلئے ترستے اور کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ الٰہی انعام خدا تعالیٰ نے اس دور میں حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ اسی کے ساتھ دنیا کا آرام وابستہ ہے اور انہی کے کلام کو سن کر اور پڑھ کر حقیقی امن اور دلی سکون اور روحانی ترقیات کی منازل کو طے کیا جاسکتا ہے۔ اور خلیفہ وقت کی آواز سے ہی ہماری اصلاح وتزکیہ ممکن ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہوسکتا۔''

(الفضل 2 دسمبر 1942 بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ صفحہ 3،6 ستمبر 2001ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ کے ساتھ چمٹے رہنے اور خلفاء احمدیت کی معرفت الٰہی سے پُر کتب اور خطبات وخطابات کو سننے اور پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

معزز سامعین! اب خاکسار اپنی تقریر کے تیسرے پہلو جماعتی اخبارات ورسائل کے مطالعہ کی اہمیت پر روشنی ڈالے گا۔

حضرات! جماعتی اخبارات و رسائل نے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو اکناف عالم میں پہنچانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور ان اخبارات و رسائل کے مطالعہ نے لاکھوں لوگوں پر آپؑ کی صداقت کو آشکار کیا اور آپؑ کا گرویدہ بنادیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے سلسلے کے دو اخبارات الحکم اور البدر کو

اپنے دو باز وقرار دیا۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اورتشحیذ الاذہان جاری کر کے جماعت میں اخبارات ورسائل کے قلمی اسلحہ کی فیکٹریاں قائم کردیں۔ یہ اسلحہ دراصل آسمانی حربہ تھا جو آپ کو اشاعت اسلام اور دفاع اسلام کیلئے عطا ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ الہاماً میری زبان پر جاری ہوا کہ ’’ دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہوگیا۔‘‘

(بدر جلد 2 نمبر 7 مورخہ 16 /فروری 1906)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے آپ کا پیغام انگریزی دان طبقہ اور خصوصیت سے یورپ و امریکہ تک پہنچایا۔ یہ رسالہ آپ کی دلی تڑپ اور تمنا کا ترجمان بنا کہ یورپ نور اسلام سے منور ہو جائے۔ اس رسالے نے سفید پرندوں کو آغوش اسلام میں لانے کا کام کیا۔ اور آپ کے حقیقی اسلام کے علمبردار ہونے کا ثبوت دیا۔ یہ مایہ ناز رسالہ اپنے کامیاب 100 سال پورے کر چکا ہے۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں اس رسالہ کے جرمن اور سپینش ورژن کے افتتاح کے بعد اس رسالے سے استفادہ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دور مسعود میں ہی رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء ہوا۔ اور آپؑ نے خود اسکا نام تشحیذ الاذہان رکھا یعنی یہ رسالہ احباب جماعت خصوصاً بچوں کے ذہنوں کو جلا بخشنے والا اور مزید صیقل کرنے والا ہوگا۔ فی الواقع اس رسالے نے احمدی بچوں کی ذہانت وفطانت میں بے انتہا اضافہ کیا اور ان کو انشاء پردازی اور مضمون نویسی کے میدان کا شہسوار بنا دیا۔ اس رسالے نے احمدی بچوں کے دلوں میں اپنے پیارے خلیفہ کی محبت کو راسخ کرنے میں ایک کلیدی کردار ادا کیا اور انکا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ مضبوط کرنے میں اہم رول ادا کیا۔

سامعین کرام! حضرت مسیح موعودؑ کا جاری فرمودہ اخبار بدر ہزاروں لوگوں کی روحانی پیاس کو بجھانے کا ذریعہ بن رہا ہے اور جماعت کی اصلاح اور خلافت سے اعتصام کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان بھر میں احباب جماعت کو اس اخبار کا خریدار بننے کی خصوصی ہدایت فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اسکے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین‘‘ (اخبار بدر 25 /دسمبر 2014، عشق رسول نمبر ٹائٹل پیج)

سامعین کرام! خلافت خامسہ کی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر سے استفادے کو مزید وسعت دیتے ہوئے افراد جماعت کی تعلیم وتربیت کی غرض سے اس کے 7 علاقائی ایڈیشنز کے اجراء کی منظوری مرحمت عطا فرمائی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں حضرت مسیح موعودؑ کا جاری کردہ یہ اخبار بدر اردو کے علاوہ ساؤتھ انڈیا کی علاقائی زبانوں میں ہندی، ملیالم، تامل، تیلگو، اڑیہ، بنگلہ، اور کنڑ زبانوں میں ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تاریخی اخبار سے احباب کرام ہندوستان کے طول وعرض میں مستفید ہو رہے ہیں۔ اس اخبار میں قرآنی آیات، احادیث نبوی ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ، اور حضور انور کے مختلف ممالک کے دورہ جات کی رپوٹیں، اور ملکی سطح کے جماعتی عہدیداران کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور کے اہم ارشادات اور اصولی ہدایات جو کہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں شائع ہوتے ہیں۔ اسی طرح علمی مضامین اور ملکی سطح کے مرکزی اعلانات اور خبریں اور کارگزاری رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ اخبار نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ سیدنا حضور انوار نے بھارت کی جماعتوں کی تعلیم وتربیت کیلئے جو چار نکاتی لائحہ عمل کی منظوری مرحمت فرمائی ہے اس میں اخبار بدر کا ہر گھر میں پہنچنا اور اس سے استفادہ بھی شامل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ تاریخی اخبار ہر گھر کی زینت بنے اور اس سے ہم بھر پور رنگ میں استفادہ کرنے والے ہوں۔ خلافت خامسہ کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اخبار الحکم جس کو حضرت مسیح موعود نے جاری فرمایا تھا اور بعض حالات کی وجہ سے اس میں تعطل پڑ گیا تھا حضور انور نے 23 مارچ 2018ء کو الحکم انگریزی ایڈیشین کا از سر نو اجرا فرمایا۔

یہاں اخبار الحکم کے ایک مستقل خریدار مکرم شیر محمد صاحب کا حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے ذکر کرتا ہوں۔ انہوں نے اخبار الحکم کو تبلیغ کیلئے اس حسین رنگ میں استعمال کیا کہ کئی لوگ احمدیت کی آغوش میں آئے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ انپڑھ تھے اور ٹانگہ چلایا کرتے تھے لیکن ان کے ذریعہ اتنے احمدی ہوئے کہ کئی مبلغ بھی ان سے پیچھے ہیں......وہ سواریوں میں سے کسی ایک کو الحکم تھما دیتے اور اسکو پڑھنے کو کہتے۔ پھر بیچ بیچ میں خود ہی سوال بھی کرتے۔ حضور فرماتے ہیں کہ جب سواریاں تانگے سے اترتیں تو بعض ان میں سے اسی وقت کہہ دیتیں کہ میرا بھی بیعت کا خط لکھوا دیں اور بعض اخبار کا پیج لے کر چلے جاتے اور بعد میں خود تحقیق کر کے احمدی ہو جاتے۔ حضور فرماتے ہیں کہ جب انکی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی اس وقت تک پندرہ بیس آدمی ان کے ذریعہ احمدی ہو چکے تھے اور اس کے بعد وہ پندرہ بیس سال تک زندہ رہے اس عرصہ میں بھی کئی آدمی ان کے ذریعہ احمدی ہوئے اور پھر ان کے ذریعہ سے آگے احمدیت پھیلی۔ (خطبات محمود، صفحہ 122، سال 1946)

سامعین کرام! پس اگر ہم خود جماعتی اخبارات کا گہرائی اور شوق کے ساتھ مطالعہ کرینگے تو نہ صرف ہمارے علم، ایمان وایقان میں اضافہ ہوگا بلکہ دوسروں کو بھی ہم اس نور سے منور کر سکتے ہیں۔

اب اسی گلشن میں لوگو راحت وآرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

خاکسار آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی خزائن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کرے گا۔ حضور انور فرماتے ہیں: عزیزو! یہی وہ چشمہ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی يُفِيضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يُقْبِلُهُ اَحَدٌ (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا حقیقی عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپکی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے۔ خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے...... یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں میں اور اپنے معاشرہ میں امن وسلامتی کے دِیے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اسکے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (پیغام سیدنا حضور انور روحانی خزائن کمپوزڈ ایڈیشن مورخہ 10 /اگست 2008)

......☆......☆......☆......

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِیپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

نئی نسل کی تربیت اور خلافت احمدیہ

(کے طارق احمد، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:
لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (التوبۃ: 128)
ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کیلئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ (انفال: 25) ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔

خلافت سے محبت کی ملیں برکات پشتوں تک
اسی لطف و کرم کی ہو سدا برسات پشتوں تک
خلافت سے وفاداری بشرطِ استواری ہو
یہی ہو حاصلِ ایماں بہر اوقات پشتوں تک
سدا نورِ خلافت سے منور ہوں میری نسلیں
کسی لمحے جہالت کی نہ آئے رات پشتوں تک

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز حاضرین! آج اس بابرکت جلسہ میں میری تقریر کا عنوان ’’نئی نسل کی تربیت اور خلافت احمدیہ‘‘ ہے۔
حضرات! ابھی جس آیت کریمہ کی خاکسار نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے کہ وہ آنحضور ﷺ کی امت مسلمہ کیلئے اصلاح و تربیت کے درد کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ آپ ﷺ کے دل میں ہمیشہ یہ حرص رہتی تھی کہ آپ کے متبعین صراط مستقیم پر گامزن ہوں۔
عَنۡ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : مَثَلِیۡ وَ مَثَلُکُمۡ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوۡقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الۡجَنَادِبُ وَالۡفَرَاشُ یَقَعۡنَ فِیۡہَا وَھُوَ یَذُبُّھُنَّ عَنۡہَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمۡ عَنِ النَّارِ وَاَنۡتُمۡ تَفَلَّتُوۡنَ مِنۡ یَدِیۡ ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ امتہ)
حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھونرے اور پروانے اس میں گرنے لگے وہ آدمی ان پروانوں کو آگ سے ہٹانے لگ گیا تا کہ وہ آگ میں جل نہ مریں۔ ایسا ہی دوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے میں تم کو پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔
دوسری آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ آپ کی قوت قدسیہ اور تربیت کے طفیل صحابہ کرامؓ کے اندر روحانیت کی ایک نئی زندگی پھونکی گئی کہ وہ آسمان ہدایت کے روشن ستارے بن گئے۔ انہی صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والی آخرین کی جماعت کے قیام کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو مبعوث فرمایا۔ جن کے فیض روحانی کو آئندہ نسلوں تک جاری و ساری رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی وفات کے بعد اپنی دوسری قدرت کا ہاتھ دکھاتے ہوئے جماعت احمدیہ میں حسب وعدہ خلافت کا عظیم الشان نظام قائم فرمایا جو نبوت کے نقش قدم پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نبوت کے کام بیان فرمائے ہیں انہی کاموں کو خلیفۃ المسیح آگے بڑھاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:
’’نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا، کافروں کو مومن کرنا، مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا، پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا، پھر تزکیہ نفس کرنا، یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں۔‘‘
(منصب خلافت، انوار العلوم، جلد 2 صفحہ 30)
خلیفہ کے کاموں میں تزکیہ اور تربیت نفوس کا کام بنیادی حیثیت اور اہمیت کا حامل کام ہوتا ہے۔ اس کام کی سرانجام دہی میں وہ سعی بلیغ کرتے ہوئے دن رات ایک کردیتے ہیں۔ راتوں کے راہب بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخوں کی سرسبزی و شادابی کیلئے دعا گو رہتے ہیں۔ وہ ایک دردمند دل رکھتے ہیں جو احباب جماعت کیلئے ہر آن دھڑکتا ہے۔ ان کے خیالات و افکار کا محور و مرکز احباب جماعت کی تربیت و تعلیم ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کیلئے تو یہ موقع سجدات شکر بجالانے کا ہے اور اپنا سب کچھ قربان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں بچھ جانے کا ہے کہ اس نے خلافت جیسی نعمت عظمیٰ ہمیں عطا فرمائی ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت سے محبت کرنے والوں اور خلافت کے منکرین کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
’’کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے رُوگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کیلئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کیلئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں۔‘‘
(برکات خلافت انوار العلوم جلد 2 صفحہ 158)

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں
شکر مولیٰ کہ ہمیں یہ سایہ رحمت ملا

خلافت کی اس عظیم الشان نعمت سے متمتع ہوتے ہوئے کس طرح ہم اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کے سامان پیدا کرسکتے ہیں؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہر احمدی کے دل پر ہمیشہ پوری طرح نقش رہنا چاہئے۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو بار بار خلافت کے تئیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ آپ اپنے ایک پیغام میں فرماتے ہیں:
’’اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اسکے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے ...... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘
(روزنامہ الفضل ربوہ 30 مئی 2003ء)
حضرات! خلیفۃ المسیح کا وجود اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو کر ایک نورانی وجود بن جاتا ہے۔ اس کے وجود کے طفیل دنیا میں خدا کا نور پھیلنے لگتا ہے اور وہ دنیا میں انتشار نور روحانیت کا مرکز بن جاتا ہے۔ اُس پاک وجود سے ذاتی تعلق پیدا کرنے سے انسان اپنے دین و دنیا کو سنوارتا ہے۔ پس خلیفہ وقت کو خدا تعالیٰ سے ملنے والے نور، علم و معرفت اور قبولیت دعا کے نشان سے برکت حاصل کرنے کیلئے مومنین کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت و عقیدت اور فدائیت کا ایک ذاتی اور قریبی تعلق رکھیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستگی کے ایسے متنوع انداز اور سہولت ہمیں میسر کی ہے کہ جیسی اس سے قبل کبھی نہ تھی۔
خلیفۃ المسیح کے ارشادات، خطبات، خطابات اور روحانی مجالس کو دیکھنے، سننے اور پڑھنے اور ان سے کامل طور پر فائدہ اٹھانے اور اپنی تربیت کے سامان پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے فی زمانہ ہر جدید وسیلہ کو جماعت مومنین کیلئے مسخر کر رکھا ہے۔ ایم۔ٹی۔اے کے سیٹلائٹ چینلز، یوٹیوب، APPs کی نشریات اور اخبار بدر میں خطبات و خطابات اور دورہ جات میں حضور انور کی میٹنگز و مصروفیات اور ان میں ہدایات کی رپورٹس کی اشاعت وغیرہ ایسے ذرائع ہیں جن سے خلافت سے وابستگی کو اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے آسان اور جدید زمانہ کے تقاضوں کے مطابق کردیا ہے۔ پس خلافت سے وابستگی کیلئے وسائل کی کوئی کمی نہیں پس ہمیں ان سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کا سامان پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔
قرآن مجید اور احادیث میں مومنین کی جماعت کا شعار سمعنا و اطعنا بیان کیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ امام کی باتوں کو توجہ سے سنتے، سمجھتے اور یاد رکھتے ہیں اور پھر ان باتوں پر دل و جان سے عمل بھی کرتے ہیں۔ اطاعت کا پہلا زینہ، حضرات! سننا ہے۔ اس لئے اس صفت کو اطاعت سے پہلے رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اپنی روحانی زندگی کے بقا کیلئے اللہ اور اسکے رسول کی باتوں پر لبیک کہنے کا ارشاد

موجود ہے۔ پس یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۃ الرسول پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اسکی آواز کو سننا اور اس پر لبیک کہتے ہوئے عمل کرنا بھی مومنین کیلئے لازم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات کو باقاعدہ سننے سے ہی ہمیں معلوم ہوگا کہ حضور کی ہم سے کیا توقعات ہیں، حضور کس طرح ہماری زندگیوں کو سنوارنا چاہتے ہیں اور ہماری تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ پس جو احمدی ان خطابات اور خطبات کو باقاعدہ اہتمام سے نہیں سنے گا وہ خلافت کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی روحانی تربیت سے بھی محروم رہے گا۔

مکرم مبارک صدیقی صاحب اجتماع انصار اللہ یو۔کے 2018ء کے موقعہ پر یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قریب ایک دفعہ خاکسار کو بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ تو میں نے کہا کہ حضور خاکسار آپ کو بہت سالوں سے دیکھ رہا ہے کبھی آج تک ایسے نہیں ہوا کہ کوئی نماز جمعہ حضور نے نہ پڑھائی ہو۔ تو بعض اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ انسان کا گلہ خراب ہوتا ہے، اس کو بخار ہوتا ہے اس کے جسم میں درد ہوتی ہے اور اس کا جی نہیں چاہتا ہے کہ وہ جائے۔ تو میں نے کہا کہ حضور آپ کو کبھی ایسے نہیں ہوا کہ طبیعت ایسی ہو آپ کی اور آپ کو لگے کہ آج خطبہ جمعہ کیلئے جایا نہیں جاسکتا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکرا کے فرمایا کہ میں بڑا معمولی قسم کا آدمی ہوں۔ مجھے بھی یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ لیکن میں ہر حال میں اپنا کام جاری رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ان پندرہ سال میں کوئی ایک بھی جمعہ ایسا نہیں گیا اور حضور نے فرمایا کہ صرف ایک دن ایسا تھا کہ نماز عید بھی تھی اور جمعہ بھی تھا تو میں نے نماز عید کا خطبہ بھی پڑھایا اور اسکے بعد گو کہ خطبہ جمعہ بڑا مختصر تھا لیکن میں نے وہ خطبہ جمعہ بھی دیا۔ ایک اور موقعہ پر حضور انور نے فرمایا کہ میں بھی بیمار ہوتا ہوں لیکن میں چند دوائیاں کھالیتا ہوں اور ٹھیک ہوجاتا ہوں۔''

ایک ایسی شخصیت جنہیں ایک دن میں دو ہزار سے زیادہ خطوط دیکھنے ہوتے ہیں، جنہیں ایک سو سے زیادہ لوگوں سے مل کے ان کے مسائل سننے ہوتے ہیں اور ان کی رہنمائی کرنی ہوتی ہے۔ جنہیں دوسو سے زائد ممالک کے معاملات کی فکر ہوتی ہے۔ اگر وہ باقاعدگی سے ہماری تربیت کی خاطر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں تو یقیناً ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہم کس قدر توجہ کے ساتھ حضور کے ان خطبات کو سنتے ہیں اور ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

میرے آقا کی محبت ہو مری روح کی راحت
اس کی شفقت بھری نظروں کی عطا ہو دولت

حضرات! کہتے ہیں کہ یا حسن گرویدہ کرتا ہے یا احسان۔ خلفاء کرام ہمیں حسن و احسان کے مجسمے نظر آتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ حضور اپنے خطبات اور خطابات کے نوٹس خود تیار کرتے ہیں جس میں زمانہ کی ضرورت کے مطابق جماعت کی تربیت کیلئے حضور کی نصائح ہوتی ہیں۔ ہمارے پیارے آقا دلنشین وعظ کے ذریعہ ہماری تربیت فرمارہے ہیں۔ اپنا چین و آرام تیاگ کر ہماری روحانی تربیت کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ مکرم آصف محمود باسط صاحب لکھتے ہیں کہ:

''آج کی جس ملاقات کا احوال میں نے درج کیا، میں جب اس کیلئے حضور کے دفتر میں داخل ہوا ہی تو ایک دھچکا سا لگا۔ حضور بدستور اپنے کام میں مصروف تھے مگر داہنے ہاتھ پر wrist brace پہنا ہوا تھا۔ یعنی کلائی اور انگوٹھے کو سہارا دینے والا دستانہ نما۔ میں نے چونک کر پوچھ لیا کہ ''حضور، یہ کیا؟ سب ٹھیک ہے نا؟'' حضور نے بڑے سکون سے اس ہاتھ سے تحریر کا کام جاری رکھا اور فرمایا ''ہاں، سب ٹھیک ہے۔ کیوں کیا ہوا؟'' جب میں نے ہاتھ پر پہنے ہوئے اس wrist brace کے بارہ میں پوچھا تو فرمایا ''ہاں۔ مستقل ایک ہی زاویہ پر ہاتھ رکھ کر لکھتے رہنے سے بعض اوقات انگوٹھے سے کلائی تک کے muscle میں تکلیف ہوجاتی ہے۔ پھر جو لوگ دور دراز سے ملنے آئے ہیں، وہ پورے جوش اور جذبہ سے مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ انہیں تکلیف کا بتا کر منع بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تو بس تھوڑی سی تکلیف ہے۔ ٹھیک ہوجائے گی۔ اسے چھوڑو، تم بتاؤ کیا کہتے ہو؟'' ارشاد تھا، سو میں نے بظاہر اس بات کو یہاں چھوڑ دیا، معاملات حضور کی خدمت میں پیش کئے اور رہنمائی حاصل کی۔ میری ملاقات ختم ہوتے ہوتے ظہر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ میں ملاقات سے نکل کر وضو کر کے سیدھا مسجد مبارک میں جا کر بیٹھ گیا۔ عام طور پر حضور کے مسجد میں آنے اور جانے کے وقت میں نگاہ کو نیچا رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آج رہا نہ گیا۔ حضور جب نماز پڑھانے کیلئے مسجد میں تشریف لائے، تو بے ساختہ میری نگاہ حضور کے ہاتھ کی طرف اٹھ گئی۔ حضور کے ہاتھ پر وہ wrist support نہیں تھا۔ میرا دل اپنے پیارے امام کی محبت سے لبریز ہوگیا۔ اپنی ہر تکلیف کو اپنے تک رکھنے والا ہمارا پیارا اور محبوب امام۔ ہمارے دکھوں کو سننے والا ہمارے دلوں کے بوجھ ہلکے کرنے والا ہر دکھ کو چھپاتا ہے کہ جماعت پریشان نہ ہو جائے مسکراہٹ کے موتی بکھیرتا ہے۔ آیئے مل کر دعا کریں کہ اے اللہ، تو ہمارے محبوب امام کو اپنی حفاظت میں رکھ۔ ہمارے محبوب امام سے ہر تکلیف کو دور رکھنا۔ ہمارے امام کو صحت اور عافیت کے ساتھ سلامت رکھ، کہ اس دور میں اسکے سوا کوئی نہیں جو امن، محبت آشتی اور حقیقی خوشیوں کا سفیر ہو۔ (الحکم 23 / اگست 2019ء)

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوا مُؤْمِنِيْنَ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ کی آیت حضور پر صادق آتی ہے۔

حضرات! ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ حضور کو ہمارے چھوٹے سے چھوٹے جذبات کا بھی خیال ہے۔ دوسری طرف حضور اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر خطبات و خطابات کے نوٹس تیار کرتے ہیں ہماری تربیت کی خاطر۔ تو کیا ہم بھی اتنی ہی سنجیدگی کے ساتھ حضور انور کے خطبات وخطابات کو سنتے اور اس کے مطابق عمل کر کے اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں؟ ہم سب کو اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

سامعین! ہم بچشم خود مشاہدہ کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نئی نسل کی تربیت میں کس قدر کوشاں ہیں۔ بچوں اور خدام کی کلاسز میں آپ انتہائی دوستانہ اور بے تکلفانہ ماحول میں گفتگو فرماتے نظر آتے ہیں۔ حضور حسب موقع ومحل پاکیزہ مزاح بھی فرماتے ہیں۔ اس طرح نئی نسل میں خلافت کے تئیں والہانہ لگاؤ اور انس و محبت بڑھ جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خود بھی ان پروگرامز کو سنیں اور ہمارے بچوں کو بھی ایم.ٹی.اے. کے یہ پروگرامز دکھائیں تا کہ ہماری آئندہ نسل خلافت کے سایہ عاطفت میں پرورش حاصل کر سکے۔

احمدیہ مسلم ویمن ایسوسی ایشن جرمنی کے ساتھ میٹنگ کے دوران ایک خاتون نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ السلام علیکم حضور میں ڈینٹل اسٹوڈنٹ ہوں اور شادی شدہ بھی ہوں۔ از راہ مزاح حضور انور نے فرمایا ''کمال ہوگیا۔ شادی شدہ ہو اور ڈینٹسٹ بھی ہو۔ اگر میاں زیادہ شور مچائے تو دانت نکال سکتی ہو۔'' ایسے بے تکلفی کے ماحول میں پھر اس خاتون نے حضور سے سوال کیا کہ حضور آپ نے فرمایا ہے کہ روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ ایم.ٹی.اے. دیکھا کریں۔ تو ہم کیسے اپنے Daily روٹین میں ایڈ جسٹ کرسکتے ہیں جبکہ ہم مصروف بھی ہوتے ہیں؟ حضور انور نے پھر ارشاد فرمایا کہ: اتنا وقت نہیں دے سکتی تو ہفتہ میں خطبہ ہی میرا غور سے سن لیا کرو۔ اصول ہر ایک کیلئے نہیں ہوتا اپنا اپنا ایڈ جسٹ کرنا پڑتا ہے گھنٹہ نہ سہی دس منٹ پندرہ منٹ شیڈیول دیکھ لیا کہ کونسا پروگرام اچھا ہے پسند ہے اسے دیکھ لیا۔ یا ہفتہ میں خطبہ ہی غور سے سن لیا کریں۔ میرے پروگرام بعض آتے ہیں Functions کے وہ دیکھ لیا کریں۔ جب مصروفیت کم ہوجائے گی تو پھر دیکھ لینا۔

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات جمعہ اور خطابات میں قیام نماز، دعاؤں اور عبادتوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے اور متعدد تربیتی امور کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ آج کل حضور اپنے خطبات جمعہ میں تاریخ اسلام میں صحابہؓ کی سیرت کے واقعات سے نئی نسل کو آگاہ فرما رہے ہیں تا کہ ان صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم روحانیت کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرسکیں اور اسلام کی سربلندی کیلئے اُس زمانہ میں جو کوششیں کی گئیں ان کی کماحقہ نئی نسل بھی پیروی کر سکے۔ ہر سچے مخلص احمدی کا فرض ہے کہ دیکھے اور سچے دل سے اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ دیانتداری سے ان میدانوں میں سرگرم عمل ہے یا نہیں۔ خلافت کی محبت اور اطاعت کوئی رسمی بات نہیں۔ یہ جذبہ سچا ہے تو اس کا ثبوت نظر آنا چاہئے اور ہدایات پر عمل کرتے ہوئے نیک تبدیلی اور پاک انقلاب پیدا کرنا ہی اس کا حقیقی ثبوت ہے۔

نظام خلافت کے تعلق سے مومنین کی ایک اور ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف خود اس عظیم نعمت سے مستفید ہوں بلکہ اپنی اولاد کو بھی خلافت کا جانثار بنانے میں اپنی ذمہ داری نبھائیں۔

حضرات! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب ایم ٹی اے پر خلیفۃ المسیح کا خطبہ یا کوئی خطاب نشر ہورہا ہو تو ٹی وی کی آواز کو بڑھا دیا کریں تا کہ گھر کے چھوٹے بچوں کے کان میں بھی خلیفہ وقت کی آواز پڑ سکے اور وہ تربیت پا سکیں۔

حضرات! حضور انور کا انداز تربیت انوکھا ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی ہے۔ حضور انور

کے پریس سیکریٹری مکرم عابد خان صاحب اپنے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کے گھر کا ایک بڑا Window Glass اُن کے پڑوسی کے بچے نے فٹ بال کھیلتے ہوئے توڑ دیا تھا۔ پڑوسی اور ان کے بیٹے نے گھر آکر عابد خان صاحب کی اہلیہ سے معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ گلاس کا پیسہ وہ اُن کو دے دیں گے اور اپنے بیٹے کی پاکٹ منی سے کاٹ کر دے دیں گے۔ عابد خان صاحب خوش تھے کہ ان کے پڑوسی نے معافی مانگ لی اور پیسے دینے کا وعدہ بھی کیا ہے اور وہ ایک بڑے خرچ سے بچ گئے ہیں۔ عابد خان صاحب نے یہ سارا واقعہ حضور اقدس کو سنایا۔ پورا واقعہ سننے کے بعد حضور اقدس نے عابد خان صاحب کو فرمایا "تم نے اس لڑکے یا اس فیملی کا ایک پیسہ نہیں لینا۔ تم نے اپنے پڑوسی اور اس کے لڑکے کو بتانا ہے کہ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ سب سے پیار کرو اور دوسروں کا حق ادا کرو۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اپنے حق کو قربان کرو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کیلئے اور خاص طور پر پڑوسیوں کیلئے۔ اپنے پڑوسی کے حقوق کے حوالہ سے اسلام نے جو ہمیں سکھایا ہے یہ ناممکن ہے کہ میں آپ سے شیشہ توڑنے کا پیسہ لوں۔ پھر حضور نے فرمایا انہیں بتاؤ کہ تم ان پر کوئی احسان نہیں کر رہے ہو بلکہ یہ ایک پڑوسی کا حق ہے۔ اپنے پڑوسی کو یہ بتاؤ کہ یہ اصل اسلام ہے، دوسروں کی مدد کرنا اوران سے حسن سلوک کرنا اور جو میڈیا میں دیکھتے ہو اور سنتے ہو وہ اسلام نہیں ہے۔ پھر حضور اقدس نے فرمایا اور اگر وہ اصرار کرے کہ پیسہ دینا ہی ہے تو انہیں کہیں کہ کسی Charity میں اپنی طرف سے جمع کر دیں تا کہ کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوجائے۔" عابد خان صاحب نے یہ ساری بات اپنے پڑوسی کو بتائی وہ بہت خوش ہوئے اور بہت متاثر ہوئے۔ عابد صاحب نے جب اپنے پڑوسی کا تاثر حضور انور کو بتایا تو حضور نے فرمایا "اسی طرح تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔"

اگر ہم خلیفۃ المسیح کی منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنا چاہتے ہیں اور اپنی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو حضور انور کی نصائح، ہدایات اور ارشادات پر مشتمل ان رپورٹس اور Diaries سے بھی ہمیں Update رہنے کی ضرورت ہے جس سے نہ صرف ہم اپنی تربیت کر سکتے ہیں بلکہ جس نہج پر خلیفۂ وقت افراد جماعت کی تربیت کرنا چاہتے ہیں اسی نہج اور طرز پر ہم اپنی اولاد اور آئندہ نسل کی بھی تربیت کرسکتے ہیں۔

حضرات! خطوط کے ذریعہ خلیفہ وقت کے ساتھ ایک ذاتی تعلق قائم کیجئے۔ اس کی اتنی برکتیں ہیں کہ انسان اسکے نتیجہ میں اپنے ایمان و اخلاص میں مزید تقویت حاصل کرتا ہے اور اپنی زندگی میں حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ایک پاک تبدیلی پیدا کرسکتا ہے۔ اگر کسی کے ذہن میں یہ خیال ہے کہ میں تو ایک معمولی سا انسان ہوں اور میرے خاندان کا کوئی ایسا نام بھی نہیں ہے تو شاید حضور میرے خطوط اس طرح توجہ سے نہ پڑھتے ہوں۔ اگر کسی کے ذہن میں یہ خیال ہے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دے۔ یہ ایک ایسا خدائی نظام ہے جو انسانی سوچ سے بالا ہے۔ ہم میں سے بہتوں کے اس حوالہ سے اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدات بھی ہیں۔

مکرم مبارک صدیقی صاحب ایک موقع پر بیان کرتے ہیں کہ "ایک بچی نے انتخاب سخن کو بھی خط لکھا ہوا تھا اور حضور کو بھی خط لکھا ہوا تھا لیکن اس بچی نے غلطی سے حضور والا خط انتخاب سخن کے لفافے میں ڈال دیا ہوا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھ لیا اور آپ یقین کیجئے میں تقریباً دو یا تین دن سو نہیں سکا اس خط میں اس بچی نے اپنے حالات اپنے واقعات اس طریق سے لکھے تھے۔ اسکے بہت عرصہ کے بعد جب مجھے موقعہ ملا تو خاکسار نے حضور سے بصد ادب و احترام عرض کی کہ ایسے ایک خط میں نے غلطی سے پڑھ لیا اور ایسے ایک بچی نے اس طرح اپنے واقعات لکھے ہوئے تھے۔ میرے پیارے بھائیو دنیا میں دو سو سے زائد ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا قیام ہے۔ کسی گاؤں یا اس سے بھی آگے کسی جگہ سے اس بچی کا خط تھا۔ جب میں نے واقعات بتائے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو علم تھا کہ میں کس بچی کس گاؤں کس شہر اور کس علاقہ کی بات کر رہا ہوں۔ یہ صرف اور صرف خلافت کی ہی برکت ہے۔"

حضرات خلیفہ وقت کو خطوط لکھنے کا جو حق ہمیں حاصل ہے اس سے ہم دستبردار نہ ہوں۔ ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم سو رہے ہوتے ہیں ہمارے پیارے آقا ہمارے ہم و غم میں مبتلا ہو کر مصروف دعا ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ" جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اسکے حل کیلئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں، میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کیلئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔"

(روزنامہ الفضل یکم اگست 2014ء)

اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تعلق قائم کرنے کیلئے ایک نیا رستہ بھی ہمیں سمجھا دیا ہے جو آن لائن (online) ملاقات یا ورچوئل (virtual) ملاقات کے ذریعہ سے اس کووڈ کی بیماری کی وجہ سے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ اس ذریعہ سے حضور انور کے ساتھ میٹنگیں بھی ہو رہی ہیں۔ ملاقاتیں بھی ہو رہی ہیں جس سے براہ راست جماعتوں کا اپنے محبوب امام سے رابطہ ہو رہا ہے۔ لوگ خلیفۂ وقت سے براہ راست راہنمائی لے رہے ہیں۔ حضور یو۔کے سے کبھی افریقہ کے کسی ملک سے، کبھی انڈونیشیا سے، کبھی آسٹریلیا سے، کبھی امریکہ اور کبھی انڈیا کے لوگوں سے ملاقات فرماتے ہیں اور یہ سب خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے ہیں۔

MTA پر ہر جمعۃ المبارک کے روز This Week with Huzur کا پروگرام نشر ہوتا ہے جس میں حضور انور کی ہفتہ بھر کی مصروفیات اور میٹنگز کے دوران اہم ہدایات کا اجمالی رنگ میں تذکرہ ہوتا ہے۔ اس روحانی مائدہ سے سیراب ہو کر نونہالان جماعت اپنے اخلاقی، تربیتی اور روحانی معیار کو بلند تر کر سکتے ہیں۔ Friday Sermon For Kids کا پروگرام ایم۔ٹی۔اے پر اور یوٹیوب میں دستیاب ہوتا ہے جس میں بچوں کو بھی حضور انور کے خطبات جمعہ سے استفادہ کی ترغیب دلایا جاتا ہے اور حضور انور کے خطبات جمعہ سے نوٹس نکالنے اور ان حقائق و معارف کی باتوں کو سلیس زبان میں سمجھانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

خلافت کے ہاتھوں سے تراشا گیا ہیرا جو حضور انور کی براہ راست تربیت سے فیضیاب ہوا سید طالع احمد شہید ہم سب کیلئے ایک قابل تقلید نمونہ اور رول ماڈل ہیں۔ خلیفہ وقت سے محبت اور خلافت کیلئے جان نچھاور کرنا کوئی اُن سے سیکھے۔ خلافت کے اس فدائی کا آخری جملہ بھی یہ تھا کہ Tell Huzur that I love him اور اس نے اپنی زندگی میں شہادت دی ہے کہ وہ یقیناً خلافت کا ایک جاں نثار خادم ہے۔

اُن کے بارہ میں حضور انور فرماتے ہیں: "قدوس عارف صاحب صدر خدام الاحمدیہ کہتے ہیں کہ بچپن سے ہی میرا اس کے ساتھ تعلق تھا۔ کہتے ہیں میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ طالع نے حضرت ملک غلام فرید صاحب کی (Short Commentary) میں نشان لگائے ہوئے تھے اور (Five Volume Commentary) بھی اس نے بڑی تفصیل سے پڑھی تھی اور مختلف آیات ہائی لائٹ کی تھیں اور چٹیں لگائی ہوئی تھیں۔ حضور فرماتے ہیں: فائیو والیم کمنٹری جو اس نے پڑھی ہے اس کی تفصیل بھی میں بتادوں۔ بی ایس سی کرنے کے بعد اس نے ایک سال گیپ ایئر (Gap year) لیا تو اس وقت، میں نے اسے وقف نو کی کلاس میں کہا تھا اور اسکے بعد شاید دفتر میں ملاقات میں بھی کہ فائیو والیم کمنٹری پڑھو اور میرا خیال تھا کہ چند سال لگائے گا لیکن چند مہینوں کے بعد ہی آکر اس نے مجھے بتایا کہ میں نے تمام پڑھ لی ہے۔ حیرت ہوئی تھی مجھے اس وقت بھی یہ سن کے۔"

حضور سید طالع شہید کے اوصاف بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

"کس کس طرح وہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا اسکا اندازہ اس سے ہوجاتا ہے کہ میں نے بعض میٹنگز میں جو مربیان کے ساتھ تھیں انہیں کہا کہ مربیان کو کوشش کرنی چاہیے کہ کم و بیش ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھا کریں تو عزیز طالع نے بعض مربیان کی طرح یہ سوال نہیں کیا کہ گرمیوں کی چھوٹی راتوں میں کس طرح اتنی جلدی جاگ کر ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھ سکتے ہیں بلکہ اس نے عمل کرنے کی کوشش کی۔ اسکے ایک دوست مربی نے ایک دن اسے بڑا تھکا ہوا دیکھا تو وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ خلیفۂ وقت نے مربیان کو ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھنے کا کہا ہے۔ میں بھی تو وقف ہوں تو یہ حکم میرے لیے بھی ہے۔ آج تہجد کی وجہ سے پوری طرح سو نہیں سکا اس لیے تھکاوٹ لگ رہی ہے۔ اس مربی نے مجھے لکھا کہ اس کی بات نے مجھے سخت شرمندہ کیا کہ میں براہ راست مخاطب تھا اور میں نے خلیفۂ وقت کی بات پر اس طرح عمل نہیں کیا اور اس نے محض ایک واقف زندگی کے عہد کو نبھانے کیلئے اس پر عمل کیا ہے۔ یہ تھا اس کا عہد نبھانے کا معیار۔"

ہم سب کو اپنی سطح میں سید طالع بننے کی ضرورت ہے تبھی ہم خلافت کے ساتھ وابستگی کا جو حق ہے اس کو ادا کر سکتے ہیں۔

نئی نسل کی تربیت کے حوالہ سے حضور انور کا انداز ایسا دلکش ہے کہ غیر بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ Katerina Lantos Swett ڈاکٹر حضور انور سے ملاقات کے بعد کہتی ہیں: "میں

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں کے ایمان افروز واقعات

(محمد حمید کوثر، ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرۃ:187)

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ’’حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں کے ایمان افروز واقعات‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں ’’قدرت‘‘ کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ پہلی قدرت سے مراد نبیوں کا وجود ہے اور دوسری قدرت سے مراد خلیفہ وقت (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ہیں۔ پہلی قدرت کا زمانہ نبیٔ زماں کی زندگی تک ہی محدود ہوتا ہے۔ مگر دوسری قدرت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

قدرت سے، اپنی ذات کا، دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی، چہرہ نمائی یہی تو ہے

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات کا اظہار بہت سے طریق وذرائع سے کرتا ہے۔ اُن میں ایک ’’پہلی قدرت‘‘ یعنی نبیٔ زماں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ثبوت بنی نوع انسان کو فراہم کئے جاتے ہیں اور نبی کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلیفہ وقت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے اپنی ذات کا ثبوت دیتا رہتا ہے جو دنیا کے سعید انسانوں کے ازدیاد ایمان کا باعث بنتے رہتے ہیں اور اُن ذرائع میں سے ایک قبولیت دعا ہے۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ عصر حاضر میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ دعائیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ کی قبول فرماتا ہے۔

دوسری قدرت کے مظہر کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

’’ہماری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جماعت کا جو خلیفہ ہو، وہ اپنے زمانہ میں جماعت کے تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے اور چونکہ ہماری جماعت ہمارے عقیدے کی رُو سے باقی تمام جماعتوں سے افضل ہے۔ اس لیے ساری دنیا سے افضل جماعت میں سے ایک شخص جب سب سے افضل ہوگا تو موجودہ لوگوں کے لحاظ سے یقیناً اُسے ’’بعد از خدا بزرگ توئی‘‘ کہہ سکتے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 20/اگست 1937ء، خطبات محمود، جلد 18 صفحہ 8)

جو آیت آپ نے سماعت فرمائی اُس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اَے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تُو جواب دے کہ) میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اُسکی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

عصر حاضر میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نصرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آنحضرت ﷺ کی اتباع اور غلامی میں اس آیت کے مصداق ہیں۔ عصر حاضر میں اللہ کے بندے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں پوچھتے اور آپ انہیں اپنے خطابات اور خطبات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا یقین دلاتے ہیں اور نصیحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرنے والے کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور صرف وہی دعائیں قبول کرتا ہے جو دعا مانگنے والے کے حق میں مفید ہوتی ہیں اور اُس دعا کو منظور نہیں کرتا جو اُس کے حق میں مفید نہ ہو۔

پرانے زمانے میں پنجاب کے دیہاتوں میں چولہے میں لکڑیاں جلا کر کھانا پکایا جاتا تھا اور لکڑی کا جلتا ہوا انگارہ دور سے بڑا خوبصورت لگتا تھا۔ اور بسا اوقات ایک دو سال کا بچہ اس انگارے کو پکڑنے کی کوشش کرتا تھا تا کہ اُس سے کھیلے مگر ماں اس کو انگارہ پکڑنے سے روکتی تھی، بچہ ماں پر ناراض ہوتا، اُسے نوچتا اور حیران ہوتا کہ ماں اُسے دہکتے ہوئے خوبصورت انگارے سے کھیلنے کیوں نہیں دیتی۔ بچہ نادان ہوتا ہے، اور ماں سمجھ دار، ماں سمجھتی ہے کہ اگر میں بچے کے مطالبہ اور اسکی خواہش کو پورا کرنے دوں تو یہ مطالبہ پورا کرنا بچے کیلئے نقصان دِہ ہو گا۔ بعینہٖ جب اللہ تعالیٰ جو سمیع الدعا ہے بندے کی دعا اس کی خواہش اور تمنا کے مطابق قبول نہیں کرتا، تو اس میں دعا کرنے والے کا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ خدائے علیم وخبیر جانتا ہے کہ اگر میں اس بندے کی دعا اُسکی خواہش کے مطابق قبول کرلوں تو وہ اسکے حق میں مفید نہ ہوگی۔

اس مثال سے ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ جب ہم میں سے کوئی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں اپنے کسی مقصد کیلئے درخواست دعا کرتا ہے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اُس کے حق میں وہی دعا قبول کرتا ہے، جو اُس کے حق میں بہتر اور فائدہ مند ہوتی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ پر بہت بڑا فضل ہوتا ہے کہ وہ اُس دعا کو قبول نہیں کرتا جو ضرر رساں ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دعا بڑی چیز ہے! افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے، ضرور قبول ہوجانی چاہیے۔ اس لیے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اسکو پورا ہوتا نہیں دیکھتے، تو مایوس اور نا اُمید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مُراد حاصل نہ ہو، تب بھی نا اُمید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اسکے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کے اسکو پکڑ لے گی بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سُرور آجاتا ہے جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم وخبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 434 تا 435، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ قادیان)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عصر حاضر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود دنیا کیلئے رحمت مجسم ہے۔ آپ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑی بڑی مصیبتوں کو ٹال دیتا ہے۔ وہ آفات جن کی آمد سے مخلوق خوفزدہ ہو جاتی ہے۔ آپ کی دعا کے طفیل اللہ تعالیٰ ان کا رُخ موڑ دیتا ہے۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن بیان کرتے ہیں کہ

4/مئی 2006ء جمعرات کا دن تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ لعزیز اپنے فار ایسٹ ممالک کے دورہ کے دوران ’’ناندی‘‘ فجی میں تھے۔ رات قریباً اڑھائی تین بجے کا وقت تھا کہ ربوہ، لندن اور دنیا کے مختلف ممالک سے فون آنے شروع ہو گئے کہ اس وقت ٹی وی پر جو خبریں آرہی ہیں ان کے مطابق ایک بہت بڑا سونامی طوفان فجی کے ساتھ والے جزائر Tonga میں آیا ہے اور یہ طوفان طاقت کے لحاظ سے انڈونیشیا والے سونامی سے بڑا ہے۔ جس نے لکھوکھہا لوگوں کو غرق کر دیا تھا اور دنیا کے کئی ممالک میں تباہی مچائی تھی۔ جب ٹی وی آن کیا تو یہ خبریں آرہی تھیں کہ یہ سونامی مسلسل اپنی شدت اور طاقت میں بڑھ رہا ہے اور صبح کے وقت ’’ناندی‘‘ فجی کا سارا علاقہ غرق ہو جائے گا اور اردگرد کے جزائر بھی غرق ہو جائیں گے۔ آسٹریلیا کا ایک حصہ بھی غرق ہوگا اور یہ نیوزی لینڈ کے بھی ایک بڑے حصہ کو غرق کر دے گا۔

صبح ساڑھے چار بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے تو حضور انور کی خدمت میں اس طوفان کے بارہ میں رپورٹ پیش ہوئی اور جو پیغامات خیریت دریافت کرنے کیلئے فون پر موصول ہو رہے تھے ان کے متعلق بتایا گیا۔

حضور انور نے نماز فجر پڑھائی اور بڑے لمبے سجدے کئے اور خدا کے حضور مناجات کیں۔ نماز سے فارغ ہو کر مسیح کے خلیفہ نے احباب جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ ’’فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ کچھ نہیں ہو گا۔‘‘

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل واپس تشریف لے آئے۔ واپس آکر جب ہم نے ٹی وی آن کیا تو ٹی وی پر یہ

خبریں آنا شروع ہوگئیں کہ اس سونامی کا زور ٹوٹ رہا ہے اور آہستہ آہستہ اس کی شدت ختم ہورہی ہے۔ پھر تقریباً دو اڑھائی گھنٹے بعد یہ خبریں آ گئیں کہ اس سونامی کا وجود ہی مٹ گیا ہے۔

پس اس روز دنیا نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ سونامی جس نے اگلے چند گھنٹوں میں لکھوکھہا لوگوں کو غرق کرتے ہوئے اس سارے علاقہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا سے چند گھنٹوں میں خود اس کا وجود مٹ گیا۔ اس روز فجی کے اخبارات نے یہ خبریں لگائیں کہ سونامی کا ٹل جانا کسی معجزہ سے کم نہیں۔ (مکرم عبد الماجد طاہر صاحب کہتے ہیں کہ) میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ یہ معجزہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے رونما ہوا۔ (الفضل انٹرنیشنل 21/نومبر 2014ء صفحہ 16-15)

سامعین کرام! خلیفہ وقت کی دعائیں اور اُس کی طرف سے عطا کردہ تبرک بہتوں کی شفا کا موجب بنتا ہے جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور سمیع الدعا ہونے کا نشان دکھاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک دفعہ قیصر کے سر میں شدید درد ہوا اور باوجود ہر قسم کے علاجوں کے اُسے آرام نہ آیا۔ کسی نے اسے کہا کہ حضرت عمرؓ کو اپنے حالات لکھ کر بھجوا دو اور ان سے تبرک کے طور پر کوئی چیز منگواؤ وہ تمہارے لیے دعا بھی کریں گے اور تبرک بھی بھجوا دیں گے ان کی دعا سے تمہیں ضرور شفا حاصل ہوجائے گی۔ اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا سفیر بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ یہ متکبر لوگ ہیں میرے پاس اس نے کہاں آنا تھا اب یہ دکھ میں مبتلا ہوا ہے تو اس نے اپنا سفیر میرے پاس بھیج دیا ہے۔ اگر میں نے اُسے کوئی اور تبرک بھیجا تو ممکن ہے وہ اُسے حقیر سمجھ کر استعمال نہ کرے اس لیے مجھے کوئی ایسی چیز بھجوانی چاہیے جو تبرک کا بھی کام دے اور اس کے تکبر کو بھی توڑ دے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی ایک پرانی ٹوپی جس پر جگہ جگہ داغ لگے ہوئے تھے اور جو میل کی وجہ سے کالی ہو چکی تھی اُسے تبرک کے طور پر بھجوا دی۔ اُس نے جب یہ ٹوپی دیکھی تو اُسے بہت بُرا لگا تو اُس نے ٹوپی نہ پہنی مگر خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہیں برکت اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اسے اتنا شدید دردِ سر ہوا کہ اُس نے اپنے نوکروں سے کہا وہی ٹوپی لاؤ جو عمرؓ نے بھجوائی تھی تا کہ میں اُسے اپنے سر پر رکھوں چنانچہ اُس نے ٹوپی پہنی اور اُسکا درد جاتا رہا چونکہ اُس کو ہر آٹھویں دسویں دن سر درد ہوجایا کرتا تھا، اس لیے پھر تو اُس کا یہ معمول ہوگیا کہ وہ دربار میں بیٹھتا تو وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی میلی کچیلی ٹوپی اس نے اپنے سر پر رکھی ہوئی ہوتی۔ (بحوالہ سیر روحانی صفحہ 326)

دعا اور تبرک کے ذریعہ شفا پانے والے واقعات خلافت خامسہ میں بھی رونما ہوئے۔ وقت کی رعایت سے ان میں سے کچھ پیش خدمت ہیں۔

”ملک الجزائر سے تعلق رکھنے والی ایک نو احمدی خاتون نازیہ کاظمی صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات میں اپنی والدہ کی کینسر کی بیماری سے شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ صحت دے گا اور فضل کرے گا“ اور ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کیلئے ایک ”اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ“ والی انگوٹھی بھی دی جوان کی والدہ نے پہن لی۔ کچھ عرصہ بعد جب ان کی والدہ چیک اپ کیلئے گئیں تو ڈاکٹرز نے بتایا کہ ان کو اب کسی قسم کے ٹیسٹ یا کیموتھراپی کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کی صحت اب کینسر ہونے سے پہلے کی صحت سے بھی زیادہ اچھی اور بہتر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی قبولیت کے اس نشان نے ان کے سارے خاندان کے دلوں کو بدل دیا اور اس نشان کو دیکھ کر 36/افراد پر مشتمل خاندان بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگیا۔“
(الفضل انٹرنیشنل 21/نومبر 2014ء صفحہ 14)

سامعین کرام! اسی طرح کا ایک واقعہ محمد شریف عودہ امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے خاکسار (محمد حمید کوثر) کو بتایا کہ کچھ عرصہ قبل اُن کا بیٹا بشیر الدین عودہ جس کی عمر اس وقت 12 سال تھی کھیلتے کھیلتے اچانک سینہ میں تکلیف محسوس کرنے لگا۔ فوراً ہسپتال لے جایا گیا اور وہاں تمام ٹیسٹ مکمل کرنے کے بعد ڈاکٹروں نے کہا کہ اسکے دل کی شریان میں ایک بڑی روکاوٹ ہے جس کی وجہ سے خون ٹھیک سے نہیں پہنچ رہا ہے۔ اس کا آپریشن کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے۔ اور آپریشن کافی خطرناک ہے۔ ان تمام ٹیسٹ کی رپورٹ امریکہ کے ماہرین کو بھیجی گئی اور اُنہوں نے بھی یہی کہا کہ آپریشن کرنا ہوگا۔ عودہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپریشن سے پہلے میں بیٹے کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس لندن لے جاؤں اور حضور سے درخواست کروں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اسکے سینے پر رکھ کر دعا فرمائیں۔ عودہ صاحب نے بتایا کہ بہر حال خاکسار بیٹے کو لیکر لندن گیا اور حضور سے ملاقات کے دوران اس کے دل کی بیماری کا ذکر کیا اور ڈاکٹروں کی تجویز آپریشن کا بھی ذکر کیا۔ مگر خلافت کے ادب کی وجہ سے میں یہ نہ کہہ سکا کہ اس کے سینہ پر انگوٹھی رکھ کر دعا فرمائیں۔ مگر دل میں شدید تڑپ تھی کہ ایسا ہی ہو۔ بہر حال حضور انور نے بعض سوالات پوچھے اور دعا فرمائی۔ جیسے ہی شریف عودہ صاحب اور ان کا بیٹا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دفتر سے نکلنے لگے تو حضور نے بیٹے کو بلایا اور اس کی قمیص کے اوپر کے بٹن کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اُسکے سینہ پر رکھ کر دعائیں کیں۔

امیر صاحب کہتے ہیں کہ اسکے بعد میرا دل بالکل مطمئن ہوگیا کہ اب اس بچے کو کچھ نہیں ہوگا۔ اور حضور انور کی دعا کی وجہ سے یہ ٹھیک ہوجائے گا۔ (اِن شَاءَ اللّٰہ تَعَالیٰ)

جب واپس کبابیر آیا اور بچے کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا تو تمام ڈاکٹرز حیران رہ گئے کہ اس بچے کی حالت تو بالکل نارمل ہے اور کسی قسم کے آپریشن کی ضرورت نہیں۔

❁ سیریا کے ایک دوست احمد باکیر صاحب بیان کرتے ہیں:

میرا بیٹا سیریا میں ایک پارک میں کھیل رہا تھا کہ خانہ جنگی کے دوران ایک بم اس کے قریب آ کر گرا اور اسکا ایک ٹکڑا میرے بیٹے کی کھوپڑی کو پھاڑتا ہوا اسکے دماغ میں داخل ہو گیا۔ میں نے اُسے ہسپتال لے جاتے ہوئے اپنے احمدی احباب کو وٹس ایپ پر پیغام دیا کہ میرے بیٹے کی زندگی اور شفایابی کیلئے کوئی میری درخواست ابھی حضور انور تک پہنچادے۔

ہسپتال پہنچنے پر ڈاکٹر نے بتایا کہ حالت بہت خطرناک ہے اور آپریشن 7 سے 9 گھنٹے جاری رہ سکتا ہے۔ بچہ کا مکمل طور پر صحت مند ہونا ناممکن نظر آ رہا ہے کیونکہ دماغ کا پانی بہہ رہا ہے، اس لیے ہوسکتا ہے کہ بچہ کی شنوائی، بینائی یا گویائی متاثر ہوجائے یا بچہ جزوی فالج کا شکار ہو جائے۔ دماغ کے پانی کے ضائع ہونے کی حالت میں یہ کبھی نہیں ہوا کہ مریض بالکل صحتمند ہو جائے۔ دو گھنٹے بعد ڈاکٹر نے بتایا کہ آپریشن ختم ہوگیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نے سات گھنٹے کا آپریشن بتایا تھا؟ ڈاکٹر نے کہا کہ مجھے بھی اس بات پر حیرانی ہے۔ اب ہم بشدت بچے کے ہوش میں آنے کے منتظر تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے ایک اور درخواست بھی ارسال کر دی۔ دو دن بعد بچہ ہوش میں آیا تو ہمیں دیکھ کے مسکرایا۔ ثابت ہوا کہ بینائی ٹھیک ہے۔ وہ دیکھ سکتا ہے۔ پہچان سکتا ہے۔ اس سے پوچھا کہ کیسا محسوس کرتے ہو تو بولا: الحمد للہ۔ اس کا مطلب تھا کہ شنوائی بھی ٹھیک ہے سُن بھی سکتا ہے اور بات بھی کرسکتا ہے۔ بول بھی سکتا ہے۔

اب آخری بات یعنی جزوی فالج کا ڈر تھا۔ چند ایام کے بعد جب اُسے اُٹھ کر چلنے کا کہا گیا تو پہلے تو وہ لڑکھڑا کر بیٹھ گیا اور ہمیں خطرہ لاحق ہوا لیکن کچھ دیر کے بعد وہ اٹھا اور ٹھیک ٹھاک چلنا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر نے ایک ماہ کے بعد دوبارہ چیک اَپ کیلئے آنے کو کہا۔ جب ایک ماہ کے بعد گئے تو اسے دیکھتے ہی ڈاکٹر نے کہا کہ اس کو کسی چیک اپ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مکمل صحت مند ہے۔
(بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد (یو.کے 24/ستمبر 2019ء)

موصوف لکھتے ہیں کہ یہ صرف اور صرف خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کا معجزہ ہے۔

❁ ملک مالی کے جیجنی (Djejen) ریجن کا واقعہ ہے۔ یہاں کے ایک خادم سَونگا لُوتَر اَورِے جو احمدی تو تھا مگر خاص اخلاص اور توجہ نہ تھی۔ کچھ عرصہ قبل اس کی بیٹی حوّا جو کہ ایک سال کی تھی بیمار ہوئی اور اس قدر بیمار ہوئی کہ تمام علاج معالجہ کے باوجود ڈاکٹرز نے کہا کہ گھر لے جاؤ اسکے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ گھر آ کر پریشانی کے عالم میں تھا کہ خیال آیا کہ مربی صاحب نے جب تقریر کی تھی تو کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح کی دعائیں سُنتا ہے۔ اب میں فوراً تو خلیفہ تک پیغام نہیں بھجوا سکتا لیکن اے اللہ تو کوئی نشان دکھا کہ میں اس بات پر تسلی پا جاؤں۔

کہتے ہیں کہ اسی اثناء میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ حضور انور آئے ہیں اور اس کی لوکل زبان میں وہاں کے ایک درخت گابا بلے Gaba Bley (یہ درخت صرف اسی علاقہ میں پایا جاتا ہے) کے متعلق فرمانے لگے کہ اس کے پتے توڑ لاؤ اور اُبال کر اسکے پانی سے لڑکی کو نہلاؤ اور بعد میں اس کو پلاؤ۔

یہ عجیب خواب دیکھ کر وہ جاگ گیا اور فوراً اس درخت سے پتے توڑ کر لڑکی کا علاج کیا۔خدا کی عجیب شان کہ اسی دن رات آنے سے قبل اس کی لڑکی روبصحت ہوگئی اور آج تک تندرست و توانا ہے۔الحمد للہ علی ذالك ۔(بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد یو.کے 24/ستمبر 2019ء)

❁ ملک کوسووو کے ایک دوست Minator صاحب بیان کرتے ہیں کہ اپنے احساسات اور جذبات کو الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے زندگی مکمل اور کامیاب ہوگئی ہے۔میری زندگی میں ایک خواہش تھی کہ کوئی ایسا وجود مجھے ملے جو دنیا کی فکر کرنے والا ہو اور جس سے مل کر میرے تمام مسائل اور تکلیفیں حل ہو جائیں۔الحمد للہ مجھے اس جلسہ میں ایسا وجود مل گیا جس نے مجھے بدل کر رکھ دیا اور میں نے بیعت کر لی اور بیعت کرتے وقت مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ گویا کہ میں خدا کے قریب ہو گیا ہوں۔

میرا ایک بیٹا 4 سال کا ہے اور چل نہیں سکتا تھا میں نے حضور انور کو دعائیہ خط لکھا اور اپنی اس پریشانی کا ذکر کیا کہ 4 سال کا بیٹا چل نہیں سکتا۔ یہ کہتے ہیں کہ ابھی دعائیہ خط لکھے ہوئے دو دن ہی گزرے تھے کہ بیٹے نے اپنے قدموں پر چلنا شروع کر دیا اور الحمد للہ اب وہ چلتا ہی نہیں بلکہ بھاگتا بھی ہے۔یہ معجزہ صرف اور صرف خلیفۃ المسیح کی دعا سے ہوا۔

(بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد یو.کے 24/ستمبر 2019ء)

❁ کچھ عرصہ قبل ممباسہ ریجن کے ایک دوست جمعہ سعیدی کوئی صاحب کا اپنی بیوی اور بچی سمیت ایکسیڈنٹ ہو گیا۔بچی موقع پر ہی فوت ہوگئی۔ بیوی کو بھی چوٹیں آئیں لیکن وہ خود بہت بُری طرح زخمی ہو گئے۔ایک ٹانگ تین جگہوں سے ٹوٹ گئی۔ہسپتال لایا گیا۔ آپریشن کر کے راڈ ڈال دیا گیا۔لیکن زخم ٹھیک نہ ہوا۔مختلف ڈاکٹروں سے علاج اور مشورے کیے گئے۔ بالآخر تمام ڈاکٹروں نے یہی مشورہ دیا کہ ٹانگ کاٹ دی جائے۔امیر صاحب کینیا بتاتے ہیں کہ خاکسار نے اس سے کہا کہ تھوڑا انتظار کرو صدقہ دے کر حضور انور خلیفۃ المسیح کو دعا کیلئے خط لکھو۔چنانچہ ایک طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لیے خط لکھا گیا تو دوسری طرف اگلے دن ہی ایک اور ڈاکٹر نے چیک کیا اور کہا کہ ابھی ٹانگ نہ کٹوائیں۔ ہم ایک اور کوشش کرتے ہیں۔چنانچہ نئے سِرے سے علاج شروع ہوا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے ان کو شفا ملنی شروع ہوگئی اور موصوف بالکل صحت مند ہو گئے۔

(بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد یو.کے 24/ستمبر 2019ء)

بینن کی ایک جماعت Ago demou کی ایک عورت بہت پریشان رہتی تھی۔وہ فصل بوتی تھی لیکن اچھی نہ ہوتی تھی کہ اس کا گزاہ ہو سکے۔چنانچہ وہ ایک سال جلسہ سالانہ بینن پر آئی۔وہاں کے سٹال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر خرید کر لے گئی اور روز اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی کہ اے اللہ ! میں امام کی جماعت سے تعلق رکھتی ہوں، جن کی دعائیں سُنی جاتی ہیں میری بھی دعا سُن اور میری فصل اچھی کر دے۔چنانچہ ہمارے وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس بار اس کی فصل غیر معمولی طور پر بہت اچھی ہوئی اور وہ بہت خوش ہے اور احمدیت پر اسکا ایمان مضبوط ہوا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی دعائیں سُنتا ہے۔(بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد یو.کے 24/ستمبر 2019ء)

❁ مِشعل اَکینا Michel Ikina صاحب لوبومباشی میں ایڈووکیٹ جنرل تھے۔ ایک دن اُنہوں نے اپنی بیوی کی بیماری کا ذکر کیا۔تحریک کرنے پر انہوں نے اسی وقت ایک خط حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے لکھ دیا۔ یہ خط حضور انور کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔

ان کی بیوی ساؤتھ افریقہ میں علاج کیلئے مقیم تھیں۔ایک دن ڈاکٹر نے معمول کا چیک اپ کیا اور چلا گیا۔اسی وقت ڈاکٹر نے ایک کانفرنس کے سلسلے میں اٹلی روانہ ہونا تھا۔ ڈاکٹر نے ہسپتال سے سیدھا ایئرپورٹ جانا تھا۔جب ڈاکٹر روانہ ہوا تو مریضہ کی حالت بگڑ گئی۔ادھر ڈاکٹر اپنا بیگ اسی مریضہ کے کمرے میں بھول گیا۔چنانچہ راستہ سے واپس اپنا بیگ لینے آیا۔مریضہ کی حالت دیکھی تو فوراً سفر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے علاج میں مصروف ہو گیا۔جب مریضہ کی حالت بہتر ہوئی تو فلائٹ کا وقت نکل چکا تھا لیکن ڈاکٹر نے ایئرپورٹ جانے کا فیصلہ کیا کہ شائد ابھی جہاز نہ نکلا ہو۔ ادھر جہاز پرواز کیلئے بالکل تیار تھا کہ آخری وقت میں جہاز کے ٹائروں میں کوئی خرابی نظر آئی اور اس کے ٹھیک کرنے کیلئے فلائٹ لیٹ ہوگئی اور ڈاکٹر جہاز تک پہنچ گئے۔

ڈاکٹر نے برملا اظہار کیا کہ یہ شفا صرف حضور انور کی دعا کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ڈاکٹر کا بیگ بھولنا اور واپس ہسپتال آنا اور بیوی کی جان بچ جانا یہ سب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا ہی ہے۔(بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد یو.کے 24/ستمبر 2019ء)

❁ ایک سال جرمنی کے سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میونخ میں تھے وہاں سے پروگرام کے مطابق آگے سفر پر روانگی تھی اور دوپہر ایک جگہ پر کچھ دیر کیلئے قیام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک دوائی کی ضرورت تھی حضور انور نے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب کو فرمایا کہ یہ دوائی فارمیسی سے حاصل کر کے آپ قافلے کے ساتھ آکر مل جائیں۔

چنانچہ ڈاکٹر صاحب جب دوائی کے حصول کیلئے فارمیسی پہنچے تو وہ Lunch کے وقفہ کیلئے ایک ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت کیلئے بند تھی۔اب ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ پریشانی ہوئی۔میرے ساتھی نے کہا کہ ہم چلتے ہیں لیکن میں نے کہا کہ نہیں ہم دوائی لے کر ہی جائیں گے خدا تعالیٰ خود کوئی انتظام کر دے گا۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ یکدم ایک کار فارمیسی کے سامنے آکر رکی۔اس میں سے ایک خاتون باہر آئی اور فارمیسی کا دروازہ کھولنے لگی۔ہم بھی گاڑی سے اتر کر آ گئے۔اور اسے بتایا کہ ہمیں یہ دوائی چاہیے۔وہ کہنے لگی کہ پہلے میری زندگی میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں گھر کی چابیاں فارمیسی میں بھول گئی ہوں۔آج پہلی دفعہ بھولی ہوں اور میں تو چابیاں لینے آئی تھی۔خدا کی تقدیر اپنے پیارے بندوں کیلئے اپنا کام دکھاتی ہے۔اس کا چابیاں بھولنا کسی تقدیر کے تحت تھا۔چنانچہ اس سے دوائی حاصل کی اور آکر قافلے کے ساتھ مل گئے۔(بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد یو.کے 24/ستمبر 2019ء)

❁ مؤرخہ 25 اپریل 2015ء کو نیپال میں زلزلہ آیا تھا اور ہومیونٹی فرسٹ جرمنی کے ڈاکٹرز کی ٹیم وہاں جانے والی تھی۔ جہاز کی سیٹیں بک ہو چکی تھی۔ بلکہ ایئر لائن والوں نے آفر بھی دے دی تھی کہ آپ خدمت خلق کیلئے جا رہے ہیں بے شک تین چار سو کلو سامان لے جائیں۔یہ سامان فری جائے گا۔ہومیونٹی فرسٹ کی اس ٹیم میں چار یا پانچ جرمن ڈاکٹرز بھی تھے۔روانگی سے عین ایک دن قبل چیئر مین ہومیونٹی فرسٹ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنا اس سفر کا پروگرام بھجوایا کہ اس طرح ڈاکٹروں کی ٹیم کل نیپال روانہ ہو رہی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا ”Stop them“ (ان کو روک دیں)

چیئر مین ہومیونٹی فرسٹ بتاتے ہیں کہ ہم نے فوراً تعمیل کی اور فوری اپنا سفر کینسل کر دیا۔ڈاکٹر چونکہ جرمن تھے وہ پریشان ہوئے کہ کیا وجہ ہے؟ بہر حال پروگرام ختم کر دیا گیا۔

اب آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے جس جہاز میں انہوں نے سفر کرنا تھا اس میں بعض دوسری NGO's بھی سفر کر رہی تھیں۔ جب جہاز نیپال کے ایئرپورٹ پر اُترا تو ان NGO's میں کسی کو بھی نیپالی حکومت نے اپنے بعض ملکی حالات کی وجہ سے ملک میں داخلہ کی اجازت نہ دی۔ چنانچہ ان سب کو ایئرپورٹ سے واپس آنا پڑا۔اب دیکھیں خلیفہ وقت کے ارشاد Stop them نے ہماری ہومیونٹی فرسٹ کی ٹیم کو کتنی بڑی پریشانی سے بچا لیا ورنہ ان کو بھی

حضرت مصلح موعودؓ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے ۞ پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو ۞ اسکے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

طالب دعا: زبیر احمد اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ دارجلنگ، مغربی بنگال)

حضرت مصلح موعودؓ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے ۞ حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے ۞ ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دوکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

اتنے لمبے سفر کے بعد ایئرپورٹ سے ہی واپس آنا پڑتا تھا۔ (بحوالہ مکتوب وکالت تبشیر اسلام آباد یو.کے 24 / ستمبر 2019ء)

❁ سامعین کرام !! بسا اوقات معتبر تعلیمی اداروں کے فیصلے بدلوانا طالب علم کے بس میں نہیں ہوتا۔ اُسے انتظامیہ کے فیصلہ کی ہر حال میں پابندی کرنی ہی ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جب کسی معاملے میں ''کُن'' کہتا ہے تو فیکون ہونے لگتا ہے اور انتظامیہ کے رجحان جو اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں پاکستان کی ایک طالبہ علم تحریر کرتی ہیں کہ

دسمبر 2011ء کے اوائل میں میرے ایم اے سیکنڈ سمسٹر کے امتحانات ہونے تھے اور اسکے بعد ہم نے قادیان جلسے پر جانا تھا مگر چند نا گزیر وجوہات کی بنا پر ایک پیپر ملتوی ہو کر 28 / دسمبر تک چلا گیا جو جلسے کی ڈیٹ تھی۔ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بات کی کہ آپ میرا یہ پرچہ پہلے لے لیں کیونکہ ان دنوں میں، میں انڈیا میں ہوں گی۔ مگر کیونکہ یہ یونیورسٹی قوانین کے خلاف تھا لہٰذا اُنہوں نے منع کر دیا اور کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے یا تو آپ پیپرز دینے کے بعد جائیں یا پھر اگلے سال یہ پیپر سَپلی میں دیں۔ سپلی دینے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اب تک جو میری پوزیشن بنتی چلی آرہی تھی میں اس سے محروم رہ جاتی۔ مگر میں وہاں یہ کہہ آئی کہ ٹھیک ہے میں اگلے سال دے لوں گی ابھی میرا جانا ضروری ہے۔ مگر فطری طور پر دل میں رنج تھا۔

گھر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فیکس کی اور تمام صورتحال سے آگاہ کیا اور دعا کی درخواست کی کہ حضور دعا کریں کہ میرا دل خدا کی رضا پر راضی ہو جائے۔ فیکس کرنے کے بعد دل مطمئن ہو گیا اور باقی کے پیپر اچھی تیاری کے ساتھ دیئے۔

پیپرز کے بعد 15 تاریخ کو میری پروفیسر کا فون آیا کہ آپ نے کب جانا ہے؟ میرے بتانے پر کہ 18 تاریخ کو جانا ہے اُنہوں نے کہا کہ میں نے Management سے بات کر لی ہے آپ 17 کو آکر پیپر دے لیں۔ خوشی اور حیرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ میرے منہ سے الفاظ ادا ہو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی Application کے ساتھ پاسپورٹ اور ویزہ کی کاپی بھی لگا کر آنا۔ مگر ان دنوں تک کیونکہ پاسپورٹ بارڈر تک پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہاں سے منگوانا ممکن نہیں تھا۔ یہی بات میں نے ان کو بتا دی کہ کوئی Document اس وقت میرے پاس نہیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ تم کوئی بھی Document مت دکھاؤ بس آکر پیپر دے لو۔ خدا کے فضل و احسان سے پہلا مرحلہ تو بخوبی انجام ہوا۔ اسکے بعد پیپر کی تیاری کی بات تھی کیونکہ میں نے اسکی بالکل بھی تیاری نہیں کی تھی اور اب صرف ایک دن تھا جس میں پیپر اور سفر دونوں کی تیاری کرنی تھی۔ حضور انور کو دعا کا فیکس کر کے میں پڑھنے بیٹھ گئی۔ پیپر خاصا مشکل آیا مگر دعا پڑھ کے جیسا کر سکتی تھی کر آئی اور ہم قادیان جلسے پر چلے گئے جہاں خوب روحانی فیوض حاصل کرنے اور دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ میری غیر موجودگی میں بقیہ کلاس کا بھی وہ پیپر ہو چکا تھا اور میرے پیپر کی بہ نسبت وہ پیپر خاصا آسان آیا جس کے بعد مجھے اپنے اچھے نمبر آنے کی بالکل بھی اُمید نہیں رہی۔ لیکن جب رزلٹ آیا تو اس پیپر میں کلاس بھر میں میرے Highest Marks آئے اور مجموعی طور پر 2nd position بنی۔ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کے بے پناہ فضل و احسان اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ممکن ہو سکا۔ (روزنامہ الفضل 28 دسمبر 2015ء صفحہ 52)

سامعین کرام! پچھلے دو سالوں میں کورونا کی وجہ سے لاکھوں انسان لقمہ اجل ہو گئے اور کچھ احمدی افراد بھی اسکا شکار ہوئے اور بعض ایسے بھی ہیں جن کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں شفا عطا فرمائی، مثال کے طور پر مکرم ابراھیم اخلف صاحب جن کا اصل وطن مراکش ہے اور واقف زندگی ہیں اور برطانیہ میں خدمت دین بجا لا رہے ہیں کورونا وائرس کا شکار ہو گئے۔ حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی۔ بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی اس دوران مکرم منیر عودہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے عرض کیا کہ ریم اہلیہ ابراھیم اخلف صاحب بہت پریشان ہیں اور حضور ایدکم اللہ کی خدمت میں اخلف صاحب کی شفا یابی کیلئے درخواست دعا کرتی ہیں اور تسلی بخش جواب کی منتظر ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا کہ ''ریم سے کہہ دو کہ تسلی رکھے، ابراھیم کو کچھ نہیں ہوگا۔ وہ صحت یاب ہو جائیں گا۔''

اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور چند دنوں میں ابرھیم اخلف صاحب صحت یاب ہو گئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

صحت یاب ہونے کے بعد ابراھیم اخلف صاحب نے تحریر فرمایا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنے مولیٰ کے حضور کی جانے والی دُعائیں رنگ لائیں اور اُس حی و قیوم خدا نے مجھے موت کے اندھیروں سے نکال کر زندگی کی نعمت سے ایک بار پھر سرفراز فرما دیا۔ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 27 / اپریل 2020)

❁ سامعین کرام! آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے متعلق دو ایمان افروز واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

مکرم عاصف محمود باسط صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے بڑے ادب سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ

''حضور ہم تو اپنے غم اور پریشانیاں آپ کے پاس لے آتے ہیں، اور دل کا بوجھ ہلکا کر لیتے ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

(حضور نے جواب دیا) میں اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہوں۔ سب کچھ اُسی کے پاس لے جاتا ہوں بلکہ سبھی کو اپنے غم اور فکر اللہ تعالیٰ کے پاس ہی لے کر جانا چاہیے۔ مجھے بھی جو دعا کیلئے لکھتے ہیں، میں اُن کیلئے دعا تو کرتا ہوں مگر ساتھ ہمیشہ یہ بھی کہتا ہوں کہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔''

پھر آصف محمود باسط صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ'' حضور جلسہ (برطانیہ) کے آخری دن حضور نے مغرب وعشاء کی نماز پڑھائی، تو شائد مائیک بہت حساس تھا، یا بہت قریب، حضور کی سجدہ کی حالت کی دُعائیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا ''اچھا۔ کیا آواز آئی تھی؟''

عرض کی گئی کہ' حضور' صرف یہی بار بار سُنائی دے رہا تھا کہ ''اے اللہ رحم کر دے۔ اے اللہ فضل کر دے۔ اور بڑے درد کے ساتھ متواتر یہی دعا تھی جو سُنائی دے رہی تھی۔''

حضور نے فرمایا: تو یہی سب سے اچھی دعا ہے۔ اس دعا میں ساری دعائیں آجاتی ہیں۔ آدمی دوسری دعائیں بھی مانگے، مگر اس دعا میں سب دعائیں آجاتی ہیں۔

(بحوالہ الحکم، زیر عنوان: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ، ایک جھلک)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کو کورونا وباء سے بچنے کے سلسلے میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آخری حربہ دعا ہے اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس شر سے بچائے۔ ان تمام احمدیوں کیلئے بھی خاص طور پر دعا کریں جو کسی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں یا ڈاکٹروں کو شک ہے کہ ان کو بھی یہ وائرس ہے یا کسی بھی بیماری میں مبتلا ہیں سب کیلئے دعا کریں۔ پھر اسی طرح کسی بھی بیماری کی کمزوری کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا وائرس حملہ آور ہو جاتا ہے تو ان کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُنہیں بچا کے رکھے۔ عمومی طور پر ہر ایک کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس وبا کے اثرات سے بچا کے رکھے۔ جو بیمار ہیں انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر احمدی کو شفا عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ایمان اور ایقان میں بھی مضبوطی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 20 / مارچ 2020)

سامعین کرام!! ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کی درد بھری دعائیں قبول فرماتا چلا جائے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِی عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

FAIZAN FRUITS TRADERS
Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (سوبہ اڈیشہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2021

موجودہ ذرائع ابلاغ اور دعوت الی اللہ

(شیراز احمد، ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حضور اقدس جامعہ احمدیہ یو.کے کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے 25 فروری 2018ء کو فرماتے ہیں کہ حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنی تقریر سیر روحانی میں فرمایا تھا کہ آج مسیح نے محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا چھینا ہوا ہے، تم نے مسیح سے لیکر محمد ﷺ کے سپرد کرنا ہے اور محمد ﷺ نے خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔لیکن آج مسیحیت تو اپنی کمزوری کی طرف بڑھ رہی ہے گویا ایک مقابلہ اُن کے ساتھ بھی ہے۔

لیکن اُسکے ساتھ ہی جو اُبھرنے والا خطرہ ہے اور اُبھرتا چلا جا رہا ہے وہ ہے دہریت۔ دوسرے مذہب نے خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق نہ پا کر، براہ راست خدا تعالیٰ کے تعلق کو نہ دیکھ کر دین سے دوری اختیار کرنی شروع کردی ہے۔اکثریت اُن میں سے لا مذہب ہو گئے ہیں بلکہ دہریہ ہو گئے ہیں۔آپ لوگوں نے آج دہریت کا خاتمہ بھی کرنا ہے اور توحید کا قیام کرنا ہے اور توحید کے قیام کیلئے آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے۔دنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لیکر آنا ہے۔دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانا ہے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔بس اس مقصد کے حصول کیلئے آپ لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں اور اس مقصد کے حصول کیلئے آپ لوگوں کو اب اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ میدان عمل میں آنا چاہئے۔

بس یاد رکھیں یہ کام آرام سے اپنے انجام کو پہنچنے والا نہیں ہے۔اس لئے آپ کو کوشش کرنی پڑے گی۔اس کیلئے بے انتہا محنت کرنی پڑے گی۔اس کیلئے اپنی حالتوں میں ایک انقلابی تبدیلی لانی ہوگی۔

حضور اقدس خطبہ جمعہ 10 مئی 2019ء میں فرماتے ہیں: دنیا کے حالات کیلئے عمومی طور پر بھی دعا کریں۔بڑی تیزی کے ساتھ بہت بڑی تباہی کی طرف جا رہی ہے۔اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور یہ خدا تعالیٰ کو پہچانیں تا کہ اس تباہی سے بچ سکیں۔

حضور اقدس درس القرآن 4 / جون 2019ء میں فرماتے ہیں: اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ اور پھر آپ علیہ السلام کے ذریعہ مومنوں کو یہ فرمایا کہ شرک کے اس زمانہ میں دہریت کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکے وجود سے دنیا کو آگاہ کرو۔اب یہ مسیح محمدی کے غلاموں کا کام ہے اس کام کو احسن طریق سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ہماری بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ ہم دنیا کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرائیں۔

26 / اکتوبر 2018 کے خطبہ جمعہ میں حضور اقدس فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں قہر الٰہی (عذاب الٰہی) نازل ہوں گے۔حضور اقدس فرماتے ہیں اب دیکھیں یہ باقاعدہ اعداد و شمار ہیں (Statistics) ہیں کہ دنیا میں جتنے زلزلے، طوفان اور آفت گزشتہ 100 سال میں آئے ہیں پہلے نہیں آئے۔

یہ کیا ہے؟ سمجھنے کی ضرورت ہے۔دنیا دار نہیں سمجھتے۔ہمیں سمجھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہے یہ۔حضرت مسیح موعودؑ نے وارننگ دی ہے کھل کے ان باتوں کیلئے۔اس لئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور دنیا کو بھی بتانا چاہئے۔یہ آفت معمولی آفت نہیں ہے۔ان کی پیشگوئیاں 100 سال پہلے ہو چکی ہیں اور اس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آئے۔اگر اب بھی ہوش نہیں کیا گیا تو پھر بچنا محال ہے۔اسی طرح انسان نے خود اپنے لئے مشکلات پیدا کرلی ہیں۔جنگیں ہیں۔ظلم کئے جا رہے ہیں۔ایک دوسرے پر اور اس کا پھر آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ظلم کی انتہا جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ پہنچ جائے گا۔ہمیں تو نظر آ رہا ہے انتہا ہو رہی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ بڑی ڈھیل دیتا ہے۔جب وہ ظلم انتہا تک پہنچ جائے گا۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک پھر اُن ظلم کرنے والی قوموں کی بھی تباہی ہے اور صرف اُس وقت وہی لوگ بچ سکتے ہیں جن کے بارے میں مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذو العجائب سے پیار

پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔اپنے آپ کو بچانے کیلئے بھی اور دنیا کو بچانے کیلئے بھی بہت کوشش کی ضرورت ہے اور اس کیلئے اپنی پوری طاقت اور استعدادیں استعمال کرنی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ کو ہم کس طرح حاصل کریں۔

ہماری ذمہ داریاں:

(1) ہم سب محمد مصطفیٰ ﷺ کے ماننے والے ہیں جو کہ رحمت للعالمین تھے (2) حضور اقدس آپ ﷺ کی سنّت پر ہی چل کر دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچانے کیلئے بہت دُعا کر رہے ہیں (3) اور ہر جگہ پہنچ کر نصیحت بھی کر رہے ہیں کہ کیسے تیسری عالمی جنگ سے بچا جائے۔پیس سمپوزیم کے ذریعہ، پارلیمنٹ میں خطاب کے ذریعہ، لیڈرز سے مل کر، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ (4) ہمیں بھی خلیفہ وقت کی سنت پر چلتے ہوئے بہت دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچالے (5) ہمیں اس سلسلہ میں پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کرنی چاہئے۔

اس ضمن میں حضور اقدس ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(6) تیسری عالمی جنگ سے پہلے خوب تبلیغ کریں (7) لوگوں تک پہنچیں اور اُنہیں جماعت کا تعارف کرائیں۔جماعت کا تعارف امن کے نام پہ Stopping Nuclear Holocaust کے نام پہ۔یا Existenceof God کے نام پہ (8) حضور اقدس مزید فرماتے ہیں اگر WWIII ہو جاتی ہے اُسکے بعد بہت محنت تو کرنی پڑے گی لیکن اگر WWIII سے پہلے جماعت کا صحیح رنگ میں تعارف کرا دیں گے۔WWIII کی وارننگ دے دیں گے۔اُنہیں بتائیں کہ کیوں کہ لوگ خدا سے دور، مذہب سے دور جا چکے ہیں، عدل اور انصاف سے دور جا چکے ہیں اس لئے تیسری عالمی جنگ آئیگی (9) پھر جب WWIII ہو گی۔اُسکے بعد پھر دوبارہ آپ اُن سے رابطہ کریں گے جن کو پہلے آپ نے وارننگ دے دی تھی WWIII کی۔جب اُن کو احساس ہوگا کہ ہاں یہ لوگ، اس جماعت نے ہمیں پہلے سے ہی WWIII کی وارننگ دے دی تھی تو جماعت کی طرف ان کا رجحان ہوگا اور وہ ہماری طرف مائل ہوں گے۔

پیغام پہنچانے کا کیا طریق ہے؟ اس بارے میں حضور اقدس فرماتے ہیں: ''اپنی زندگیوں کو تقویٰ سے آراستہ کرنا اور پھر اس تعلیم کو خلیفہ وقت کی رہنمائی میں سب دنیا میں عام کرنا ہے۔''

حضور اقدس نے یہ نہیں فرمایا: ''پھر اس تعلیم کو سب دنیا میں عام کرنا ہے'' بلکہ فرمایا ''پھر اس تعلیم کو خلیفہ وقت کی رہنمائی میں سب دنیا میں عام کرنا ہے۔''

خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت:

ایک احمدی۔ایک مومن تبلیغ میں کامیاب جب ہوگا جب وہ حضرت المصلح الموعودؓ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے تبلیغ کرے گا۔یعنی خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے تبلیغ کرے گا۔

خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت ہم کر رہے ہیں یا نہیں؟ اسکے جائزہ کا کیا طریق ہے؟

اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ بہت پیارے انداز میں ہمیں سمجھاتے ہوئے کہ خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کا کیا مطلب ہے، فرماتے ہیں:

(1) امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے ہر قدم جو مومن اُٹھاتا ہے اُسکے پیچھے اُٹھاتا ہے۔(2) اپنی مرضی اور خواہشات کو اُس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے (3) اپنی تدبیروں کو اُسکی تدبیروں کے تابع کرتا ہے (4) اپنے ارادوں کو اُس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے (5) اپنی آرزوؤں کو اُس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے (6) اپنے سامانوں کو اُسکے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں: اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو اُن کیلئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔

(الفضل 4 / ستمبر 1937ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے ہمارے سامنے کامیابی کی چابی تھمادی ہے اور وہ ہے خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت۔

دس عناوین:

خلیفہ وقت سے منظور شدہ لائحہ عمل

ہندوستان میں تبلیغ کس طرح کی جائے۔اب میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

انڈیا کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے مرحلہ پر ہر داعی الی اللہ کو دُعاؤں پر زور دیتے ہوئے درج ذیل دس عناوین جو حضور اقدس سے منظور شدہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی کتب، MTA اور Youtube کے پروگرامز سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے گہرائی سے ان دس عناوین کا علم حاصل کرنا چاہئے۔

جماعتوں کو چاہئے کہ ان دس منظور شدہ عناوین پر لگاتار کلاسز، سیمینار، ورکشاپ لگائیں کیونکہ آج Practical طور پر انڈیا میں تبلیغ کے دوران یہ دس عناوین پر گفتگو اور سوال

اُٹھتے ہیں۔ یہ دس عناوین اس طرح ہیں:

خاکسار انگلش اور اردو دونوں میں ان دس عناوین کو پیش کرے گا تا کہ ہمارا نوجوان طبقہ زیادہ بہتر رنگ میں ان دس عناوین کی اہمیت کو سمجھ سکے۔

یہ جو منظور شدہ دس عناوین ہیں یہ عناوین ایک مرحلہ وائز دس عناوین ہیں۔

پہلے مرحلہ میں ہم نے آج ساری دنیا میں جو حالات ہیں۔ بے چینی ہے۔ دنیا میں امن نہیں ہے۔ اس ٹاپک پر گفتگو کر کے لوگوں کے اندر یہ سوال اُجاگر کرنا پڑے گا کہ کیوں دنیا سے امن اُٹھ گیا ہے؟ کیوں دنیا بے چین اور پریشان ہے؟

اس کیلئے ہم سب کو حضور اقدس کی دو کتاب ورلڈ کرائیسز اور پاتھوے ٹو پیس اور Message for our time کا گہرائی سے مطالعہ کرنا پڑے گا۔

دس عناوین جو حضور اقدس سے منظور شدہ ہیں:

(1) Why is World in Crisis?
دنیا میں اس قدر مسائل کیوں ہیں؟

(2) What is the pathway to peace?
امن کا کیا راستہ ہے؟

اسکا ایک ہی Solution ہے ایک ہی حل ہے Return to Allah and his revealed teachings اللہ اور اللہ کی الہامی تعلیم کی طرف لوٹنا۔

جب ہم دنیا کو یہ دعوت دیں گے کہ اللہ کی طرف لوٹیں تو اس دہریت کے زمانے میں پہلا سوال جو آپ سے کیا جائے گا وہ یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیں۔

اس لئے جو تیسرا حضور اقدس سے منظور شدہ ٹاپک ہے اُس کی ٹریننگ ہمیں حاصل کرنی چاہئے اور وہ یہ ٹاک ہے۔

(3) Proof of Existence of Allah
ہستی باری تعالیٰ کے دلائل۔

پھر جب اس ٹاپک کے ذریعہ آگے بڑھیں گے تبلیغ میں تو تبلیغ کا اگلا مرحلہ آئے گا جہاں ہمیں لوگوں کے دل اور دماغ میں یہ بات ڈالنی پڑے گی۔

(4) Importance and Need of Recognizing Allah
اللہ کو پہچاننے کی ضرورت اور اہمیت۔

پھر اس مرحلہ کے بعد اُن کے اندر انشاء اللہ، اللہ کو حاصل کرنے کی ایک پیاس اُجاگر ہوگی۔ اللہ کے فضل کے ساتھ۔ تو اس مرحلہ پر ہمیں اُنہیں یہ ٹاپک سمجھانے کی ضرورت پڑے گی۔

(5) How to get Marifat of Allah
یعنی اللہ کی معرفت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟

پھر جب تبلیغ میں اس مرحلہ سے گزریں گے تو پھر ہمیں اگلا قدم اٹھاتے ہوئے ہمیں دنیا کو اس ٹاپک کو سمجھانا پڑے گا۔

(6) Proof and need of Revelation of Allah
وحی اور الہام کا ثبوت اور اس کی ضرورت پھر ہمیں یہ سمجھانا پڑے گا۔

(7) Need of religion and Prophets of Allah
مذہب اور نبیوں کی ضرورت۔

پھر اگلے مرحلہ میں ہمیں یہ سمجھانا پڑے گا۔

(8) Need of Holy Quran and Holy Prophet (S.A.W)
قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت۔

(9) Need of Promised Messiah
مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت۔

پھر ہمیں یہ سمجھانے کی ضرورت ہے۔

(10) Need of Khilafat and Khalifa-e-waqt
خلافت اور خلیفہ وقت کی ضرورت۔

انشاء اللہ۔ اگر ہر داعی الی اللہ دُعا اور محنت کر کے اوپر دیئے ہوئے حضور اقدس کے دس منظور شدہ ٹاپکس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسکا علم حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایک لگن ایک جوش اور ایک محبت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اُس کی خود اپنی تربیت بھی ہوجائے گی اور انشاء اللہ وہ ایک فعال داعی الی اللہ بھی اللہ کے فضل کے ساتھ بن سکتا ہے۔ دُعاوں، استغفار، توبہ، اصلاح نفس، اصلاح اعمال پر زور دیتے ہوئے اگر وہ ایک محبت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی کتابیں پڑھے گا۔ خلیفہ وقت اور خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے mta اور youtube کے پروگرامز کو ایک لگن کے ساتھ سنے گا تو اللہ کے فضل کے ساتھ وہ ایک فعال داعی الی اللہ بن سکتا ہے۔ انشاء اللہ۔

اس ضمن میں حضور اقدس کی ایک بہت اہم نصیحت جو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں لکھی ہے وہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اپنے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

آپ سب سے درخواست ہے کہ حضور اقدس کی اس بہت اہم نصیحت کو بہت غور سے سنیں۔

براہین احمدیہ انگریزی کا تعارف کرواتے ہوئے حضور اقدس لکھتے ہیں:

I remind all Ahmadi Muslims that being fortunate to have recognized the Khalifa of Allah, The Mahdi they need to study the works of Promissed Messiah (A.S) and inculcate the habit of reading them among their children. Therein you will find the life giving spiritual water to sustain and foster your faith.

حضور اقدس فرماتے ہیں:

The Jamaat has already published English translation of over thirty books of the Promissed Massiah (A.S) and further publications continue. The translation of Barahine Ahmadiyya, constitute a land mark, because it is widely recognized as his Magnum Opus which laid down the themes which are further elaborated in his later works.

(Part I-II of Barahine Ahmadiyya)

حضور اقدس فرماتے ہیں:

All of the writings of the promised messiah (as) over flow with evidence that establish the existence of god, the miracle of the holy quran and the truthfulness of the holy prophet Muhammad (sas) all ahmadi muslims should make it a point to read and reflect upon the arguments presented in Barahin e Ahmadiyya so that our hearts and minds are cleansed and filled with light of certainity.

حضور اقدس فرماتے ہیں:

Doing so will not only increase ones spirituality but will also increase ones love for humanity. Our two fold love for our creator and his creation will then motivate us to present the message to islam to the entire world under the banner of promised messiah(as).

حضور اقدس براہین احمدیہ کے انگریزی ترجمہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

May allah the almighty bless this presentation (Angrezi Barahin e Ahmadiyya) and make it a source of betterment for the

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ (الاحزاب:22)

طالب دعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

entire world, and may it a source of betterment for the entire world, and may it foster the relationship of mankind with its creator. Ameen.

(PART III BARAHINE AHMADIYYA)

حضور اقدس براہین احمدیہ پارٹ 4 کا تعارف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

Barahin e Ahmadiyya serves to increase ones certainity in the existence of god and its message is a timely and relevant today as it was over a century ago. For the world is increasingly being polarized into extreme systems of belief. On one hand we find a growing trend towards atheism while on the other we see an esclation in religious fanatism. Both of these extremes result from the same malady. A lack in the cognition of god. Therefore it is more critical than ever that mankind recognize its creator and turn towards him to save itself from the dangerous precipce that stands before it. All ahmadi muslims should study and reflect upon this magnum opus of the promised messiah (as). May it serve as a means not only to help you achieve gods nearness but also to spread the true message of islam through out the world.

(BARAHNINE AHMADIYYA PART 4)

تبلیغ کے اس زمانہ میں کئی ذرائع ہیں:

(1)Peace Symposium، (2) Eid Milan، Seminars بک فیئرز کے ذریعہ (3)سوشل میڈیا کے ذریعہ (4)انفرادی تبلیغ کے ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک کا لائحہ عمل بنا ہوا ہے جس کی منظوری خلیفہ وقت سے آچکی ہے۔ انڈیا کی ہر جماعت میں یہ لائحہ عمل موجود ہے۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ ان تمام خلیفہ وقت کے منظور شدہ لائحہ عمل کے مطابق عمل درآمد کرتے رہیں۔ دو لائحہ عمل جو منظور شدہ ہیں اُن کا میں اب ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

❁ تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ تعلیمی اداروں میں تبلیغ کرنا ہے۔ تعلیمی اداروں میں اسکولز، کالج اور یونیورسٹیز آجاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں کو تبلیغ کیلئے چننے کی خاص وجہ یہ ہے کہ تعلیمی اداروں میں پروفیسرز، لیکچرار، ٹیچرز کو کتب پڑھنے کا شوق ہوتا ہے۔

❁ اور اکثر انٹرنیٹ، Youtube کا استعمال کا شوق رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہمارے پاس تبلیغ کا جو سب سے بڑا ذریعہ ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کرام کی کتب ہیں۔

❁ Review of Religion

❁ انٹرنیٹ میں ہماری ویب سائٹ۔

❁ Youtube میں ہمارے پروگرام

❁ Mta انٹرنیٹ کے ذریعہ۔

اس لئے ان پڑھے لکھے پروفیسرز، ٹیچرز سے رابطہ کر کے ہماری کتاب اور ویب سائٹ اور Youtube کے پروگرام کا تعارف کروانا بہت ضروری ہے۔

❁ یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آج کے اسکول کالج اور یونیورسٹی کے طلباء ہی کل کے IPS, IAS,Politicians ڈاکٹر، انجینئر، جج، وکیل اور سائنسدان بنیں گے۔ انشاءاللہ۔

❁ اس لئے جب بھی اسکول کالج یونیورسٹی میں جا کر اسلام کا صحیح تعارف کرائیں گے اور آج کی دنیا جس کرائیسز سے گزر رہی ہے اُس کا اسلامی تعلیم سے حل بتائیں گے تو جو پروفیسرز اور ٹیچرز ہیں وہ اپنے طلباء کو اس بارے میں بتائیں گے۔ انشاءاللہ۔

❁ یہ کالج اسکول اور یونیورسٹی میں تبلیغ کرنے کا لائحہ عمل ہے اسکے کل 20 پوائنٹس ہیں جو حضور اقدس سے منظور شدہ ہیں۔

❁ اس 20 پوائنٹس کا اصل مقصد یہ ہے کہ جب ہم اسکول کالج اور یونیورسٹی کے پرنسپل صاحبان، پروفیسرز اور ٹیچرز سے اچھا رابطہ کر لیں گے تو پھر وہ ہمیں موقع دیں گے کہ اُن کے اسکول کالج اور یونیورسٹی میں آکر اُن کے طلباء کیلئے سیمینار اور ورکشاپ کریں اور اسلام احمدیت اور خلیفہ وقت کا تعارف اُن کے طلباء کو کروائیں اور الحمدللہ انڈیا کے کئی صوبہ جات میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس قسم کے سیمینار اور ورکشاپ کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور الحمدللہ آج کے جو طلباء ہیں وہ ہندوستان کا مستقبل ہیں۔ اُن تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچ رہا ہے۔ الحمدللہ۔

یوم تبلیغ کا لائحہ عمل:

❁ یوم تبلیغ یعنی جماعتی طور پر ہر جماعت میں ہر اتوار کس طرح تبلیغ کرنا اور ہر اتوار کن کن کو تبلیغ کرنا ہے اس تعلق سے کل 9 صفحات پر مشتمل لائحہ عمل بن کر سب جماعتوں میں بھجوا دیا گیا ہے۔ اللہ کے فضل کے ساتھ اس پر عمل بھی ہو رہا ہے۔

❁ جو لائحہ عمل دیا گیا ہے اگر ہندوستان کی ہر جماعت ہر اتوار کو اس پر لگا تار عمل کرے گی تو اللہ کے فضل کے ساتھ اسلام کا صحیح پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے گا۔ انشاءاللہ۔

❁ آخر میں ایک اور لائحہ عمل کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ لائحہ عمل بھی شعبہ نور الاسلام کی طرف سے تمام جماعتوں میں بھجوا دیا گیا ہے۔ یہ داعی الی اللہ کی ٹریننگ کا لائحہ عمل ہے۔ یہ لائحہ عمل ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح مرحلہ وائز تبلیغ کرنا چاہئے۔ اس لائحہ عمل میں تفصیل سے ذکر ہے کہ پہلے مرحلہ میں کس طرح کس کو تبلیغ کرنا ہے۔ پھر جب ان سے دوبارہ ملیں گے تو دوسرے مرحلہ میں کس طرح تبلیغ کرنا ہے۔ اسی طرح تیسرے اور چوتھے مرحلہ تک تبلیغ کس طرح کرنی ہے اُسکے متعلق Guidelines دی گئی ہیں۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں داعی الی اللہ کو اس لائحہ عمل کے مطابق ٹریننگ دیں۔ جزاکم اللہ۔

خلیفہ وقت کی دُعا:

آخر میں عرض ہے کہ تبلیغ میں سب سے بڑی کامیابی ہمیں خلیفہ وقت کی دُعاوں کے نتیجہ میں ہی ملے گی۔ اس لئے دُعا پر بہت زور دیتے ہوئے ہمیشہ خلیفہ وقت کو دُعا کیلئے لکھتے رہیں۔ اس بارے میں حضور اقدس کے ایک ارشاد سے میں اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔

حضور اقدس فرماتے ہیں: ’’بس خلافت بلاشبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔ اس کا شکرانہ یہی ہے کہ خلیفہ وقت کی باتوں پر سمیناو اطعنا کے جذبات کے ساتھ عمل کیا جائے۔ کیوں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفہ وقت کی دُعا اُن لوگوں کے حق میں زیادہ قبول ہوتی ہے جو اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہیں۔‘‘

حضور اقدس فرماتے ہیں: ’’بس آپ کو بھی میری یہی نصیحت ہے کہ خلیفہ وقت کی باتیں سُن کر فوری طور پر اُن پر عمل کرنا شروع کر دیں۔‘‘

(اجتماع مجلس انصاراللہ، انڈیا 2016ء)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

......☆......☆......

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods

(Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

EHSAN

DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian

All types of Dish & Mobile Recharge

(MTA کا خاص انتظام ہے)

Mobile : 9915957664, 9530536272

Z.A. Tahir Khan

M.Sc. (Chemistry) B.Ed.

DIRECTOR

طالب دعا

Z.A.TAHIR KHAN

Director oxford N.T.T.College

Jaipur (Rajasthan)

TEACHER TRAINING

OXFORD N.T.T. COLLEGE

(Teacher Training)

(A unit of Oxford Group of Education)

Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001

0141-2615111- 7357615111

oxfordnttcollege@gmail.com

Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04

Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 1

اس میں معجزانہ عبارت میں بیان کئے گئے ہیں وہ عرب کے کس شاعر کی کلام کا اقتباس ہے۔ پس ایسے شخص اندھے ہیں نہ سُوجا کھے جو اس کمال کو نہیں دیکھتے جو ایک دریا کی طرح بہتا ہے اور ایک دو فقرہ میں توارد پا کر بدظنی پیدا کرتے ہیں یہ لوگ اسی مادّہ کے آدمی ہیں جیسا کہ وہ شخص تھا جس کے مُنہ سے نکلا تھا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ۝ اور اتفاقاً وہی آیت نازل ہوگئی تب وہ مُرتد ہو گیا کہ میرا ہی فقرہ قرآن میں داخل کیا گیا۔ اب پیر مہر علی شاہ صاحب کی کرتُوت کو دیکھنا چاہئے کہ خود تو بمقابلہ ساڑھے باراں جز کی کتاب کے ایک جز بھی نہ لکھ سکے اور اتنی ضخیم کتاب میں سے دو چار فقرے پیش کر دیئے کہ یہ فلاں کتاب میں موجود ہیں۔ اب سوچو کہ یہ کس قدر کمینگی ہے۔ کیا کوئی اہلِ ادب اس کو پسند کرے گا۔ ادیب جانتے ہیں کہ ہزار ہا فقرات میں سے اگر دو چار فقرات بطور اقتباس ہوں تو اُن سے بلاغت کی طاقت میں کچھ فرق نہیں آتا بلکہ اس طرح کے تصرفات بھی ایک طاقت ہے۔ (ایضاً صفحہ 442)

پیر مہر علی شاہ نہ صرف دروغ گو بلکہ سخت دروغ گو ہیں ساتھ ہی کوڑ مغز بھی

ایک منصف انسان سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص نے اِتنی مدت تک موقعہ پا کر اپنے گوشہ خلوت میں دو چار ورق تک بھی اعجاز المسیح کا نمونہ پیش نہیں کیا تو وہ لاہور کے مقابلہ پر اگر اتفاق ہوتا کیا لکھ سکتا تھا۔ وہ پیر فرتوت جو اس قدر سہارے کے ساتھ بھی اُٹھ نہ سکا وہ بے سہارے کیونکر اٹھ سکتا یقینا سمجھو کہ پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغ گو ہیں بلکہ سخت دروغ گو ہیں اُن کا یہ آخری جُھوٹ بھی ہمیں کبھی نہ بھولے گا جس پر انہوں نے دوبارہ اس کتاب میں بھی اصرار کیا کہ مَیں لاہور میں وعدہ کے موافق آیا مگر تم قادیان سے باہر نہ نکلے لیکن جن لوگوں نے اُن کا اشتہار دیکھا ہوگا وہ اگر چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ انہوں نے کمال روبہ بازی سے مقابلہ سے گریز اختیار کی تھی۔ (ایضاً صفحہ 443)

یہ ہیں گدّی نشین اِس ملک کے جنہوں نے ہمیشہ کیلئے ایک سیاہ داغ اپنے چہرے پر لگا لیا

کتاب اعجاز المسیح کی اشاعت سے پیر مہر علی صاحب کو دوبارہ موقعہ دیا گیا تھا کہ وہ اگر ممکن ہو تو اب بھی اپنی علمی لیاقت سے میری اس شان کو کالعدم کر دیں جس سے صدہا آدمی سلسلہ بیعت میں داخل ہو رہے ہیں مگر وہ بالکل اُس گنگے کی طرح رہ گئے جس پر اشارہ سے بات کرنا بھی مشکل ہوتا ہے اور اگر کیا تو یہ کیا کہ دو چار فقرے دو سو صفحہ کی کتاب میں سے پیش کر دیئے کہ یہ مقامات حریری وغیرہ کے چند فقرات کا سرقہ ہے اور صرف ایک یا دو سہو کاتب کو صرفی نحوی غلطی قرار دے دیا اور اپنی جہالت سے بعض بلیغ اور صحیح ترکیبوں کو یُونہی غیر فصیح اور غلط سمجھ لیا ہے۔ یہ ہیں گدّی نشین اِس مُلک کے جنہوں نے خواہ مخواہ مولویت کا دم بھر کر ہمیشہ کیلئے ایک سیاہ داغ اپنے چہرے پر لگا لیا۔ (ایضاً صفحہ 444)

یہ مِہر علی نہیں بلکہ مُہر علی ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ”گویا ان کا نام مِہر علی نہیں ہے بلکہ مُہر علی ہے کیونکہ وہ اپنے عاجز اور ساکت رہنے سے کتاب اعجاز المسیح کے اعجاز پر مُہر لگاتے ہیں۔“

(نزول المسیح، رُوحانی خزائن جلد 18، صفحہ 432 حاشیہ)

اب ذیل میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض وہ ایمان افروز ارشادات پیش کرتے ہیں جن میں آپؑ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو خاص طور پر قرآن کا علم عطا فرمایا تھا جس میں کوئی بھی آپؑ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اسی طرح عربی کا علم بھی اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایسا عطا فرمایا تھا کہ جو آپؑ کیلئے ایک معجزہ اور نشان کے طور پر تھا اور اسی بنا پر آپؑ مولویوں اور گدی نشینوں کو مقابلہ کیلئے بلاتے تھے کیونکہ یہ علوم بطور اعجاز کے آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے۔

اب کسی کو معارف قرآنی میں مقابلہ کی طاقت نہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ایک اور پیشگوئی نشانِ الٰہی ہے جو براہین کے صفحہ 238 میں درج ہے اور وہ یہ ہے الرّحمٰن عَلّمہ القُرآن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اس وعدہ کو ایسے طور سے پورا کیا کہ اب کسی کو معارف قرآنی میں مقابلہ کی طاقت نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویوں میں سے معارف قرآنی میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہے اور کسی سورۃ کی ایک تفسیر میں لکھوں اور ایک کوئی اور مخالف لکھے تو وہ نہایت ذلیل ہوگا اور مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اصرار کے مولویوں نے اس طرف رخ نہیں کیا۔ پس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے مگر ان کیلئے جو انصاف اور ایمان رکھتے ہیں۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزاین جلد 11 صفحہ 291)

نیز فرمایا : اس الہام کے رو سے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں۔ اور میرا نام اول المومنین رکھا۔ اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے۔ اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔

(ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 502)

مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک رُوح پر غلبہ دیا گیا ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک رُوح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کیلئے بار بار اُن کو بلایا تو خدا اُسکو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جلّ شانہٗ کا ایک نشان ہے۔

(سراج منیر، رُوحانی خزائن جلد 12، صفحہ 41)

اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے امتحان کیلئے آوے تو مجھے غالب پائے گی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آوے تو مجھے غالب پائے گی۔ اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اُٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلّہ بھاری ہوگا۔ دیکھو میں صاف صاف کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ اس وقت اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو مفسّر اور محدّث کہلاتے ہیں اور قرآن کے معارف اور حقائق جاننے کے مدعی ہیں اور بلاغت اور فصاحت کا دم مارتے ہیں اور وہ لوگ بھی موجود ہیں جو فقراء کہلاتے ہیں اور چشتی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی وغیرہ ناموں سے اپنے تئیں موسوم کرتے ہیں۔ اُٹھو! اور اس وقت اُن کو میرے مقابلہ پر لاؤ۔ (ایام الصلح، رُوحانی خزائن جلد 14، صفحہ 407)

تفہیم الٰہی مسیح موعود کے شامل حال ہے

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تفہیم الٰہی میرے شامل حال ہے اور وہ عزّاسمہٗ جس وقت چاہتا ہے بعض معارف قرآنی میرے پر کھولتا ہے اور اصل منشاء بعض آیات کا معہ ان کے ثبوت کے میرے پر ظاہر فرماتا ہے اور میخ آہنی کی طرح میرے دل کے اندر داخل کر دیتا ہے اب میں اس خداداد نعمت کو کیونکر چھوڑ دوں اور جو فیض بارش کی طرح میرے پر ہو رہا ہے کیونکر اس سے انکار کروں! (مباحثہ لدھیانہ رُوحانی خزائن جلد 4 صفحہ 21)

اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت فصاحت میں میرا مقابلہ کرنا چاہیگا تو وہ ذلیل ہوگا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : میں دوبارہ حق کے طالبوں کیلئے عام اعلان دیتا ہوں کہ اگر وہ اب بھی نہیں سمجھے تو نئے سرے اپنی تسلی کر لیں۔ اور یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ سے چھ طور کے نشان میرے ساتھ ہیں۔ **اوّل**۔ اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں کہ اسی عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی کے مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بالتزام مقدار نظم و نثر بنا سکے اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو قسم کھا کر اس کی تصدیق کر سکے تو میں کاذب ہوں۔ **دوم**۔ اور اگر یہ نشان منظور نہ ہو تو میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بناویں یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جاوے۔ اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں ان کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر میں حقائق معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں۔ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، رُخ، جلد 11 صفحہ 304)

میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بطالوی کا گروہ، غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے مہر لگا دی۔ (ایضاً صفحہ 311، حاشیہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فی غلطی پانچ روپے کے انعام کیلئے یہ شرط رکھی تھی کہ ☆ مہر علی بالمقابل تفسیر بھی لکھے۔ ☆ تفسیر عربی میں لکھے۔ ☆ میعاد کے اندر لکھے۔

ایک مدّت دراز کے بعد مہر علی نے سیف چشتیائی کے نام سے ایک کتاب اُردو میں لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوائی جو سورہ فاتحہ کی تفسیر نہ تھی بلکہ صرف بیہودہ نکتہ چینیوں پر مشتمل ایک لغو کتاب تھی جسکا ذکر ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں کرینگے۔ (منصور احمد مسرور)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile : +91 82830 58886
E-mail : badrqadian@rediffmail.com
Website : akhbarbadrqadian.in
: www.alislam.org/badr

Registered with the registrar of the newspapers for India at No. RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 71 Thursday 10-17 - March - 2022 Issue. 10-11

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs.800/-
By Air : 50 Pounds or
: 80 U.S $ or
: 60 Euro

میرا خدا ایک دن بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا
اُس نے اپنی پیشین گوئیوں کے مطابق ایک دُنیا کو میری طرف جھکا دیا
میں مفلس نادار تھا اُس نے لاکھوں روپے مجھے عطا کئے اور ایک زمانہ دراز
فتوحات مالی سے پہلے مجھے خبر دی اور ہر ایک مباہلہ میں مجھ کو فتح دی
اور صدہا میری دعائیں منظور کیں اور مجھ کو وہ نعمتیں دیں کہ میں شمار نہیں کرسکتا

ارشادات عالیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اُس زمانہ میں مَیں جوان تھا اب میں بوڑھا ہوا اور ستّر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اُس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گزر گئے مگر میرا خدا ایک دن بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا۔ اُس نے اپنی پیشین گوئیوں کے مطابق ایک دُنیا کو میری طرف جھکا دیا۔ میں مفلس نادار تھا اُس نے لاکھوں روپے مجھے عطا کئے اور ایک زمانہ دراز فتوحات مالی سے پہلے مجھے خبر دی اور ہر ایک مباہلہ میں مجھ کو فتح دی اور صدہا میری دعائیں منظور کیں اور مجھ کو وہ نعمتیں دیں کہ میں شمار نہیں کرسکتا۔ پس کیا یہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اس قدر فضل اور احسان ایک شخص پر کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اُس پر افترا کرتا ہے جبکہ مَیں میرے مخالفوں کی رائے میں تیس بتیس برس سے خدا تعالیٰ پر افترا کر رہا ہوں اور ہر روز رات کو اپنی طرف سے ایک کلام بناتا ہوں اور صبح کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے اور پھر اس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کا مجھ سے یہ معاملہ ہے کہ وہ جو اپنے زعم میں مومن کہلاتے ہیں اُن پر مجھے فتح دیتا ہے اور مباہلہ کے وقت میں اُنکو میرے مقابل پر ہلاک کرتا ہے یا ذلّت کی مار سے پامال کر دیتا ہے اور اپنی پیشین گوئیوں کے مطابق ایک دُنیا کو میری طرف کھینچ رہا ہے اور ہزاروں نشان دکھلاتا ہے اور اس قدر ہر ایک میدان میں اور ہر ایک پہلو سے اور ہر ایک مصیبت کے وقت میں میری مدد کرتا ہے کہ جب تک اُس کی نظر میں کوئی صادق نہ ہو ایسی مدد اس کی وہ کبھی نہیں کرتا اور نہ ایسے نشان اُس کیلئے ظاہر کرتا ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22 صفحہ 461)

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab.
And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India Editor:Mansoor Ahmad

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:-نگران بدر بورڈ قادیان

شبیہ مبارک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام (1835ء - 1908ء)